86027

ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم

حمد بیحد و ثناء بے عدد مر صانع را سزد که درین ایام میمنت انجام نسخهٔ لاثانی گنجینهٔ اسرار
سبحانی و دُرّ رعنایا ربانی مدلل بآیات قرآنی و شفا دهنده امراض نهانی
قامع بنیاد جهل و نادانی و قالع ابواب شبهات شیطانی و برآرنده حاجات
دوجهانی و دافع اعراض نفسانی و رسانندهٔ سمت دولت جاودانی
اعنی تفسیر سبع مثانی تفسیر سوره فاتحه

الموسوم به

فاتحة الحکیم

از تالیفات منیفات عمدة المفسرین و نقد المحدثین و قدوة السالکین و زبدة العارفین
حاجی الحرمین الشریفین حافظ کلام الله الکریم و ترجمان قرآن العظیم مولانا عبد الحکیم حنفی القادری الدهلوی
ادام الله اجلاله که بغایت مفید مبتدیان بود و اکثر طالبان از فواید آن محروم لهذا چند احباب
اصرار بر طبع آن نمود و علی الخصوص مخدومی معظمی سید ایوب صاحب رامپوری دام برکاته و جناب مؤلف
ممدوح که فرمان قبول فرمان او شان واجب الاذعان بود باهتمام تمام و سعی مالا کلام بنده درگاه کریم
الحاج قاضی ابراهیم صاحب ابن حاجی قاضی نور محمد صاحب پلبندی ۱۳۰۸ھ در مطبع محمدی محلی گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اور حمد اس خدا کو جو کہ پالنے والا ہے عالم اور عالمیان کا اور آدم
اور آدمیان کا اور مہربان اور بخشنے والا مومنوں کا- اور مالک روز قیامت کا اور
معبود برحق کہ نہیں ہے کوئی سوا اوس کے لایق پرستش اور عبادت کے اور معین اور
مددگار کہ مدد اور استعانت غیر اوس کے سے لایق اور سزاوار نہین اور راہ دکھانیوالا صراط
مستقیم کا اور مرشد راہون دین قویم اگلو اور پچھلون کا اور مستحق بین غضب اور غصہ اوسکے کے
اصحاب ضلالت اور گمراہی کے اور قبول کرنیوالا دعا دعا مانگنے والونکا اور موصوف ساتھہ صفات
قدیمہ کے اور متکلم ساتھہ کلام قدیم کے اور اتارنیوالا اور نازل کرنیوالا کتاب حکیم کا اور وحی
کرنیوالا آیات قرآنی کا اور بھیجنے والا بینات فرقانی کا ساتھہ تنظیم اور تالیف عجیب اور
غریب کی اور مرتب کرنیوالا سورتو اور آیتونکا اور درود اور سلام بے حد و بے عد اور تحیات
اور دعوات بے غایات خاص رسول مجتبی محمد مصطفی بزرگتر بزرگون بنی آدم کے چاند آسمان
جلالت کی اور آفتاب فلک رسالت کی اور نجم ہدایت پیشوای انبیا اور رسولون کے اور رہنما
راہون کے اور صاحب معجزون اور مظہر حجتون اور دلیلون کے چنانچہ شجر کو طرف اپنے کھینچا
اور حجر سے آواز السلام علیک یا نبی اللہ کے سنی اور لکڑی سے نالہ فراق اور جدائی اسکی کا
آیا اور انگلیون مبارک سے چشمے پانی کے باہر آئے اور حجر پر نقش قدم اور اثر کہوئی کا اور سر کا

Marfat.com

ظاہر ہوا یہاں تک کے قدرت اوپر عالم علوی کے پائی ساتھہ انگشت اسکی کے چاند آسمان پر دو پارہ

بیت

زہے شئے کہ چنین دست بر سما دارد	بیک اشارت انگشت جرم ماہ دو نیم

اور معجزات اسکی حد حصر سے باہر خصوصا معجزہ قرآنی اور آیہ سبع مثانی کہ قرآنا عربیا غیر ذی عوج ہیچ شان اسکی کے ہین وَاَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ عِوَجًا دلیل اور برہان اونکے ہیں اور نظم اور ترتیب اسکی ساتھہ ہر نظم اور ترتیب کے مقابلہ کرے غالب آئے و اور ہر بلیغ و فصیح کہ ہیچ معارضہ اوسکی کے زبان کھولی بے زبان رہے اور جامع بیان مبین وَلَا رَطْبٍ وَلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ کے ہے **شعر** جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ ؛ اور اوپر آل اور اولاد اوسکی کے اور احفاد اور ازواج اسکی کے اور اصحاب اسکی کے اور ہمدموں اسکی کے کہ ارباب صدق اور صفا اور تلاوت کنندہ قرآن اور صاحب عدل اور احسان کے ہین کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اہْتَدَیْتُمْ اوپر شرافت اور کمال انکی کے شاہد اور گواہ ہے اور یہہ ارکان اربعہ ہیں واسطے پناہ دین کے اور رحمت کرے اللہ تعالی اوپر تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہ حدیث خیر البشر خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ اوپر خیریت انکی کہ گواہ ہے نَجَّانَا اللہُ تَعَالٰی بِبَرَکَتِہِمْ عَنِ الْفَضِیْحَۃِ عَلٰی رُؤُسِ الْاَشْہَادِ وَاَدْخَلَنَا دَارَ السَّلَامِ اَہَمَّ الْمَقَاصِدِ وَالْمَہَامِ وَکَرَّمَنَا بِکَمَالِ اِکْرَامٍ ؛ الرُّؤْیَۃِ وَاللِّقَاءِ عَلَیْہِ التُّکْلَانُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللہِ اِنَّ اللہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اما بعد کہتا ہے معتل الذات ناقص الفکر اجوف الباطن خادم العلما فقیر حقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد عبد الحکیم بن الحاج الحرمین الشریفین عمدۃ العلما مولانا محمد عبد الرحیم اور ثنا خوان اور شاکر و لسان الفرقان ترجمان قران راس المحدثین اساس المفسرین وارث علوم سید المرسلین حکیم بیمار امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب حالات روشن مقامات بر تر پیشوائے اہل سلوک عرفان زائر الحرمین المحترمین حافظ القران محمد قاسم بن نخبۃ العاشقین ناصر الملۃ النبویۃ محی الطریقۃ المرتضویۃ حاجی ؛

Marfat.com

سبب تصنیف بیان

بیت اللہ الحرام مولانا نور محمد صاحب سلاسل خمسہ قادری وعلوی بلند کرے اللہ تعالیٰ درجے
اُن کے علیین اعلیٰ مین اور حشر کرے اونکا شہید اور صدیقون کے گروہ مین جب کہ فراغت پائے
مدینۃ الحرمین سے جو کہ اس خوشہ چین علم نے بزبان عربی مکہ معظمہ مین ۱۲۷۹ھ ایکہزار دوسوانا سی
ہجری نبوی صلعم مین تالیف کیا تھا اور وہان کے علماؤن نے اسکو پسند کر کے ساتھہ تحریر اور مواہیر کے
مزین فرمایا تھا یکایک دل مین اس ہیچمدان کے ساتھہ الہام غیبی کے آیا کہ اگر کوئی تفسیر بزبان اردو
ساتھہ عبارت سلیس کے لکھی جاوے تو ایک یادگاری اس قلیل البضاعت کی رہے اور وسیلہ
نجات کا دن قیامت کے ہو لہذا اس عاصی پر معاصی نے فقط تفسیر الحمد کے مع بسملہ اور اعوذ کے
کتب تفاسیر مثل تفسیر کبیر اور روح البیان اور مدارک اور کشاف اور بحر المواج اور تاویلات نجمیہ
اور زبدۃ الواعظین اور اسرار الفاتحہ اور حل الرموز وغیرہ کے اور کتب احادیث وغیرہ کے مثل بخاری
اور مسلم اور ترمذی اور ابوداود اور مالک اور نسائی اور کافی اور طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ
ابن نعیم اور مختصر ابن خزیمہ اور لمعات تنقیح اور فتح القدیر اور مسند امام ابوحنیفہ اور منیۃ المصلی اور
اور نزہۃ المجالس اور ابن ماجہ اور کفایہ شعبی اور غنیہ اور کشف الغطا اور طیبی اور طبقات ابن السبکی
اور کتاب العقایق اور حصن حصین اور کتاب اربعین امام حجۃ الاسلام اور کتاب حیوٰۃ الحیوان اور
احیاء العلوم امام غزالی رحمہ اللہ اور تفسیر زبدۃ الناصحین اور اشباہ والنظایر اور فتح العزیز اور
تفسیر مظہری اور سوا انکے کتب تفاسیر اور احادیث اور فقہ اور سیر وغیرہ سے ساتھہ بعضے حکایات
اور ابیات اور فوائد اور لطائف مناسبہ کیسے لکھین اور ابتدا اسکی اخیر دہم ماہ ذالحجہ کیسے
ہوئے اوداول دوکہ ماہ ربیع الاول مین ساتھہ اتمام کے پہونچی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے بطفیل نبی
آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ اس فقیر کو اور دیکھنے والون اور فائدہ اٹھانیوالونکو
اسی دین اسلام دنیا مین ساتھہ نیکی کے رکھے اور خاتمہ بخیر کرے اور اگر ناظرین اسمین سہو ونقصان پاوے
تو عیب پوشی کو کام فرماکر اصلاح فرماویں اور نام

اسکا تفسیر فاتحۃ الحکیم رکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جاننا چاہیئے کہ حکمت اعوذ باللہ کی پڑھنے مین وقت ارادہ تلاوت قرآن کے اجازت چاہنی ہے ۔ اور دروازہ کھلوانا ہے ۔ قرآن کا اسواسطے جو کوئی آتا ہے در پر کسی پادشاہ کے نہین داخل ہوتا ہے ۔ مگر ساتھ اذن اُسکی کے ۔ اسی طرح جسنے ارادہ کیا تلاوت اور قراءت قرآنکا اوسنے ارادہ کیا دخول مناجات مین ساتھ حبیب کے پس محتاج ہوتا ہے طرف طہارت زبان کے اسواسطے کہ کبھی نجس ہوتی ہے بسبب بیہودہ کلام اور بہتان کی پس پاک کرتا ہے اوسکو ساتھ تعوذ کے اور تعوذ امتثال قول رب العالمین کا ہے کہ فرمایا سورہ نحل مین فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پس استعاذہ مقدم ہے اوپر قراءت قرآن کے نزدیک عامہ مسلمین کے اور قول اونکا کہ جزا متاخر ہوتی ہے شرط سے پس لازم آتا ہے موخر ہونا استعاذہ کا کہتا ہون مین معنی اوسکی یہہ ہین کہ جب ارادہ کرے تو قراءت قرآنکا تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھ اور یہہ تاویل شایع ہے جاری مجری حقیقہ عرفیہ کی پھر مختار قول جمہور کا یہہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور یہہ تو یتر روایت ہے اور صحیح حدیث کے ہے اسی طرح

Marfat.com

پڑھا اوسکو جبرئیل نے لوح محفوظ سے اور اگرچہ ہے اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ اوفق نزدیک عقل کے واسطے مطابقت امور کے یہ قول اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَعِذْ اور اول جو کہ ساتھ نازل ہوا جبرئیل اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے استعاذہ اور بسملہ اور اقرأ باسم ربک ہے اَعُوْذُ بمعنی اَلْتَجِئُ پناہ چاہتا ہوں مین یا اَسْتَعْصِمُ نگاہداشت چاہتا ہون مین یا اَسْتَجِیْرُ امان چاہتا ہون مین یا اَسْتَعِیْنُ یاری چاہتا ہون مین یا اَسْتَغِیْثُ فریاد اور مدد چاہتا ہون مین اور عَوْذ اور عیاذ دونو مصدر ہین مثل لوذ اور لیاذ صوم اور صیام کے اور سر اسمین یہ ہے کہ درمیان بندہ اور رب کے عہد ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ پس گویا کہتا ہے بندہ مین نے باوجود نقصان بشریت کے وفا کیا ساتھ عہد عبودیت اپنی کے اور کہا مین نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پس تو ساتھ کمال کرم اور فضل اپنے کے اولی ہے کہ وفا کرے ساتھ عہد ربوبیت کے اور پناہ دے مجکو باللہ مذہب اہل حقایق کا اسمین عدم اشتقاق ہے اسواسطے نہین کوئی سبیل طرف کنہہ معرفت اوسکے کی اور اسی سبب سے کہا تفتازانی نے حواشی کشاف مین جیسا کہ متحیر ہین اوہام بیچ ذات اور صفات اوسکی کے پس اسی طرح حیران بیچ اوس لفظ کے ہین جو دال اوپر اوسکے ہے اس سے کہ وہ اسم ہے یا صفت مشتقہ ہے یا غیر مشتقہ ہے علم ہے یا غیر علم ہے الی غیر ذلک کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ ؎

بیت

ذات او را در تصور گنج کو ؎ نا در آید در تصور مثل او

اور کلمات استعاذہ کے تین ہین صفاتی اور افعالی اور ذاتی جیسا کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ پس اختیار کیا گیا اسم جلالت جو جامع ہے تاکہ شامل ہووے عبادت استعاذہ کے تمام انواع استعاذہ کو کہا تفسیر کبیر مین شرور یا اعتقادیا تیسے ہین اور داخل ہین اوسمین جمیع مذاہب باطلہ اور عقاید فرقوان گمراہان بہتر کے اور یا اعمال بدنیہ سے ہین اور بعضے اون مین سے مضر ہین ؎

وہین

Marfat.com

وین مین ۔ اور وہ منہیات تکالیف کی ہے اور انظباط اسکا المتعذر ہے اور بعضے اون مین
مضر ہین مگر نہ ہیچ وین کے مثل امراض اور آلام اور حرق اور غرق اور فقر وغیرہ بلاؤ نسے
پس اعوذ باللہ استعاذہ ہے سب سے پس لازم ہے عاقل کو جب پڑہے اعوذ کو حاضر کرے
ذہن مین تینون جنسونکو اور تمام اقسام او سکے کو اسواسطے جب کہ جانا نہین کوئی دفع کرنے والا
انکو خلقت سے سوا خالق کے پس کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْقَادِرِ عَلٰی کُلِّ الْمَقْدُوْرَاتِ
مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاٰفَاتِ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے جو قادر ہے سب مقدورات
تمام خوفون اور آفات سے اور کل علوم جو چارون کتابون مین ہین وہ کل علوم قرآن مین ہے
اور جو علوم قرآن مین ہے وہ سورہ فاتحہ مین ہے اور علوم فاتحہ کا بسملہ مین ہے اور علوم بسملہ کا
باء بسملہ مین ہے مِنَ الشَّیْطَانِ یعنے دور اللہ کی رحمت سے روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کہ نافرمانی کی شیطان نے لعنت کیا گیا اور ہوا شیطان پس دلالت
کیا قول ابن عباس رض نے اسپر کہ نام رکھا گیا ساتھ اس نام کے بعد لعنت اللہ کے اور اول لعنت کے
نام اسکا عزازیل یا نائیل تہا کہا روضۃ الاخبار مین شیاطین ذکور اور اناث ہین پیدا ہوتے ہین
اور نہین مرتین بلکہ ہمیشہ رہتی ہین اور جن ذکور اور اناث ہین توالد اور تناسل ان مین جاری ہین
اور مرتے ہین اور ملائکہ نہ متصف ہین ساتھ ذکوریتہ اور انوثیتہ کے اور نہ ساتھ توالد اور تناسل کے اور
نہ ساتھ اکل و شرب کے پس ثابت ہوا اس سے کہ شیاطین اور جنات کو حقیقۃً اور وجود ہے اور
نہین کیا انکار جنکا مگر ایک جماعت قلیل جہال فلاسفہ اور اطبا وغیرہ سے ۔

حکایت

حضرت امام غزالی محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا جنون سے حوادثات سے کہا زمخشری نے
تفسیر مین ایک کتاب تصنیف کی ہے اور نصف تک پہنچی ہے آپ نے اون سے طلب کی پس وہ
لائے اوس کتاب کو پس لکہا اوسکو پہر رکہ دیا کتاب اوسے جگہہ پس جب کہ زمخشری آپکی خدمت مین
حاضر ہوا دیکہا کتاب اوسکو پس متعجب ہوا زمخشری اور متحیر ہوا اور کہا اگر کہون مین یہہ کتاب میری ہے

Marfat.com

اور حالانکہ مین نے اوسکو چھپا کر رکھا ہے اس طرح کہ سوائے میرے کسی کو اسپر اطلاع نہین
ہے پھر کہانسے آئی یہہ اور اگر ہے یہہ کتاب کسی اور کی اس ترتیب سے لکھی ہوئی کہ نہ فرق لفظ
مین نہ وضع اور نہ معنی مین تو عقل نہین قبول کرتی اوسکو کہا امام نے یہہ کتاب تیری تصنیف ہے
اور پہنچی مجکو جنون کے ہاتھ سے اور زمخشری انکار کرتا تھا جنون کا پس اقرار کیا آپکی مجلس مین
اور نہین لازم آتا اس سے علم جن کا بالغیب قال اللہ تعالی تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۵ جانا جنون نے یہہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہین رہتے
بیچ عذاب ذلیل کرنیوالی کے **فائدہ** حضرت سلیمان علیہ السلام جنون کی ہاتھ سے
مسجد بیت المقدس کو بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پہنچی جنون کو عمارت کا نقشہ
بتا کر آپ شیشے کے مکان مین در بند کر کر بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک
جن بناتے رہے کہ پوری بنا چکے جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کہانے سے گرا تب
سب پر وفات معلوم ہوائی اور جن جو آدمیون پاس دعوا کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے پھر
حقیقت انکی نزدیک اون کے جو نہین قائل ہین ساتھ مجردات کے وہ اجسام ہوائیہ ہین اور نزدیک
بعض کے ناریہ ہین قدرت رکھتے ہین ساتھ شکل بدلنے کے اشکال مختلفہ سے مثل شکل سانپ
اور بچھو اور کتے اور شتر اور گائی اور بکری اور گھوڑے اور خچر اور گدھا اور پرندہ
اور بنی آدم کی اور واسطے انکے عقل اور فہم ہے قدرت رکھتے ہین اعمال شاقہ پر جیسا کہ
کرتے تھے کام کرتے سلیمان علیہ السلام کا قلعہ بنایگا اور صورتی اور لگن مانند تالابون کے اور
دیگین بنایگا اور نزدیک انکے جو قائل ہین ساتھ مجردات کے مجردات ارضیہ سفلیہ ہین
اور یہہ ثابت ہے اسواسطے مجردات یعنے موجودات غیر متحیزہ ہین اور حال ہین بیچ متحیزہ کے
یا عالیہ مقدسہ ہین تدبیر اجسام سے اور وہ ملائکہ ہین مقربین اور نام رکھتے ہین اسکا مشائیون
عقول اور اشراقیون انوار عالیہ قاہرہ یا تعلق رکھتے ہین ساتھ تدبیر اجسام کے اور نام رکھتے ہین
اسکا مشائیون نفوس سماویہ اور اشراقیون انوار مدبرہ اور اشرف اور اعلی اون مین حملۃ العرش

فائدہ

حقیقت جن

دین

Marfat.com

ہین اور وہ اب چار ہین اور دِن قیامت کے آٹھہ ہونگے پھر گھیرنے والے گرداگرد عرش کے
پھر ملائکہ کرسی کے پھر ملائکہ ساتون طبقہ آسمانون کے پھر ملائکہ کرہ اثیر اور ہوا کے پھر ملائکہ
کرہ زمہریر کے پھر ملائکہ دریا کے پھر ملائکہ پہاڑون کے پھر ارواح سفلیہ منصرفہ بیچ اجسام نباتیہ
اور حیوانیہ کے اور یہہ کبھی ہوتے ہین ساتھہ ہیئۃ نیک کے اور نام رکھے جاتے ہین یہہ ساتھہ
صلحا جن کے اور کبھی ہوتے ہین مکدرہ شریرہ اور یہہ شیاطین ہین اسی طرح ہی بیچ تفسیر
فاتحہ تفتازانی کے اور ظاہر مراد ساتھہ شیطان کے ابلیس اور مددگار اوسکے ہین اور بعض
کہا عام ہی بیچ ہر سرکش اور متمرد اور گمراہ راہ راست سے جن اور انس سے جیسا کہ کہا
اللہ تعالی نے شَیَاطِینَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ بلکہ بچنا اور دفع کرنا شیطان انسی کا مشکل ہی شیطان
جنی سے اسواسطے شیطان جنی فقط وسوسہ ڈالتا ہی اور شیطان انسی ہاتھہ اور پیر اور زبان اور
آنکھہ سے کوشش کرتا ہی واسطے بدکاری کے **حکایت** ایک واعظ نے بیان کیا کہ جب
ارادہ کرتا ہی آدمی خیرات کا تو ستر شیاطین اوس کے ہاتھہ اور دامن مین لپٹ جاتے ہین
تاکہ نہ دیوے صدقہ جب ستر شیاطین پر غالب ہوتا ہے تو دیتا ہی صدقہ اور اگر مغلوب
ہوگیا صدقہ سے باز رہتا ہی ایک شخص نے سنکر کہا کہ مین صدقہ دونگا اور گھر مین آکر ایک دامن مین
غلہ لیا واسطے خیرات کے اور چلا لیکر خیرات کر نیکو عورت نے دیکھہ کر پکڑا اوسکو اور روکا صدقہ سے
اور کہا کہ تو صدقہ دیویگا تو میرا گذر کیونکر ہوگا اور باہم تکرار ہوئی یہانتک کے دامن سے غلہ گر پڑا
اور خالی ہاتھہ باہر گیا لوگون نے کہا صدقہ دیا تونے اوسنے کہا مقابلے شیاطین مین تو مین غالب آیا
لیکن ام الشیاطین مجھپر غالب آئی اور نہ دینے دیا صدقہ الرجیم ای پھینکا گیا آسمانون سے
ساتھہ گرادینے ملائکہ کے جب کہ لعنت کیا گیا یا پھینکا گیا ساتھہ شہب آسمان کے جب کہ قصد کیا جانے
آسمان کا یہہ صفت مذمومہ ہی واسطے شیطان کے اور اسکے قرآن مین نام بد اور صفات مذمومہ
ہی پس سب برائیان اوسکی لفظ رجیم مین ہین اسواسطے یہہ جامع ہی سب پر جو کہ واقع ہوا اسپر
عقوبات سے اسی سبب سے خاص کیا گیا ساتھہ اسکے ابتدا درمیان آسمان اور صفات اوسکے

حکایت

Marfat.com

اور ظہور حقیقت استعاذہ کی غیر ممکن ہے ساتھہ مجرد قول کے بلکہ لا بد ہے حضور قلب سے اور
اور موافقت قول کے ساتھہ حال اور فعل کے اور نہین چاہیے کہنا تیرا فقط زبان سے اَعُوذُ بِا
اللّٰہ اور فعل اور حال تیرا اعوذ بالشیطان ہو اور یہہ حال ہے بسبب مشارکت نفس کے ساتھہ
شیطان کے بیچ اختیار کرنے معاصی اور طغیانی کی اور استعاذہ ماسوا اللہ سے اور حجاب کثیفے
ہین پس تحقیق شیطان بھاگتا ہے نور عارف سے **حکایت** اباسعید خرازی دیکھا ابلیس کو
خواب مین پس ارادہ کیا اوسکے مارنے کا ساتھہ عصا کے پس کہا اوسنے یا اباسعید مین نہین ڈرتا
تیرے عصا سے اور مین ڈرتا ہون شعار آفتاب سے جیسے جبکہ طلوع کرتا ہے آسمان دل سے اگر کہے
کوئی استعاذہ شیطان سے ثابت ہوتا ہے اظہار خوف کا ماسوا اللہ سے اور یہہ مخل ہے عبودیت
کہونکہ مین جانا دشمن کو دشمن ثبوت ہے واسطے محبت کے اور فرار اور بھاگنا مین ماسوا اللہ سے
طرف اللہ کے اور تتمیم اور کمال ہے واسطے عبودیت کے اور فرمان برداری ہے اللہ کے حکم کی
اور خوف کرنا اوس سے جو نڈرے اللہ سے اظہار ہے عاجزی کا جیسا کہ کہا گیا ڈرتا ہون مین
اللہ سے یعنے عذاب اور غضب اوسکی سے اور ڈرتا ہون مین اوس سے جو ڈرتا ہے اللہ سے یعنے
بد دعا اوسکی سے اور ڈرتا ہون مین اُس سے جو نہین ڈرتا اللہ سے یعنے بد افعالی اوسکی سے
کہا مولانا جلال الدین قدس سرہ نے **بیت** آدمی را دشمن پنہان بسیت ❁ آدمی با حذر
عاقل کسیت ❁ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ تحقیق اعوذ باللّٰہ رجوع ہے خلق سے طرف خالق کے
اور حاجت تامہ سے واسطے نفس اپنے کے طرف غنی تام کے ساتھہ حق کے بیچ حاصل کرنے تمام
نیکیون کے اور دفع کرنے سب آفتون کے اور بیچ اسکے سر ہے فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہِ کا اور دلالت ہے
کہ نہین کوئی وسیلہ طرف قرب حضرت رب کے مگر ساتھہ عجز کے اور عجز منتہی مقامات کا ہے
نقل ہے چھہ ۶ چیزون نے عاجزی اور انکساری کی اللہ نے اونکو بلند درجہ اور مقام
دیا **اول** اللہ نے تمام پہاڑون کی طرف وحی کی کہ جگہہ اور قرار ہوئیگا کشتی نوح کو اور جو ساتھہ
اوسکے مومنین ہین ایک پہاڑ پر پہاڑون مین سے پس تکبر کیا سب پہاڑون نے اور عاجزی کی

Marfat.com

جودی نے اور کہا مجھکو کہان یہہ قدر اور مرتبہ ہے کہ قرار دے اور جگہہ اللہ تعالی کشتی نوح
علیہ السلام کو مجھپر پس بلند کیا مقام اوسکا اللہ نے سب پہاڑون پر اور قرار دیا کشتی کو اوسپر
بسبب عاجزی اوسکی کے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ اور وہ ایک پہاڑ
ہے زمین جزیرہ مین قریب موصل کے پس کہا پہاڑون نے ای رب کسواسطے بزرگی دی
جودی کو اوپر ہمارے اور حالانکہ بہت چھوٹا ہے ہمارے سے کہا اللہ تعالی نے اوسنے تواضع
اور عاجزی کری آگے میرے اور تمنے تکبّری کی اور حق میرے اوپر ہے کہ جو عاجزی کرے میری
بلند کرون مین اوسکو اور جو تکبری کرے پست کرون مین اوسکو **دوسری**
وحی کی اللہ نے طرف سب پہاڑون کے کہ مین کلام کرنیوالا ہون اوپر تمہارے ایک
بندہ کے اپنے بندون مین سے پس تکبر کیا سب نے مگر طور سینا نے عاجزی کی پس کہا مین کون
ہون کہ کلام کرے اللہ تعالی مجھہ پر کسی بندے سے اپنے بندون مین سے پس اسیواسطے
ہوئے کلام درمیان اللہ کے اور موسی علیہ السلام کے طور سینا پر اور **تیسری وحی** کی
اللہ نے کل مچھلیون کی طرف کہ مین داخل کرونگا یونس علیہ السلام کو پیٹ مین ایک مچھلی کے
مچھلیون سے پس تکبر کیا سب نے مگر ایک مچھلی نے عاجزی کی اور کہا مین کون حقیقت ہون
کہ اللہ تعالی جگہہ دیگا میرے پیٹ مین اپنے نبی کو پس بلند کیا اوسکو اللہ نے ساتھہ عاجزی
اوسکی کے **چوتھی وحی** کی اللہ نے طرف جانور اوڑنے والون کے پس کہا اللہ نے
مین رکھنے والا ہون شراب یعنے شہد بیچ ایک پرند کے تمہارے مین سے کہ اوسمین
شفا ہے واسطے لوگون کے پس تکبر کیا سب نے مگر نحل نے یعنے شہد کی مکھی نے پس کہا
اوسنے مین کون ہون جو رکھیگا مجھمین اوسکو اللہ تعالی پس بلند کیا اللہ نے اوسکو اور رکہا
شہد کو اوسمین بسبب تواضع اور عاجزی کے اور **پانچوین وحی** کی اللہ نے طرف ابراہیم
علیہ السلام کے پس کہا تو کون ہے کہا مین خلیل اور کہا موسی علیہ السلام کو تو کون ہے
کہا مین کلیم اور کہا عیسی علیہ السلام کو تو کون ہے کہا مین روح اللہ اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دوسری وحی
تیسری وحی
چوتھی وحی
پانچوین وحی

Marfat.com

تو کون ہے کہا مین یتیم ہون پس بلند کیا درجہ اوسکا اللہ نے سب نبیوں پر سبب عاجزی کے اور کہا اللہ نے اوس کے حق مین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی چھٹی

جس مومن نے تواضع کی اور عاجزی واسطے اللہ تعالی کے ساتھ سجود اور رکوع کے پس اور بزرگ کیا اوسکو اللہ نے ساتھ کھولنے سینہ کے اوسکو واسطے اسلام کے اور اللہ نے اس کے حق مین فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اور بیچ درۃ الناصحین کے ہے کہ جب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکر طرف مدینہ طیبہ کے جسکی شان مین ہے غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ اور داخل ہوئے دروازہ مین مدینہ منورہ کے تھے اغنیا لٹکتے ساتھ مہار اونٹنی کے پس فرماتے تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دو مہار کو اونٹنی کی پس یہہ ماموری ہے اللہ کیطرف سے پس چھوڑ دیا مہار کو اور اونٹنی جاتی تھی آگے لشکر کے پس جس جس کے گھر کے آگے گذرتی تھی حزین اور غمگین ہوتا تھا صاحب خانہ اور کہتا تھا ہر ایک اگر ہوتی دولت ہماری قسمت مین البتہ ہوتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہمارے پس جب کہ پہنچے طرف گھر ابی ایوب انصاری کے پس بیٹھ گئی اونٹنی پس لوگ اوٹھاتے تھے مگر نہ کھڑی ہوئی پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اوترا سی جا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے اپنے عاجزی کی جب کہ پہنچا تو دروازے پر مدینہ طیبہ کے تمام لوگ بے پروا ہوکر مزین اور منقش کرتے تھے اپنے مکانون کو اور گمان کرتے تھے اوترینگے رسول ہمارے گھرون مین اور ابو ایوب انصاری کہتا تھا اپنے دل مین مین آدمی فقیر ہون مجھکو کہان سے یہہ قدر منزلت کہ اترین حضرت میرے گھر مین پس اوتارا اللہ نے اپنے حبیب کو اوسکے گھر مین بسبب عاجزی اور انکساری کے روایت کعب الاحبار سے کہ اللہ تعالی نے وحی کی موسی علیہ السلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کسواسطے مین نے پکڑا تجھکو کلیم بلاواسطہ کہا اے رب تو خوب جانتا ہے اور جاننے والا ہے ساتھ اسکے کہا اللہ نے نظر کی مین نے بیچ دلوں

روایت

Marfat.com

اپنون کے پس نہین دیکھا مین نے کسی دل کو زیادہ تر تواضع اور عاجزی کرنیوالا دل پیغمبر سے
اسواسطے کلام کی مین نے تیرے سے اور **روایت** ہے ابن عمر سے کہ سردار تواضع اور عاجزی کا
یہہ کہ اول کرے سلام کو جسسے ملاقات ہوئی مسلمانون مین سے اور راضی ہو ساتھہ
اونی غریب اور مسکینون کے مجلس سے اور مکروہ رکھے اسبات کو کہ ذکر کرین لوگ
ساتھہ نیکی اور تقوی کے اور **روایت** کی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہین ہے کوئی شخص مگر نیچ سر اوسکی کے دو زنجیرین ہین ایک زنجیر طرف آسمان ساتوین
ہے اور دوسری طرف زمین ساتوین کے جبکہ تواضع اور عاجزی کرتا ہے بندہ بلند کرتا ہے
اوسکو اللہ ساتھہ اوس زنجیر کے جو کہ طرف آسمان ساتوین کے ہے اور جب کہ تکبر کرتا ہے بندہ
پست کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی ساتھہ اوس سلسلہ کے جو طرف ساتوین زمین کے ہین **روایت**
کی صاحب فردوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع
ہے یہہ کہ پیوے آدمی جھوٹا اپنے بھائیکا اور نہین کوئی پیتا جھوٹا اپنے بھائیکا مگر لکھے جاتے
ہین واسطے اوس کے ستر نیکیان اور مٹائے جاتے ہین اوسکی ستر بدیان اور بلند ہوتا ہے
درجہ اوسکا اعلی علیین مین — اور قیس ابن حازم سے روایت ہے کہ جب کہ متوجہ ہوئے
حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ طرف شام کے اور تھا ساتھہ حضرت عمر کے ایک غلام اور
اور تھی سواری کی ایک اونٹنی پس ایک کوس سوار ہوتے تھے حضرت عمر اور پکڑتا تھا مہار
اونٹنی کی غلام پھر ایک کوس غلام سوار ہوتا تھا اور پکڑتے تھے عمر رض مہار کو پس جب کہ پہنچی قریب
شام کے باری سواری کی تھی غلام کی سوار ہوا غلام اور پکڑا حضرت عمر نے مہار کو اور ملا
راہ مین پانی پس حضرت عمر اوترے پانی مین اور بغل مین رکھے جوتیان پس آیا استقبال کو
ابو عبیدہ ابن الجراح کہ ہے عشرۂ مبشرہ سے اور تھا امیر شام کا پس کہا اوسنے اے امیر
المومنین تحقیق عظما شام کے نکلے ہین واسطے استقبال کے طرف تیرے پس اچھا نہین کہ
دیکھین تجھکو اسحالت مین پس کہا حضرت عمر نے عزت اور توقیر دے ہمکو اللہ نے ساتھہ اسلام

Marfat.com

پس مجھکو کچھ خوف نہین اون کے کہنے سے روایت کیا مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص سے نہ کلام کریگا اللہ تعالی قیامت کو
اور نہ نظر کریگا اونکی طرف اور انکے واسطے عذاب عظیم ہے ایک بوڑھا حرامکار دوسرا
بادشاہ جھوٹا تیسرا عائل متکبر یعنے فقیر اور بعضون نے کہا صاحب عیال کہ نہ قدرت رکھے
اوپر حاصل کرنے حوایج عیال کے اور تکبر کرے سوال کرنے سے یعنے نہ طلب کرے زکواۃ
اور صدقہ اور نہ سوال کرے بیت المال سے بسبب تکبر کے اور یہہ گناہ گار ہے بسبب پہنچانے
ضرر کے طرف عیال اپنے کے انتہی اور نقل کی روایت عمر بن شعیب نے باپ سے
اپنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کئے جاوینگے متکبر دن قیامت کے مانند
ذرہ کے بیچ شکل آدمی کے اور ذرہ چیونٹی ہے چھوٹی یعنے متکبر دن قیامت کے نہایت ذلیل اور
خوار ہو گئین کہ روندینگین اونکو اہل محشر ساتھہ پیرون اپنی کے اور پوشیدہ کرلے گی اونکو
ذلت ہر طرف سے اور بخواری ہانکین جاوینگے طرف قیدخانہ جہنم کے کہ نام اوسکا بولس ہے
ساتھہ ضمہ با موحدہ کے اور سکون واو اور فتح لام کے بعد اوسکے سین مہملہ ہے کہ اوپر انکے
آگ سخت تر سب آگ سے لگے گی اور پلائی جاوینگے پانی خبال سے ساتھہ فتح خا معجمہ کے
اور با موحدہ کے اور وہ ایک مقام ہے جہنم مین کہ جمع ہوتا ہے اوسمین صدید یعنے آب زرد مثل پیپ
اہل نار سے روایت کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ جل جلالہ نے کبریائی ردا میری ہے اور عظمت
ازار میری یہہ دو صفت ہین صفات اللہ تعالی کے پس نہین لایق ہے بندہ ضعیف
کو تکبر کرنا اسواسطے تکبری کی شیطان نے کہ اپنے کو بہتر اور بڑا سمجھا آدم علیہ السلام سے طوق
لعنت مین گرفتار ہوا اور اللہ نے اوسکی حقمین فرمایا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ
وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ الغرض تکبر بہت بری چیز ہے اس سے بچنا چاہئے
اور شیطان کو دشمن جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ

عدو مبین **حکایت** ایک عابد تہا کہ دو سو برس عبادت خدا مین مشغول تھا
مگر ہمیشہ دل مین یہہ آرزو رکہتا تھا کہ ابلیس سے میری ملاقات ہو اتفاقاً ایک شب
شیطان سے ملاقات ہوئی پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی رہی اوسنے کہا دو سو ۲۰۰ برس
تیری عمر کے اور باقی ہین یہہ کہہ کے چلا گیا اور اس عابد کے دل مین یہہ وسوسہ ڈالا کہ ابھی
عمر تیری تو بہت باقی ہے کچھہ دنیا کی عیش و عشرت کرنی چاہئے جب عمر مین تہوڑے سے
دن باقی رہین گے توبہ کرلونگا یہہ سمجھہ کر اوس شب شراب پیا اور متوجہ طرف بدکاری کے
ہوا اسی رات مین مرگیا دو سو برس کی عبادت برباد ہوگئی اور مردود ہوگیا چاہئے ہمیشہ
ہر آن اس شیطان سے پناہ خدا کی چہتا رہے اور حمایت مین اللہ کے رہے خصوصاً وقت
قرات قران کے ساتھہ پڑہنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے کہا حسن نے جس نے
اعوذ پڑہی ساتھہ حضور قلب کے کرتا ہے اللہ تعالی درمیان پڑھنے والے اعوذ کے اور درمیان
شیطان کے تین سو پردے کہ ہے ہر ایک پردہ اتنا بڑا جیسا کہ آسمان سے زمین تک ۔
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے نبی علیہ الصلوۃ والسلام ایکدن مسجد سے
پس اچانک ابلیس ملا پس ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کون لایا تجکو طرف
دروازہ مسجد میری کے کہا یا محمد لایا مجھکو اللہ تعالی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسواسطے
اوسنے کہا تاکہ پوچھو تم مجھسے جو چاہے پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پس پہلے پوچھا او
حضرت نے نماز کو اور کہا یا ملعون کیون منع کرتا ہے تو امت میریکو نماز سے ساتھہ جماعت کے
کہا یا محمد جب کہ نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے پکڑ لیتی ہے تب مجکو گرمی پس نہین دفع ہوتی
مجھسے جب تک کہ امت تیری متفرق ہوتی ہے نماز پڑہکے کہا علیہ السلام نے کیون روکتا ہے
تو امت میریکو علم سے اور دعا سے کہا وقت دعا کرنے اونکی کے ہوجاتا ہون بہیرا اور اندھا
پس نہین دفع ہوئے جبتک کہ متفرق ہون کہا علیہ السلام نے کسواسطے منع کرتا ہے تو امت میریکو
قرآن سے کہا وقت قرات قرآن کے گلتا ہون مین ایسا جیسا کہ گلتا اور پگلتا ہے سیسہ آگ سے

کہا کسواسطے باز رکہتا ہے تو امت میری کو جہاد سے کہا جسوقت نکلتے ہیں طرف جہاد
رکہے جاتی ہے اوپر دونون قدم میرے کے قید جبتک کہ پہرکر آوین اور جب نکلتے ہیں طرف
حج کے طوق اور زنجیر پہنایا جاتا ہون مین جبتک کے مڑ کر آوین اور جب کہ قصد کرتے ہین
خیرات کا رکہا جاتا ہے اوپر سر میرے کے آرہ اور چیرا جاتا ہون مین مانند لکڑی کے اور شیطان
مسلط ہے اوپر طبیعت بنی آدم کے ساتہہ کہانے اور پینے کے پس جبکہ ترک کیا ان دونو
پس تحقیق کوشش کے بیچ قطع کرنے شہوت شکم کے اور شہوت فرج کی پس نہین ہوتی
اسوقت بین مداخلت شیطان کو ہرگز اور نفس کے سبب اصلاح کا نماز پنجگانہ ہے اسواسطے
فرضیت اوسکی واسطے سوارنے نفس کے ہے اسواسطے کہ اسمین عاجزی اور تذلل ساتہہ تین
طبقہ کے ہے ساتہہ ہاتہہ باندنے کے روبرو بادشاہ عظیم الشان کے اور ساتہہ رکوع کرنیکے
واسطے اوسکے اور ساتہہ سجدہ کرنے کے پس نفس سنورتا ہے ساتہہ خضوع اور خشوع
اور تذلل کے کہا وہب بن منبہ نے جب نکلے حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام
کشتی سے آیا ابلیس علیہ اللعنہ اور کہا نوح نے یا عدو اللہ کونسا کام بنی آدم کا مددگار زیادہ ہے
واسطے تیرے اور لشکر تیرے کے اوپر ضلالت اور ہلاکت اونکی کے کہا ابلیس نے جب کہ پایا
مین نے بنی آدم کو حرص کرنیوالا اور حسد کرنیوالا ظلم کرنیوالا جلدی کرنیوالا اور مثل اوسکے
پس اگر جمع ہون جسمین یہہ اخلاق فربہ ہوتا ہے شیطان راندہ درگاہ الہی اسواسطے
یہہ اخلاق اخلاقون شیطین کیسی ہے اور بیچ خبر کے ہے کہ ابلیس علیہ اللعنہ اوتہاتا ہے دنیا کو
ہر روز دو نو ہاتہہ مین اپنے اور کہتا ہے ہے کوئی کہ خریدتا ہے اس چیز کو کہ ضرر دیوے اور نہ فائدہ
اور غم اور رنج بین ڈالین اوسکو اور نہ خوش مین پس کہتے ہین اصحاب دنیا ہم ہین خریدار
پس کہتا ہے شیطان لَا تَعۡجَلُوا فَاِنَّھَا مَعِیۡبَۃٌ نہ جلدی کرو پس تحقیق وہ عیب دار
اور معیوبہ ہے پس کہتے ہین اہل دنیا کچہہ مضایقہ نہین ہے پس کہتا ہے قیمت اوسکی
نہ درہم ہے نہ دینار قیمت اوسکی حصہ تمہارا جنت سے ہے اور مین نے خریدا اسکو

چیزون کے ساتھہ لعنت اور غضب اور عذاب خدا کے اور قطعہ اوسکی کے اور بیچا مین نے جنت کو ساتھہ اسکے پس کہتے ہین اہل دنیا جایز ہے یہہ ہمارے واسطے پہر کہتا ہے نفع دو مجکو اسپر اور وہ یہہ ہے کہ قرار اپنے دلون مین دوا سکا کہ نہ چھوڑنا تم اوسکو پس کہتے ہین نعم یعنے ہمنے قبول کیا پس کہتا ہے شیطان بری ہے تجارت کہا حافظ نے

	بیت	
	مجو درستی عہد از جہان سست نہاد	کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست
	کہا شیخ سعدی نے	
	بر مرد ہوشیار دنیا خسست	کہ ہر مدتے جائے دیگر کسست
	منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست	کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
	نہ لائق بود عشق با دلبری	کہ ہر بامداد ش بود شوہری

اور فرمایا خدای تعالیٰ نے پانچوین رکوع مین سورہ کہف کے وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور بیان کر واسطے انکے مثال زندگانی دنیا کے مانند پانی کے کہ اُتارا ہمنے اوسکو آسمان سے پس مل گئے ساتھہ اوسکے روئیدگی پس ہو گیا آخر کار چورا چورا اوراتے ہین اوسکو باوین اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا تین دن کی ہے ایک دن کل کا جو گذر گیا کیا بچ ہاتھہ تیرے ہے اوسسے کوئی چیز اور دن کل آویگا نہین جانتا تو پاویگا اوسکو یا نہین ۝ اور ایک آجکا جسمین تو ہے پس غنیمت جان اس دن کو پس نہین مالک ہے تو مگر ایک دن کا دنیا تین ساعت ہے ایک ساعت جو گذری اور ایک ساعت آنیوالی ہے نہین معلوم کہ پاویگا تو اوسکو یا نہین اور ایک ساعت جسمین تو ہے پس غنیمت جان اس ساعت کو پس نہین ۝ مالک ہے تو حقیقت مین مگر ایک ساعت کا اسواسطے وقت ہے ساعت سے طرف ساعت کے

Marfat.com

دنیا تین دم ہے ایک دم جو گذرا جانتا ہے تو اسمین جو عمل کیا اور ایک دم کہ نہین معلوم تجکو کہ پاویگا اسکو یا نہ پاویگا اور ایک دم جسمین تو موجود ہے پس نہ مالک ہے دن اور نہ ساعت کا مگر ایک دم کا پس مبادرت کر اسی ایک دم مین طرف طاعت اور بندگی خدا کے اول فوت ہونے کے اور طرف توبہ کے اول موت کے پس شاید کہ بیچ دوسرے دم کے مرجاوے تو اور افضل الاعمال محافظت اوقات کے ہے وقت دم لینے کے پس جسنے ضایع اور برباد کیا وقت اپنا اوسنے ضایع اور برباد کیا عمر اپنی کو اور تنبیہ الغافلین مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ غنیمت جان تو پانچ چیزون کو پہلی پانچ چیزون کی جوانی کو پہلے بڑھاپے کے اور غنا کو پہلے فقر کے اور فراغت کو پہلے مشغولی کے اور تندرستی کو پہلے بیماری کے اور زندگی کو پہلے موت اپنی کے اسواسطے کہ انسان قدرت رکھتا ہے جوانی مین ایسے کامون مین کہ نہین کر سکتا ہے اونکو بڑھاپے مین اور لایق ہے کہ کوشش کرے بیچ ان پانچ کے اور غنیمت جان ایام صحت کو اور فراغت اور غنا کو اور جوانی اور زندگی کو پس جو مشتاق ہے طرف اللہ تعالی کے دوڑتا ہے طرف نیکیون کے اور جو ڈرتا ہے دوزخ سے روکتا ہے نفس اپنے کو شہوت سے اور

روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما تشریف لائے مکتب سے روتے ہوئے کہا حضرت عمر نے کس چیز نے رولایا تجکو یا ولدی اے فرزند میرے کہا تحقیق لڑکون نے مکتب کے گنے میرے کرتے کے پیوند اور کہا لڑکون نے دیکھو طرف بیٹے امیر المومنین کے کتنے پیوند ہین اوسکے کرتے مین اور تھے حضرت عمر کے کرتے مین چودہ پیوند کوئی پیوند چمڑے کا تھا پس سنکر حضرت عمر نے بھیجا طرف خزانچی کے اور کہا قرض دے مجکو بیت المال سے چار درہم ایک مہینے کے وعدہ پر پس خازن نے لکھا حضرت عمر کو ایا تو یقین رکھتا ہے اپنے زندگی کا مہینے تک جب کہ قضا آگئی تیری کون ادا کریگا قرض تیرا اور باقی رہیگا تجپر پس جبکہ سنا عمر نے کلام خازن کا روئے اور کہا بیٹا جا طرف مکتب کے مین یقین نہین رکھتا اوپر روح اپنے کے ایک ساعت کا اور

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نہین سیر ہوئے رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم برابر تین دن روٹی گیہوں سے اور ایک روایت مین ہے نہین سیر
ہوئے دو دن پے در پے روٹی جو سے اور اگر چاہتے حضرت تو دیتا اللہ تعالیٰ آپکو جو دل مین
گذرتا اور بیچ ایک روایت کے ہے نہین سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روٹی گندم
سے یہانتک کے ملاقات کی اللہ سے اور کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے نہین چھوڑا
حضرت نے درہم اور دینار اور بکری اور بیچ حدیث کے ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے
خدمت مین حضرت کے اور کہا یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ سلام ارشاد فرماتا ہے اور
کہتا ہے اگر چاہتا ہے تو یہہ کہ پہاڑون کو کر دون مین سونے کا اور رہین ساتھہ تیرے جہان
تو ہو پس کہا حضرت نے ای جبرئیل دنیا گھر اوسکا ہے جسکا گھر نہ ہو اور مال ہے اسکا جسکا مال
نہ ہو بیشک جمع کرتا ہے اوسکو جو بیعقل اور بیوقوف ہے پس کہا جبرئیل نے ثابت رکھے
تجکو اللہ تعالیٰ ساتھہ قول ثابت کے اور کہا عایشہ نے بیشک ہم آل محمدؐ کی ہین کہ مہینے تک نہین
جلاتے ہم آگ تنور مین مگر کھجور اور پانی پر گذران کرتے ہین نقل کیا اوسکو شفا شریف مین
اور تنبیہ الغافلین مین ہے ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ کے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے خرچ کیا فی سبیل اللہ چالیس ہزار دینار پوشیدہ اور چالیس ہزار دینار ظاہر یہانتک کہ
نہ باقی رہا واسطے اون کے کچھہ اور آپ نہ نکلے گھر سے تین دن تک اور نہ حاضر ہوئے خدمت مین
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب برہنگی بدن کے پس تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بیچ گہرون بی بیون اپنی کے اور ڈہونڈا کوئی چیز نہ پائی حضرت نے کہ واسطے صدیق کے
بہیجی جاوے پہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف فاطمہ رضہ کے اور غمزدہ ہوکر
فرمایا نہین ہے کوئی چیز ہمارے پاس کہ دیوین ہم ابو بکر رضہ کو اور حضرت خاتون نے بھی غم کیا
پس نکل آئے حضرت فاطمہ کے پاس سے حزین اور غمگین ہوکر اور فاطمہ بھی غم مین تہی اور
جب کہ نکاح کیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے بلایا ابو بکر اور عمر اور عثمان
اور ساتھہ رضی اللہ عنہم کو واسطے اوٹھانے جہیز فاطمہ کے پس اوٹھایا اونہون نے چکی اور

Marfat.com

جلد یوغ اور تکیہ کہ اوسمین لیف تھا کھجور کا اور کوزا اور پیالہ بعضون نے کہا ہے ایک
چھلنی دو تھیلیان ایک مشک پانی کی اور ایک آبخورہ دو تھالی کتان کی موٹی چادر تو شک
کہ دو مین ریشہ کھجور کے درخت کے بھرے تھے اور دو مین اون دو جامہ بر ایک لونڈی دو
بازو بند چاندے کے بھی تھے واللہ اعلم بالصواب پس روئے حضرت ابو بکر صدیق اور کہا یا رسول اللہ
یہہ جہیز فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابا بکر یہہ بہت ہے واسطے اوسکے
جو ہین بیچ دنیا کے پس نکلین فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دلہن بنکر کہ اوپر اون کے
تھا شملہ صوف سیے کہ جسمین بارہ پیوند تھے اور ہاتھ سے پیستی تھین جو ۔ اور زبان سے پڑھتی
تھین قرآن اور دل سے کرتی تھین تفسیر اور پاؤن سے ہلاتی تھین جھولا اور خوف سے
اللہ کے روتی تھین ۔ اب حال ہمارے زمانے کی عورتین ۔ ہاتھ سے بجاتی ہین ڈھول ۔ اور
زبان سے کرتی ہین غیبت اور دوست رکھتی ہین دنیا کو اور آنکھون سے اشارہ کرتی ہین ۔
پس کیونکر داخل ہوینگی ایسی عورتین جنت مین ۔ پھر جب کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے فاطمہ
پھر قصد کیا فاطمہ رضی نے طرف وسادہ کے جہیز سے آپ کے اور عبا کے کہ بنا تھا اوسکو آپنے خود اور بھیجا
اون کو ساتھ ہاتھ لونڈی کے اور کہا لونڈی کو کہہ ابو بکر کو کہ تحقیق جانا مین نے جو معاملہ کیا تونے
ساتھ باپ میرے کے اور نہین ہمارے پاس سوا وسادہ اور عبا کے پس جبکہ پہنچی لونڈی وروازے کے
پاس آواز دی اور کہا السلام علیک یا صادق الصدیق تحقیق سردار میری اور جمیع عورتین امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنت رسول خدا نے تجکو سلام کہا ہے اور کہا تجکو اسطرح پس لیا انہون نے عبا کو
مارے جلدی کے بغیر سیے کانٹون سے نخل کے جا بجا ملا کر تاکہ وقت چلنے کے کہان جاوے اور نکلے
طرف گھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے برہنہ پس آیا جبرئیل طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
دیکھا حضرت نے اوسکو اوڑھے ہوئے عبا کہ ٹکے ہوئے ہین ساتھ کانٹے کھجور کے پس کہا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یا اخی جبرئیل پہلے اس سے کبھی نہین دیکھا مین نے تجکو ساتھ اس صورت کے کہا جبرئیل نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجکو دیکھتے ہین اور حالانکہ نہین باقی رہا کوئی اوپر آسمان کے

Marfat.com

نگر بزین اور نورانی بنایا ساتھہ اسی صورت کو واسطے محبت اور موافقت ابو بکر کے اور فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے آپ کو سلام فرمایا اور حکم کیا ہے کہ پوچھو ابو بکر رضؓ کو آیا وہ راضی ہے مجھسے اس کلام کے سنتے ہی ابو بکر رضؓ کے بدن مین لرزا پیدا ہوا اور فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ہر حال راضی ہون اوس سے پس خوب روئے حضرت ابو بکر رضؓ اور کہا تین بار مین تجھسے راضی اور تو راضی مجھسے اور بیچ زبدۃ الواعظین کے ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتیں ہین شقاوت کی اول خشکی آنکھہ کی اور دوسرا سختی دلکی اور تیسرا لمبی لمبی امید رکھنا اور چوتھا محبت دنیا کی اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے مچھر کے یا پر پرندہ کے برابر یا ایک ذرہ برابر تو نہ نصیب ہوتا اوسے کافر کو پینا پانی کا اور فرمایا جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے محبت دنیا کی سردار تمام برائیون کی ہے۔ پس لازم پکڑو اوپر اپنے روگردانی اوسنے پس عاقل بیدار مسلمان کو چاہیئے کہ سوچے اور نہ مغرور ہووے دنیا کی زندگی پر اسواسطے کہ دنیا ناپایدار ہے اگرچہ دراز ہو مدت اسکی اور فنا ہونیوالی ہے اگرچہ معلوم ہوتی ہے زینت اوسکی بقول

شیخ سعدی رحمۃ اللہ **بیت** ؛؛

چہ شیبت بر آمد بروی شباب	شبت روز شد دیدہ برکن زخواب
دریغا کہ بگذشت عمر عزیز	بخواہد گذشت این دمی چند نیز
فرو رفت جم را یکی نازنین	کفن کرد چہ کرمش ابریشمین
بدخم در آمد پس از چند روز	کہ بروی بگرید بزاری و سوز
چو پوشیدہ دیدش حریر کفن	بفکرت چنین گفت با خویشتن
دریغا کہ بی ما بسی روزگار	بروید گل و بشکفد نوبہار
من از کرم برکندہ بودم بزور	بکنند از و باز کرمان گور

بیت سعدی

Marfat.com

اور بعضون نے کہا ہے نہین نجات پاتا ہے دنیا کی زینت اور زندگی سے مگر وہ شخص کہ ہو باطن اوسکا نور ہدایت سے مزین ساتھہ انوار معرفت کے اور روشنی سے محبت کے چمکارے شوق ظاہر اوسکا مزین ہو اور ساتھہ ادب خدمت اور شرف ہمت کے غالب ہو زینت دنیا پر بسبب شوق کے طرف رب اپنے کے اور غالب ہو زینت دنیا پر ظاہر اور باطن سے اور روایت کی ضحاک نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون شخص ہے زیادہ زاہد اور خوفناک لوگون مین سے فرمایا جسنے ہر روز یاد کیا اور انس کیا قبر سے اور ترک کیا فضول زینت دنیا کو اور اختیار کیا بقا کو فانی پر اور نہ گنا ایام زندگی کو اپنے کل کے دن پر .... اور گنا نفس اپنے کو مردہ اور بیچ حدیث کے ہے کہ کہا اللہ تعالی نے خوش ہوتا ہے بندہ مومن جب کہ فراخ ہوتی ہے واسطے اسکے کوئی شی دنیا سے تو یقین جانو کہ وہ بندہ زیادہ تر دور ہوتا ہے میرے سے اور جب تنگ ہوتی ہے دنیا اوپر اسکے تو غم کرتا ہے اور پریشان رہتا ہے یقین جانو کہ وہ زیادہ تر قریب ہوتا ہے میرے سے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ؞

آیت

یَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ

مثنوی مین ہے بیت ؞

مثنوی

همچنین دنیا اگرچه خوش شگفت — بانگ هم زد بیوفائی خویش گفت
کو همی گوید بیا من خوش پی‌ام — وان فسادش گوید از من لا شی‌ام
ای ز خوبی بهاران لب گزان — بنگران سردی و زردی خزان
کودکی از حسن شد مولای خلق — بعد فردا شد خرف رسوای خلق

حکایت

حکایت سلیمان ابن عبد الملک جو خلیفہ ساتوان ہے مروانیہ سے کہا اے حازم کیا ہے واسطے ہمارے کہ مکروہ سمجھتے ہین ہم آخرت کو کہا اسواسطے کہ آباد کیا تم نے دنیا کو اور خراب کیا آخرت کو پس مکروہ سمجھتے ہین جانے کو آبادی سے طرف خرابی کے پس کہا سچ کہتا ہے یا ابا حازم پس خبر نہین کیا ہے واسطے ہمارے کل قیامت کے دن نزدیک اللہ کے کہا اگر چاہتا ہے

86027

Marfat.com

دریافت کرنا اوسکا پس ہے بیچ کتاب اللہ کے پس کہا کہان پاؤن مین اوسکو کہا بیچ
قول اللہ تعالی کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ پس کہا کیونکر ہوگا حاضر ہونا
روبرو اوس خالق کے جو مالک ہے دونو جہان اور حاکم عادل ہے دن قیامت کا پس کہا نیک آدمی مانند
غائب کے کہ آتا ہی نزدیک اہل وعیال اپنے کے خوش وخرم ویسا اللہ کے روبرو آویگا اور گنہ گار
مانند غلام بہاگے ہونے کے کہ جب آتا ہی روبرو اپنے مالک کے شرمندہ وغمزدہ اور ڈرتا ہوا پس
سلیمان نے مارے وحشت کے آنکھین بند کرلین اور خوب روئے اور اللہ اکبر کہہ کے چپ ہوگئے کہا

شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے

بیت

نریزد خدا آبروی کسی	کہ ریزد گناہ آب چشمش بسی
گر آئینہ از آہ گردد سیاہ	شود روشن آئینۂ دل زآہ
بترس از گناہان خویش این نفس	کہ روز قیامت نترسی ز کس
پلیدی کند گربہ در جای پاک	چو زشتش نماید بپوشد بخاک
تو آزادی از ناپسندیدہ ہا	نترسی کہ بر وی فتد دیدہ ہا
بر اندیش از بندۂ پر گناہ	کہ از خواجہ غائب شود چند گاہ
اگر باز گردد بصدق ونیاز	بزنجیر و بندش نیارند باز

حاصل کلام یہہ ہے کہ دنیا سر دار تمام برائیو کی ہے اور موجب بُعد کا ہے واسطے خریدار اسکے
اللہ سے اور زہد اور قناعت اور تقوی اور طہارت اور ریاضت موجب قرب کا ہے طرف
اللہ کے اور باعث فرار اور بیزاری کا ہے شیطان سے اور وزینۃ اسکی سے کہا کاشفی نے
کہ لاقیس کہا اولاد سے ہے ابلیس کے جوکہ وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین لوگون کے دلون مین اور دوسرا
ولیہان بالتحریک جوکہ وسوسہ ڈالتا ہی وضو کرنے کے وقت ساتھ استعمال کرنے کثرت پانی کے
اور ہنسا تا ہی اونکو اور امام احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ بیچ اربعین کے لائے ہین کہ شیطان کے

سعدی بیت

Marfat.com

ایسے کتنے ہی فرزند ہین اوسکے علی ہذالقیاس زنبور اسکی اولاد ہے کہ وہ مقرر ہین بازار
دروغ گوئی اور کم فروشی اور خیانت کے وسوسہ ولین ڈالتا ہے اور اعون اپنے زنا کروانے کے
عہدے پر سب سے چالاک اور تیار ہے بثبور ساتھ نوحہ کرنے اور طمانچہ مارنے کے اور کپڑے پہاڑنے
وسوسہ ولین ڈالتا ہے اور مبسوط صاحب کذب کا ہے یعنے جھوٹھ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا
یہ سب وسوسہ ڈالتا ہے اور اسیطرح کوئی کہانیکے اور کوئی پینیکے وسوسہ ڈالتا ہے اور کوئی
بسم اللہ ترک کرواتا ہے اور کوئی علما کو علمیت کی تقریر سے ہوا اور نفس کے وسوسہ مین ڈالتا ہے
اور کوئی تلاوت قرآن کے وقت جو کہ افضل عبادت ہے اسکے درپے ہو کر دل مین وسوسہ ڈالکر
قرآن کی تلاوت کا مانع ہوتا ہے الغرض شیطان بڑا دشمن ہے بنی آدم کا کہ ہر وقت درپے انکے
لگا رہتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے اور بندہ عاجز کو کوئی حیلہ اس سے بچنے کا نہین ہے
سوائے مدت اور پناہ اللہ کے حقیقتاً بندہ عاجز کہتا ہے یا الٰہی یا غفور الرحیم مین عاجز اور لاچار ناتوان
ہون میرے مین قدرت اوسکے مقابلہ کے نہین ہے تو مجھکو اپنے حفاظت مین رکھہ اور پناہ دے
مجھکو شیطان الرجیم سے اور کوئی صورت اوس سے بھاگنی کی نہین سوائے تیری حمایت کے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ای بندہ مین تجھکو ایک طریقہ تلقین کرتا ہون کہ جب تو ارادہ کرے میری مناجات کا
یا قرات قرآن کا یا کوئی نیک کام کا اور عبادت کا بڑی عبادتون مین سے یا تلاوت قران کی چند
کہ جسمین اسرار اور نہی سب مذکور ہین اور شیطان اوسی کے منع کرنے مین کوشش بہت کرتا ہے پس فائدہ
ای بندہ جاری کر صدق دل سے زبان پر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ شیطان صرف
ماخوذ ہے شطن شطونا ای بعد بعیداً سے اور وزن اوسکا فیعال اور بعضون کے
نزدیک مشتق ہے شاط شیطاً سے بمعنے ھلك ھلاكاً اور وزن اسکا فعلان ہے
نام اسکا ساتھہ اوسکے ازجہت ہلاک ہونے سے اور ساتھہ ہلاکی کے ملنے سے ہے روایت روایت
ہے کہ جس روز کہ شیطان رانده گیا اور فرشتون نے حکم سے پروردگار کے آسمان سے زمین پر

Marfat.com

ڈالا مانند ماتم زدہ کے ہاتھہ اوپر کولے کے رکہا اور اپنے تئین ملعون ابدی جانا اور گرد خسار لی اوپر ہونہہ اپنے مکے کہ دیکہی خطاب وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْن کا سنا

بیت

خاک افلاس کرد بر رخسار	کرد او بار بر جبین انبار
کم عداوت با آدم و آدمیان بستہ	بعزم وسوسہ و اغوا در نشستہ

ایسے دشمن سے سزاوار تر ہے کہ شر اوسکے سے ساتھہ خدا کے پناہ ڈہونڈہیے اور یون کہو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

تفسیر روح البیان امین ہے کہ سوال کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وسوسہ شیطان سے فرمایا علیہ السلام نے چور نہین جاتا اوس گہر مین جسمین کچہہ شی نہ ہو پس یہہ محض ایمان سے ہے اور کہا علی ابن ابی طالب نے رضی اللہ عنہ فرق درمیان ہماری نماز کے اور نماز اہل کتاب کے وسوسہ شیطانی ہے اسواسطے وہ فارغ ہے عمل کفار سے اسواسطے وہ موافق ہین اوسکے اور مومنین مخالف ہین اوسکے اور لڑتے ہین اوسے اور محاربہ اور لڑائی ہوتی ہے ساتھہ موافق کے نہ مخالف کے

حکایت

ایک آدمی اہل خراسان سے نکلا طرف عراق کے اور گیا طرف ایک عالم کے علماء عراق سے یہان تک کہ سیکہین چار ہزار حدیثین حکمت سے جب کہ ارادہ کیا رخصت کا اذن رخصت کا مانگا استاد سے کہا اوستاد نے سکہاتا ہون مین تجکو بہتر واسطے تیرے احادیث تیرے سے کہا وہ کیا ہے کہا کیا ہے بیچ خراسان کے ابلیس کہا ہے کہا وسوسہ ڈالتا ہے تمکو کہا ہان اور کہا کیا کرتے ہو تم واسطے وسوسہ اسکے کہا رد کرتے ہین ہم اوسکو کہا اگر دوسری بار ڈالے وسوسہ کہا رد کرتے ہین ہم اوسکو کہا جبکہ ایذا دے تمکو دشمن جنسہ اور روکے تم کو طاعت سے پس نہ مشغول ہو تم ساتھہ رد کرنے وسوسہ اوسکی کے اور لکن ہو ساتھہ اوسکے مانند غریب مسافر کے ساتہہ کتے چرواہی کے

معاذ اللہ منہا اسوقت پناہ مانگو تم ساتھہ اللہ کے تحقیق وہ کتا ہی کتون مین سے بچاوے اللہ ہم کو
تمکو اور جمیع امت محمدی کو اسکے فریب اور شر سے بچاوے اللہم آمین ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ تسمیہ بروایت صحیح ابو حنیفہ رح سے ایک
آیہ قرآنی ہی نازل کی گئی ہی واسطے تبرک کے بیچ شروع کرنے قرآن کے اور واسطے فیصل کے
اور فرق کرنے درمیان سورتون کے اور آیۃ علاحدہ ہی داخل بیچ سورتون کے نہین
ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ کے داخل فاتحہ اور داخل ہر سورۃ کے
ہی اور ساتھہ ایک روایت کے مذہب مالک رحمہ اللہ کا بہی اوپر اسی صورت کے ہی ۔
اور ساتھہ ایک روایت دوسری مالک رحمہ اللہ سے بسملہ داخل قرآن کے نہین آئی لیکن بسبب
اسکے کہ غیر ہی قرآن سے ساتھہ حکم پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے سورہ فاتحہ مین واسطے تبرک کے
ہی اور دوسری سورتون مین واسطے تبرک اور فرق کے لکھی گئی ہی اور روایت امام اعظم
رحمہ اللہ سے بہی یہی ہی اور بیچ خطبہ کشاف کے آغاز قرآن کا ساتھہ تحمید کے رکھا ہی تسمیہ کو
غیر قرآن سے گمان کیا ہی اور یہہ اشارہ ہی کہ صاحب کشاف نے اختیار اس قول کو کیا ہی
اور اس مذہب کو راجح جانا اور وجہ اس قول کی یہ ہی کہ بسملہ بیچ آیۃ وانہ من سلیمان
وانہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بے شبہ قرآن سے ہی اور اسمین کوئی اختلاف نہین رکہتا
اور بیچ قرآنیت اوسکی کے کوئی شک نہین لاتا اور جو بسملہ آغاز قرآن مین ہین اور فاصل درمیان
سورتون فرقان کے ہی غیر اس بسملہ سے ہی اسواسطے یہہ بسملہ بعض اور جز آیۃ کے ہی اور بالاتفاق
قرآن سے ہی اور یہہ آیۃ تامہ ہی مختلف فیہا ۔ اور وجہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کے
وہ ہی کہ قرآن عظیم الشان ہی سلف نے ساتھہ تجرید قرآن کے غیر قرآن سے وصیت کی ہی کتابت
اور لکھنا غیر قرآن کا منع رکھا ہی یہانتک تفسیر کو مکروہ رکھتے ہین اور لکھنا نام سورتونکو ممنوع گمان
کرتے ہین تسمیہ اوائل سورتون مین اگر غیر قرآن سے ہوتی تو کیون علماء سلف لکھنا اوسکا اوائل
سورتون مین جایز رکھتے اور منقول ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ساتھہ روایت صحیح کے ۞

من

Marfat.com

من ترکھا فقد ترک مائۃ واربع عشرۃ اٰیۃ من کتاب اللہ یعنے درمیان تلاوت قرآن کے
جسنے بسم اللہ کو اوائل سورتون سے ترک کیا تحقیق اوسنے ایک سو چودہ آیتین قرآن کی ترک کین اور
جب کہ سلف نے قرآنیت اوسکی ثابت کی جو تسمیہ کو اوپر ہر سورتکے لکھا ثابت ہوا کہ بسملہ داخل سورتکے
ہے جیسا کہ مقطع سورتکا داخل سورتکے ہے ایسا مبدا بہی اسکا داخل سورتکے ہوا اور وجہ قول امام حنیفہ
وہ ہے جب کہ سلف نے وصیت کی ساتھ جدا کرنے قرآن کے غیر قرآن سے اور بسبب وصیت اونکی
ساتھ تجرید مصحف کے کتابت تسمیہ کے اوپر ہر سورت کے حاصل ہوئی اور کسی سے یہہ عمل ساتھ
انکار اور منع کے نہ پایا ثابت ہوا کہ قرآن سے ہے تو اب لکہنا اسکا دلیل اوپر اسکے ہے مگر ہونا اسکا
داخل بیچ فاتحہ کے اور بیچ ہر سورت کے دلیل نہین رکہتا بسبب نہ ہونے دلیل کے ثبوت نہوا اور وہ جو امام شافعی
رحمۃ اللہ نے واسطے ہونے تسمیہ کے داخل بیچ ہر سورت کے تمسک ساتھ قول ابن عباس کے کیا ہے دلیل
نہ ہوگا اور تمسک ساتھ اسکے صحیح نہ ہوگا اسواسطے قول مذکور باب تشبیہ موکد سے ہے قبیل من
کَسَرَ قَلْبَ مُسْلِمٍ فَقَدْ هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَمَنْ زَارَ السُّلْطَانَ فَقَدْ
زَارَ الْأَسَدَ سے ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ ترک کرنا ایک آیۃ کا جو بیچ قرآن کے ایک
سو چودہ بار مکرر ہو مانند ترک کرنے ایک سو چودہ آیۃ کے ہے جیسا کہ توڑنا دل مسلمانکا
مانند ڈھانے کعبہ شریفہ کے رکہتے ہین اور اور زیارت کرنا سلطانکا مانند زیارت کرنے شیر کے
سمجھتے ہین اور جو لوگ کہ اوپر نفی قرآنیت اسکے گئے ہین اور دلیل اوپر مدعا کے اپنے قائم کرتے
ہین کہتے ہین کہ جب بیچ اوائل سورتون کے ساتھ قصد تبرک کے ابتدا مین اور فصل کے درمیان
سورتون قرآن کے لکھی گئی اوپر اس قصد کے تسمیہ قرآنیہ سے باہر ہوئی دلیل انکی درست نہین
ہے اور تمسک ساتھ اوسکے بے معنی ہے اسواسطے یہ نفی وسوقت آتی ہے کہ نزول اسکا بہی واسطے
اوس معنے کے ہو اور ساتھ قصد اس معنی کے قرآنیۃ سے باہر نہین آسکتے جیسا صاحب
مدارک نے بیچ وافی اور کنز اور کافی کے تصریح کے اور اُنْزِلَتْ لِلْفَصْلِ لا با

سوال

جب کہ اوپر قول

Marfat.com

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بسم اللہ قرآن سے ہوئی اور آیت تام ہوئی پھر فرض قرات ساتھہ
اوس کے نزدیک امام صاحب کے کسواسطے ادا اور جائز نہین ہوتی **جواب** قرانیت بسم اللہ کے
اوائل سورتون من اور ہوتا اوسکا آیتہ تامہ اگرچہ اوپر قول ابی حنیفہ کے ثابت ہوئی لاکن جبکہ محل
اختلاف ہے شبہ سے باہر نہ نکلے امام مالک رحمہ اللہ بیچ قرانیت اسکے خلاف رکھتے ہین اور امام
اور امام شافعی رحمہ اللہ اگرچہ بسم اللہ کو داخل قرآن کے اور داخل ہر سورت کے کہتے ہین لیکن آیتہ
تامہ نہین کہتے اور امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ تسمیہ ساتھہ مابعد اپنے کے آیتہ ہے اور قرینت
قرآنکی یقینی ہے ساتھہ شبہ کے ادا نہین ہوتی نماز ساتھہ اوسکے واسطے احتمال جائز نہ ہونیکے
سوال قرآن اس سبب سے کہ بیچ حد اوسکی کے قید بلاشبہ کے ہے ساتھہ شبہ کے مخالفت رکھتا ہے
جو کوئی کہ قایل ساتھہ قرانیت بسم اللہ کے ہے پھر باوجود شبہ کے داخل قرآن کے کیونکہ گمان رکھتا ہے
جواب اختلاف بیچ قرانیت تسمیہ کے واسطے اختلاف بیچ تحقیق شبہ اور انتفا اوس شبہ کی
ہے نزدیک اوسکے جسکو بیچ ثبوت اوسکی کے شبہ ہی قرآن نہین ہے اور نزدیک جسکے بیچ ثبوت
اوسکے کیے شبہ نہین ہے قرآن ہے منع تکفیر اوپر ہر دو وجہہ کے ثابت ہے اسواسطے اختلاف مانع تکفیر
ہے **سوال** جب کہ بسم اللہ نزدیک امام حنفی رحمہ اللہ کے آیۃ تامہ قران سے ہوئی پھر نماز مین
بسم اللہ پکار کے کسواسطے پڑھتے ہین نزدیک امام صاحب کے جائز نہ ہوئی اور کسواسطے آہستہ حنفی
پڑھتے ہین اور کیا دلیل ہے آہستہ پڑھنے پر **جواب** مشکوۃ شریف کے ۲۶۰ دو سو ساٹھہ صفحہ مین
حدیث ہے انس رض سے کہ کہا انس رض نے مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض و عمر رض شروع
کرتے تھے نماز الحمد للہ رب العالمین سے نکالا اوسکو مسلم نے اور تیسیر الوصول کی ۲۱۸ دوسو اٹھارہ
صفحہ مین انس سے روایت ہے کہ کہا انس نے نماز پڑھی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھہ سو نہین سنا مین نے اون مین سے کسی کو کہ پڑھتا ہو بسم اللہ
روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداود اور مالک اور نسائی نے اور کافی مین ہے
کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے تین چیزین ہین کہ آہستہ نہین کہے گا امام تعوذ اور بسملہ

اور آمین

اور امین اور روایت کیا ابن مسعود نے نہین پکار کر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کو فرض نماز مین اور شرح مختصر الوقایہ مین ملا علی قاری سے ہے اور مسلم کی عبارت مین یہ ہے شروع کرتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو الحمد للہ کے ساتھ اور نہ کہتے تھے بسم اللہ اور ایک روایت مین ہے نہین سنا مین نے اون مین سے کسی کو کہ پکار کر پڑھی ہو بسم اللہ اور روایت کیا اوسکو نسائی اور دار قطنی اور احمد ابن حبان نے سو تھے وہ کہ پکار کر نہین پڑھتے بسم اللہ کو اور اثار طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ ابن نعیم اور مختصر ابن خزیمہ مین ہے آہستہ کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور لمعات التنقیح اور فتح القدیر مین ہے متواتر روایت کی طحاوی نے ابن عباس رضی سے کہ لم یجہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات پکار کر نہین پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو یہانتک کہ وفات پائی اور مسند ابی حنیفہ مین بروایت ابراہیم کے آیا ہے کہ چار اشیا کو آہستہ نماز مین کہنا چاہیے سبحانک اللہم اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور امین اور منیۃ المصلی مین ہے تسمیہ کو بیچ اول ہر رکعت کے کہے احتیاطاً اسواسطے معمول اکثر مشائخ رحمہم اللہ کا یہی ہے مگر تسمیہ اول سورۃ کے نزدیک ابی حنیفہ اور نزدیک ابی یوسف رحمہما اللہ کی نہ پڑھے اور جانا چاہیے اوپر اوس تقدیر کے کہ بسم اللہ داخل قرآن کے نہ ہو تو داخل فاتحہ اور داخل ہر سورت کے بھی نہ ہوگی اور بار بسم اللہ ساتھ مجرور کے ہر مقام مین متعلق ہوگی ساتھ ایسے فعل کے جو مناسب ہو اوس مقام کے ہو اور اسجگہہ ساتھ دلالت مقام ابتدا کے بسم اللہ ابتدئ اور ساتھ دلالت مقام قرات کے بسم اللہ اقرء مقدر رکہین گئی اور بعضے ساتھ طریق بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کے بسم اللہ ابتدائی یا بسم اللہ قراتی مقدر کرتے ہین کلام کو باب حذف مبتدا سے اور جار مجرور کو خبر مبتدا کے کہتے ہین اور اس جملہ فعلیہ کو یا اسمیہ کو ساتھ جملہ اعوذ باللہ کے مربوط بیان قرار دیتے ہین اور بر تقدیر داخل ہونے بسم اللہ کے قرآن مین مبتدا قرآن کے ہو اور مربوط ساتھ اعوذ کے نہ ہو اور ذکر اعوذ کا اول بسم اللہ کے سنت قراء سے اور واسطے آپ تلاوت بہی

Marfat.com

متعلق اقرأ یا ابتدا کے کہین اور بعضی بسم اللہ کان مان کان ویکون مایکون تقدیر کیے
ہین سب چیزون کو ماضی اور مستقبل سے پیوستہ ساتھہ ذکر خدا تعالی کے کرتے ہین اور چونکہ ذکر خدا کا
اہم اور افضل المقاصد ہے اسواسطے عامل اور مبتدا کو موخر مقدر کرتے ہین تاکہ تقدیم ذکر خدا کے
بسبب تعظیم کے جانین **سوال** جبکہ ذکر خدا کا اہم ہے اور مستحق تقدیم کا ہے پہر کسواسطے بیچ اقرأ
باسم ربك . کے موخر کیا **جواب** سورہ اقرأ اول نازل ہوئی اور بیچ اوسکے مقصود
فعل قرات تھا اسواسطے تقدیم فعل کی اہم ہوئی **ترکیب** باسم الله ابتداء ما اتلو یا
اقرأ لا باسم غیرہ ہو معنی یون ہونگے ساتھہ نام اوس خدا کے کہ مہربان اور بخشنے والا شروع
کرتا ہون مین ساتھہ نام دوسرے کے یا ساتھہ نام اس خدا کے کہ صفات اوسکی یہہ ہے پڑہتا ہون مین
نہ ساتھہ نام غیر کے **سوال** بارجار کو کوتاہ لکھتے ہین بار بسم اللہ کو کسواسطے دراز لکھا ہے **جواب**
واسطے تفخیم اور بزرگی کے . اول حروف کتابت قرآنی سے واسطے تعظیم کے ہے بسم اللہ کی کہ
شروع ہے ساتھہ تلاوت آیات فرقانی کے اور اسم نزدیک بصریون کے معتل لام ہے مشتق ہے
سمو سے بمعنے علو کے اور نزدیک کوفیون کے معتل فا ہے مشتق وسم سے بمعنی کی کہ علامت معرفہ
کے ہے اور لفظ اللہ اسم ذات سے اصل مین الالہ تھا بعد ادغام کے اللہ ہوا اور ساتھہ علمیت کے
ملا **سوال** کیا حکمت ہے اسمین کہ اللہ تعالی نے شروع کیا کتاب اپنے ساتھہ حرف بار کے اور
اختیار کیا اسکو سب حرفون پر خصوصاً الف پر کہ گرایا الف کو اسم سے اور رکہا اوسکی جائے پر با کو
بیچ بسم کے **جواب** وس معنون کا اوپر مقدم ہونے با کے قران مین سب حرفون پر حکمت بیچ
شروع کرنے اللہ کے ساتھہ با کی دس معنی ہین **اول** بیچ الف کے ترفع اور تکبر اور درازی
ہے اور بیچ با کے انکساری اور تواضع اور ساقط ہے **فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ** **دوسری**
با ہمیشہ ہوتی مکسورہ پس جبکہ اوسمین ہوا کسرہ اور انکسار صورت اور معنی مین پایا شرف
نزدیکی کا اللہ تعالی سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے **اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ اَجْلِيْ**
اور تیسری با مخصوص بالالصاق اور وصل ہے بخلاف اکثر حروف کے خصوصاً الف کہ حروف

فرع

قطع سے ہے اور **چوتھے** بار مین تساقط او تکسر ہے بیچ ظاہر کے لکن حقیقت مین علو ہمت اور
بلند درجہ کی ہے اور تساقط اور تکسر صفات صدیقون سے ہے اور بیچ الف کے ضد اوسکی ہے
اور بسبب انکسار اور تساقط کے کیا گیا بلند درجہ ساتھہ عطا کرنے نقطہ کے اور نہین ہے یہہ درجے
واسطے الف کے اور علو ہمت اوسکی یہہ ہے کہ جبکہ ظاہر کیا گیا اوسپر نقطہ نہ قبول کیا مگر ایک تو
کہ ہو حال اوسکا مانند حال محب کے کہ نہین قبول کرنا مگر محبوب ایک اور **پانچوین** بار مین صدق
ہے بیچ طلب کرنے قربت حق کے اسواسطے جب کہ پایا درجہ نقطہ کا رکھا اوسکو نیچے قدم اپنے
اور نہ فخر کیا ساتھہ اوسکے اور نہین مناقض ہوتے اوسکو جیم اور یا اسواسطے کہ نقطہ ان دونوں کے
بیچ وضع حرف کے نہین ہے نیچے اونکے بلکہ ہے درمیان مین اون کے اور مقام نقطہ کا نیچے او
وقت اتصال اون دو کے ہے ساتھہ حرف دوسرے کے تاکہ نہ مشابہت ہو ساتھہ خا اور تا کے
بخلاف با کے کہ نقطہ اسکا موضوعہ ہے نیچے اوسکے برابر ہے کہ علیحدہ ہو یا ملی ہو ساتھہ حرف دوسرے کے
اور **چھٹی** الف حرف علہ کا ہے بخلاف با کے اور **ساتوین** با حرف پورا کرنیوالا ہے
متبوع اپنے کو بیچ معنی کے اور اگرچہ تابع ہے صورت مین اس جہت سے کہ مقرر جگہہ اوسکی
بعد الف کے ہے وضع حرف مین اور یہہ ثابت ہے اسواسطے الف بیچ لفظ با کے تابع اوسکا بخلاف
لفظ الف کے کہ با نہین تابع ہے اوسکے اور متبوع بیچ معنی کے اقوی ہے اور **اٹھوان** با حرف عامل
اور متصرف ہے غیر اپنے مین پس ظاہر ہوئی واسطے اسکے اسوجہ سے قدر اور قدرۃ پس لائق اور
سزاوار ہوئی واسطے ابتدا کے بخلاف الف کے کہ وہ عامل نہین ہے اور **نوین** مقرر با حرف
کامل ہے بیچ صفات نفس اپنی کے اس سبب سے کہ مقرر با واسطے الصاق اور استعانۃ اور اضافۃ
کے ہے کامل کرنیوالی واسطے غیر اپنی کے جر دیتی ہے اپنے تابع کو اور کرتی ہے اسم تابع اپنے کو مجرور
متصف ساتھہ صفات نفس اپنی کے اور واسطے اوسکے شان بلند اور قدرت ہے بیچ کامل کرنے
غیر کے ساتھہ توحید کے اور ارشاد کے جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے
ساتھہ قول اپنے کے اَنَا النُّقْطَۃُ تَحْتَ الْبَاءِ مین نقطہ ہون نیچے با کے پس با کے واسطے رتبہ

Marfat.com

دسوین

ارشاد اور دلالت کا ہے اوپر توحید کے اور **دسوین** با حرف شفوی ہے کہلاتا ہے ہونٹھ سا
اوسکے اس طرح کہ نہین کشادہ ہوتا ہے ساتھ غیر اوسکے کے حرفون شفویہ سے اور اسی سبب سے ہوا اول
مونہہ کہلنا عالم ارواح مین دن میثاق کے بیچ عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے ساتھ با کے بیچ
جواب بلیٰ کی پس جبکہ ہوئی با اول حرف کہ بولا ساتھ اوسکے انسان اور کھولا ساتھ
اوسکے منہہ اپنا اور ہوئی مخصوص ساتھ اس معنی کے تو چاہا حکمت خدا نے اختیار کرنا اسکا تمام
حروفون مین سے پس بلند کیا قدر اور مرتبہ اوسکا اور ظاہر کیا برہان اوسکے کو اور کیا اوسکو
مفتاح اور کنجی کتاب کریم اپنے کی اور مبدا کلام اور کتاب اپنے کا تعالیٰ و تقدس نے اسیطرح
ہے تاویلات نجمیہ مین اور نام اللہ کا اسم اعظم ہے **سوال** شرط اسم اعظم کی تو یہہ ہے جو دعا
کرے اللہ سے ساتھ اوسکے قبول ہوتی ہے اور جو مانگا جائے ساتھ اوسکے دیا جاتا ہے
پس ہم دعا کرتے ہین ساتھ اسکے اور سوال کرتے ہین پس نہین دیکھتے قبولیت کو اکثر اوقات ؎
جواب واسطے دعا کے شرائط اور آداب ہین نہین قبول ہوتی دعا مگر ساتھ اوسکے جیسا کہ
واسطے نماز کے شرائط ہین اول شرائط سے درست کرنا ہے باطن کا ساتھ لقمہ حلال کے منقول ہے
دعا کنجی آسمان کی ہے اور دندانہ اسکا لقمہ حلال ہے اور آخر شرائط مین سے اخلاص اور حضور قلب ہے
جیسا کہ کہا حق سبحانہ و تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک مین فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ پس بغیر حرکت انسان کی زبان سے اور پکارنا بغیر حضور دل کے مانند ولولہ چوکیدار
کی ہے ہر گز جب کہ ہو دعا ساتھ حضور قلب کے پس قلب حاضر جو ہے حضور کے شفیع ہوتا ہے ؎
واسطے اوسکے **سوال** فرق درمیان دعا اور سوال کے کیا ہے **جواب** دعا وہ ہے جسمین طلب نہ
ہو جیسا کہ کہوے یَا اللّٰهُ یَا رَبِّ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اور سوال وہ ہے کہ جسمین طلب ہو
جیسا کہ کہوے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نزہۃ المجالس مین ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے بہت ذکر کیا اللہ کا دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین شب معراج مین ساتھ ایک آدمی کے کہ پوشیدہ تھا نور عرش مین

کہ دیکہا

کہا مین نے یہہ کون ہے کیا فرشتہ ہے کہا نہین کہا مین نے نبی ہے کہا نہین پھر پوچھا مین آیا یہہ کون
ہے کہا آدمی ہے کہ تھی دنیا مین زبان اسکی تر ساتھہ ذکر اللہ کے اور دل اسکا متعلق ساتھہ مسجد کے

حکایت تفسیر اسرار الفاتحہ مین ہے جو کہ تالیفات سے ملا معین رحمہ اللہ کی ہے کہ حضرت موسی علی
نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ایک روز کوہ طور پر رو رو کر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کہ اس اثنا مین گذر ہوا وہان حضرت خضر علیہ السلام کا
انہون نے یہہ دعا سنکر فرمایا کہ ای موسی علیہ السلام کیا فضیلت دیکھی تونے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا دیکھا مین نے توریت مین کہ جو کوئی امت مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرے نصف شب ساتھہ
نام اللہ کے اور کہوے اللہ اللہ اور میری امت سے تمام عمر مشغول رہے ساتھہ عبادت خدا کے
نہ پوچھیگا وہ ثواب کو امۃ محمد کے جو کہ ذاکر ہو آدھی رات کا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہہ دو نو صفتین
خدا کی مذکور ہوئین واسطے مدح اور ثنا کے اور مشتق ہین رحمت سے ساتھہ معنی ارادہ فیض اور
نعمت کے اسواسطے رحمت لغت مین ساتھہ معنی رقت قلب کے ہے اور یہہ لایق نہین صفات خدا کے
اسواسطے رحمت خدا کے وصف مین ساتھہ معنے ارادت فیض کے لگتی ہے اور ساتھہ معنی ارادت انعا[م]
گمان کیا ہے اَلرَّحْمٰنُ ہی بسبب غلبہ کے عَلَم ہوا ہے خدا کا اور غیر خدا پر اطلاق اوسکا نہین آیا
اسی سبب سے قرآن مین بیچ آیۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الاٰیۃ کے بیچ دعوت کے قرین
اور نزدیک نام اللہ کے ہوا اور امر دعوت مین ساتھہ اسم اللہ کے پیوستہ ہوا مگر اطلاق رحیم کا
مخصوص ساتھہ خدا کے نہین ہوا مانند عظیم اور کریم کے اطلاق اوپر غیر خدا کے بھی آیا ہے بیچ وصف
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ
عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور بیچ صفت اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کے رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ
واقع ہوا بیچ تفسیر بحر المواج کے لایا ہے کہ خاص خدا کے تین ہزار نام ہین ہزار نام **فرشتہ**
جانتے ہین اور ہزار نام **انبیا** جانتے ہین اور ہزار نام بیچ کتابون **خدا** کے نازل ہوئے
تین سو **توریت** مین اور تین سو **انجیل** مین اور تین سو **زبور** مین اور ننانوے

Marfat.com

قرآن مین ساتھ علم مومنون کے متصل ہوئے اور ایک مخزون اور مکنون اور پوشیدہ ہے
کہ ساتھ علم خدا کے مقرون ہے معنی تین ہزار اسم کے بیچ تین اسم مذکورکے ہین اور دعا کرنے اللہ سے
ساتھ ان تینون اسمون کے بمنزلہ دعا کرنے تین ہزار نام خدا کے ہین بعضے مشایخ بعد نماز عصر کے
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کا ورد غروب آفتاب تک کرتے ہین حاصل کرنے فضیلت کے ساتھ
ان اسماء شریفہ مذکورہ کے **لطیفہ** شروع کیا اللہ نے کتاب اپنی کو ساتھ تین نامون کے اور خلقت
بھی تین قسم کی ہین **ظالم** اور **مقتصد** اور **سابق** پس بسم اللہ واسطے سابقین کے اور
رحمن واسطے مقتصدین کے اور رحیم واسطے ظالمین کے **فائدہ** وحی کی اللہ نے طرف موسیٰ علیہ السلام
معزز بین نے بزرگی دی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تین نامون اپنے کے فرمایا یا رب وہ
کون سے نام ہین فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور تھا پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک شخص
اندھا پس کہا یا رب بطفیل ان نامون اپنے کے دے مجکو روشنی آنکھ کی فی الفور برکت سے ان
نامون کے روشن کی اللہ نے آنکھین اسکی **سوال** کس واسطے مکرر کیا رحمن رحیم کو فاتحہ مین اور حالانکہ
بسم اللہ ایک آیۃ ہے فاتحہ سے نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ کے **جواب** تفسیر نیشاپوری مین ہے
کہ ذکر کرنا فاتحہ مین تاکید ہے واسطے رحمت کے اور عنایت ہے ساتھ اسکے اور باوجود اسکے لایا بعد
اوسکے قول اپنا مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تاکہ مغرور نہ ہون لوگ پھر نقل کیا فرق درمیان رحمان اور
رحیم کے ایک جماعت علماء سے کہ کہا ضحاک نے رحمن ساتھ اہل آسمان کے اور رحیم ساتھ اہل زمین کے اور
کہا عکرمہ نے رحمن ساتھ ایک رحمت کے ہے اور رحیم ساتھ سو رحمت کے اور کہا ابن المبارک نے رحمن
وہ ہے کہ جب سوال کرے اوسے دیتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر نہ مانگے اس سے خفا اور غصہ ہوتا ہے
اور تفسیر قرطبی مین ہے رحمن واسطے اوسکے جو ایمان لایا اور رحیم واسطے اوسکے جو تائب ہوا گناہ سے
اور بعضون نے کہا رحمن رحیم انعام بعد انعام ہے اور دیکھا تفسیر رازی مین رحمن وہ ہے جو کہ
پیدا کرتا ہے ایسی چیز کو جو خارج ہے مقدور جن و بشر سے اور رحیم وہ ہے جو پیدا کرتا ہے اسکو
جو قدرۃ رکھتا ہے بندہ بھی اوسپر پیدا کرنے جنس اسکی کے **حکایت** معتبر ایک آدمی کی مرنے کے

الذی

Marfat.com

وقت کہ نام اسکا علقمہ تھا اور صحابی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رفتہ رفتہ یہہ خبر حضرت کو
پہنچی کہ علقمہ کئی دن سے حالت نزع مین گرفتار ہے زبان اسکی گویائی سے بند ہے یہ خبر سنتے ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھا کہ علقمہ بیہوش ہے اور سخت سکرات مین ہے پوچھا یہہ
شخص نماز پڑھتا تھا لوگون نے کہا ہان پھر حضرت نے پوچھا روزہ رکھتا تھا کہا ہان پھر پوچھا اسکا کوئی
خویش ہے کہا بوڑھی مان ہے حضرت نے اسکو بلوایا اور پوچھا ای بڑھیا تیرا بیٹا حالت سکرات مین
ہے تو اسوقت کیون الگ ہے بولی یا رسول خدا اسکا نام مت لیو میرا کلیجہ جلتا ہے اسنے مجھے
بہت ستایا ہے یہان تک کہ ایک طمانچہ ایسا زور سے مارا کہ میری آنکھہ ترچھی ہوگئی ہے
مین اسکا منہہ دیکھنے کو نہین چاہتی سنتے ہی حضرت نے اسکی چارپائی اٹھوا منگائی اور فرمایا
حضرت نے یہ تیرا بیٹا ہے اسوقت اسکو معاف کر اسنے کہا مین نہین معاف کرتی بس یہ سنتے ہی
حضرت نے حکم دیا لکڑیان جمع کرو جلانے کو اسکی مانے جب سنا تو پکاری یا رسول اللہ مینے نو مہینے
پیٹ مین رکھا اور دو برس تک دودھ پلائی اور بڑی محنت سے پرورش کی کیا تمہارے جلانے کو
اولاد کی محبت نے جوش کھایا اور روئی اور فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنے بیٹے کو
معاف کی اور بخش دیا اسی وقت زبان علقمہ گویا ہوئی اور پڑھا اس کلمہ کو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٭ تنبیہ
جبکہ حضرت کے صحابی کا یہہ حال ہو بسبب ناراض ہونے ماکے پس اس زمانے کی اولاد کا کیا حال ہوگا
جو کہ طرح طرح کی نافرمان برداری اور زبان سے بد بولنا والدین کو اور مار دھاڑ کرنا اور گالی گلوج
دینا آخر کو سب پیش آتا ہے معاذ اللہ اللہ تعالی بچاوے تمکو اور ہمکو ان نافرمانیون کی صحبت سے
اور اللہ تعالی تمکو ہمکو اپنے حبیب کی طفیل سے والدین کی اطاعت اور فرمان برداری
نصیب کرے آمین   کہا نیساپوری نے رحمن لفظ خاص ہے نہین کہا جاتا ساتھہ اسکے
نام سوا اللہ کے اور عام ہے معنی مین اسواسطے عام مخلوقات اپنے کے کیا یہود کیا نصاری کیا
مجوس کیا نیک کیا بد سب کو پرورش کرتا ہے ساتھہ رزق اپنے کے اور رحیم لفظ عام ہے

Marfat.com

اسواسطے نام رکھا جاتا ہے ساتھ اسی اسم کے سوا اللہ کے ہی مانند اسی عورت مذکورہ کے کہ
تھی رحیمہ اوپر فرزند اپنے کے اور نہ تھے رحمانہ اور خاص ہے معنی مین ساتھ آخرت کے پس نہین
رحم کریگا آخرت مین مگر مومنین کو **سوال** الرحمن اسم اعظم اور بڑا ہے کہا ابن عربی نے یہ نام
اللہ کا اسم اعظم ہے پس کسواسطے ذکر کیا بعد عظیم کے ادنی کو اور حالانکہ عادت ہے تدریج کی ادنی
سے طرف اعلا کے **جواب** جو عظیم الشان اور عظیم القدر ہو نہین طلب کی جاتی اوس سے کوئی
شی حقیر جیسا کہ حکایت ہے بعضون سے کہ طلب کی کسی نے کسی عظیم الشان سے تہوڑی شی
اسکے جواب مین اسنے کہا کہ جا یہ حقیر چیز کسی حقیر آدمی سے مانگ پس لازم ہے انسان کو کہ غور کرے
اور سونچے کہ وہ مالک الملک بندہ نواز فرماتا ہے جب کہ مین قصر کرتا فقط اوپر ذکر رحمن کے تو البتہ
شرم اور حیا آتی تجکو طلب کرنے سے میرے پاس مقصد اعلی اور ادنی اور جب تجکو معلوم ہوا اور
جانا کہ وہ رحمن ہے پس طلب کر میرے سے بڑے بڑے کام اور مقاصد دلی جیسا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مانگو اللہ سے مانگنا فردوس پس مین رحیم بھی ہون پس مانگو مجھسے
اگرچہ ہو نمک کھانیکا کہا نزہۃ المجالس مین جب کہ ہوا نمک حقیر بیچ طلب کرنے کے اور حالانکہ تحقیق
روایت کی ابن ماجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے سردار تمہارے سالن اور کھانیکا
نمک ہے کہا علمانے سردار چیزون کا وہ ہے جو کہ درست کرتا ہے اور سوانرتا ہے چیزون کو یہانتک
کہ وہی نمک سونے کو زردی زیادہ کرتا ہے اور چاندی کو سفیدیکا ور دفع کرتا ہے اور کاٹتا ہے
بلغم کو سینہ سے اور ریاح کو دور کرتا ہے اور فایدہ دیتا ہے درد دل کو اور کاٹتا ہے خفر کو دانتون سے
جبکہ چبا وے تو اسکو ساتھ تھوڑی شکر کے اور دور کرتا ہے زردی کو منہہ اور چہرے سے اور صاف
کرتا ہے رنگ کو اگر استعمال کرے صبح کو اور اگر رکہے آگ پر ساتھ سرکہ کے پھر رکہے منہہ مین اور ملے
دانتون پر فایدہ بخشتا ہے داڑہ کے درد کو اور مفید ہے واسطے ورم بلغمیہ کے جو کہ عارض ہوتی
ہے استسقا مین اور منافع اسکے بیشمار ہین لیکن اسمقام مین اتنا ہی ذکر کفایت کرتا ہے **لطیفہ**
جبکہ لکھتا ہے آقا اپنے غلام کو خط اور کتاب معلوم کرتا ہے رضامندی اور غصہ کو عنوان خط سے

اور اللہ

Marfat.com

اور اللہ نے کیا عنوان کتاب اپنے کا بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور نہ کہا بسم اللہ الجبار القہار
پس جانے گئے ساتھ اسکے رضا اوسکی **مسئلہ** بیچ کفایہ شعبی کے ہی کہ وصیت کی ایک
شخص نے اپنے بیٹے کو کہ جب مین مرون او اغسل دیا جاؤن اسوقت لکھہ تو پیشانی جبین اور سینہ
میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پس وہ بیٹے باپ کی وصیت بجا لایا بعد چند روز کے باپ کو خواب مین
دیکھا اور پوچھا کیا حال ہی باپ نے کہا ای میرے بیٹے جسوقت کہ تونے رکھا مجکو قبر مین آئے
میرے پاس دو فرشتے عذاب کے اور مہیب شکل جبکہ دیکھا انہون نے میرے سینہ پر اور پیشانی پر لکھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اُن فرشتون نے **اَمِنْتَ مِنَ الْعَذَابِ** امن مین آیا تو عذاب سے اور
دربیان شرح منیۃ المصلی کے نقل کیا کہ اگر لکھا جاوے عہدنامہ اوپر کفن میت کے امید ہی کہ بخشے
اسکو خدا یتعالیٰ اور ایسا ہی نقل کیا کشف الغطاء وغیرہ مین اور تحقیق کی اسکی مین نے تلک عشرۃ کاملۃ
مین ساتھ بسط کے جسکو چاہے زیادہ دریافت کرنا رجوع کرے طرف اسکے **فائدہ** جب کہ ہوگا
دن قیامت کا تولے جاوینگے اعمال اس امت مرحومہ کے پس زیادہ ہوگی درجے مین اور وزن
مین ایک رکعت دوسرے لوگونکی ہزار رکعت نماز پر پس تعجب کرین کے اہل محشر یہ کیا رتبہ ہی تو پس
سنایا جاویگا کہ نماز مین انکے تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ای ابا ہریرہ جب کہ وضو کرے تو پس کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مقرر کراما کاتبین لکھتے ہین واسطے
تیرے نیکیان یہانتک کہ تو فارغ ہو وضو سے اور جب کہ جاوے تو اپنی اہل کے پاس پس کہہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم مقرر لکھتے ہین تیرے واسطے نیکیان کراماً کاتبین جب تک غسل کرے تو
اور اگر پیدا ہوا ایسی صحبت سے بیٹا یا بیٹی لکھی جاتی ہین واسطے تیرے نیکیان بے شمار یہان تک کہ وہ
بچون کی اولاد در اولاد جو سانس انکے منہہ سے آتی جاتی ہی ہر سانس کے بدلے نیکی یا ابا ہریرہ جب کہ
سوار ہو تو دابہ پر یعنے کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ ہی لکھتے ہین واسطے تیرے
شمار پر ہر قدم کے نیکی **نقل** ہے نمرود کی بدان معجمہ کے بیٹی نے نمرود کو کہا ای باوا جان تو حکم دے مجکو کہ
دیکھون مین ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین صحیح اور سلامت اس پاک بے نیاز کے نام کی برکت سے صحیح

Marfat.com

وسلامت دیکھا ابراہیم کو پوچھا اے ابراہیم کسواسطے نہ جلایا تجکو آگ نے کہا ابراہیم نے جبکی زبان پر
جاری بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دلمین ہو معرفت الہی پس نہین جلاتی آگ اُسکو پس یہ سُنتے ہی نمرود کی
بیٹی نے کہا اے ابراہیم کر مجھے تلقین اپنی دین وایمن سے حضرت نے فرمایا کہہ تو لا الہ الا اللہ ابراہیم
رسول اللہ پس کہا اوسنے صدق دل سے پڑھتے ہی آگ سرد ہوگئی بعد اسکے گئی اپنے باپ کی طرف
اور بیان کی یہ حالت اور کیفیت سُنتے ہی حکم کیا اوسکو عذاب کرو سخت عذاب پس حکم کیا اللہ تعالی نے
جبرئیل علیہ السلام کو پکڑنے کا اور رکھا بیٹی نمرود مسلمہ کو ابراہیم کے پاس اللہ تعالی نے نکاح کروایا انکے بیٹے
ساتھ اور پیدا ہوئے اوس سے بیس ۲۰ نبی ۔ اور دیکھا مین نے بیچ نزہتہ کے کہ نقل کی اسنے
عرایس ثعلبی سے کہ ابراہیم نے پائی آگ مین نہر پانی کی اور کلا بکا پھول اور نرگس کا پھول اور اسوقت
عمر تھی حضرت کی سولہ ۱۶ برس کی کہا ابراہیم علیہ السلام نہین تھا مین بیچ کسی دنون کے ساتھ بہتر
نعمت کے دونو وقوع نار سے کہا سدی نے رہے آگ مین حضرت ابراہیم سات دن ۷ اور بعضاون نے
کہا چالیس دن **فواید** اول آیا حدیث مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونگو تم پھول نرگس کا
اسواسطے کہ نہین کوئی بندہ مگر بیچ سینہ اور دل کے وہ برص یا جنون یا جذام کا نہین دفع کرتا اوسکو مگر سونگنا پھول
نرگس کہ کہا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا سونگو تم
جس دن مین ایک وقت یا ہفتے مین ایک وقت یا مہینے مین یا برس مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار
پس مقرر دل مین ایک دانہ ہی جنون سے یا جذام سے یا برص سے نہین دفع کرتا اسکو مگر سونگنا
نرگس کا نقل کیا اوسکو حافظ ابو عبد اللہ محمد جزری بن معری نے ساتھ سند اوسکے کے علی سے
فرمایا نزہتہ النفوس مین سونگنا اوسکا نفع دیتا ہے دردسر کو جو ہو بلغم سے کہا جالینوس نے روح کی
غذا بدن کی ہے اور نرگس غذا روح کی **فائدہ** دوسرا بہترین بہتر سب پھولون مین پھول گلاب کا ہے
اور اس پھول کو سب پھولون پر سرداری اور بادشاہت ہے وضع برابر رنگت مین اور خوشبو مین
اور سب سے فایدہ زیادہ رکھتا ہے مثلا خفقان کے واسطے سونگنا اور اسکا عرق پینا صاف کرتا ہے اور
اور ڈالنا اسکا ناک مین قطع کرتا ہے رعاف کو یعنے نکسیر اور سونگنا اسکا مسکن ہے حرکتہ صفرا کو اور تقوی

Marfat.com

ہے اعضا باطنہ کو حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اللہ نے بو اسکو
واسطے انبیا کے اور جو چاہے کہ سونگے بوئے انبیا کی تو سونگین وردا حمر کو اور جسنے سونگا
وردا حمر کو اور نہ پڑہا میرے پر درود پس تحقیق ظلم کیا اوسنے مجپر **فائدہ** تیسرا یہہ کہ جب قریب
المرگ ہوتا ہے عارف آتا ہے ملک الموت اوسکی منہہ کیطرف سے پس دفع کرتا ہے ذکر
پہر آتا ہے ہاتون کی طرف سے پس دفع کرتا ہے اوسکو صدقہ پہر آتا ہے پیرون کی طرف سے
پس دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا واسطے نماز کے طرف جماعت کے پس کہتا ہے اللہ تعالی
لکہہ نام میرا ہتیلی پر اپنے اور دکہلا اوسکو پس لکہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جبکہ دیکہتی
اسکو روح مومن کی طایر ہو جاتی ہے بسبب شوق کے طرف رب اپنے کے اور ایک روایت مین
ہے کہتی ہے روح بندہ کی ملک الموت کو تونے قرار دیا ہے مجکو اس بدن مین کہتا ہے نہین پھر کہتی
ہے نہ نکالیگا مگر جسنے قرار دیا مجکو اسمین پہر ملک الموت کہتا ہے مین بہیجا ہوا ہون اوسکا پہر
کہتا ہے بندہ لایا ہے تو کوئی علامۃ اور نشانی پس کہتا ہے اللہ تعالی لے ایک سیب جنت سے
پہر لیتا ہے ایک سیب کہ ہوتا ہے لکہا اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جسوقت دیکہتے ہی اوسکو روح
بندہ کی پرواز کرتی ہے واسطے شوق طرف جنت کے کہا عجائب المخلوقات مین سونگنا پہول
سیب کا مقوی ہے دماغ کو اور کہانا اوسکا مقوی قلب ہے اور عرق نچوڑا اسکے نافع ہے زہر کو تعنی
دافع ہے **حکایت** ایک یہودی تہا اور عاشق تہا ایک یہودنی پر یہانتک کہ اوسکے عشق مین
کہانا اور پینا ترک کیا پہر آیا خدمت مین شیخ عطا اکبر کے لکہی آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور نگلوا دیا
اوسکو پس کہا یا شیخ المسلمین معتبر پڑا اوپر دل میرے کے ایک نور کہ ہلا دیا مجکو اوسنے عورت کو اور ڈال
دی میرے دل مین محبت اسلام کی مین پڑہتا ہون اور گواہی دیتا ہون ساتہہ کلمہ شہادت کے ؛

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پس سنا اوس عورت نے یہہ قصہ پس آئی طرف شیخ کے اور کہا یا امام المسلمین مین وہ عورت معشوقہ ہون
یہود کی اور تحقیق دیکہا مین نے خواب مین کہ کہنے والا کہتا ہے اگر چاہتی ہے تو جنت تو جا تو طرف شیخ

Marfat.com

عطا کے پس کہا اوسکو کہہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکارا اسکو ہاتف نے پڑھنے والے بسم اللہ کے
دریا تجکو جو دیکھا تو نے پھر کہا اوس عورت نے یا رب اسالک بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ان تدخلنی
الجنۃ مانگتی ہون اور سوال کرتی ہون تجھسے کہ بطفیل بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہہ کہ داخل کرے تو مجکو
جنت مین پس فی الحال گری اور جان دی کہا نسفی نے پکڑین گے دن قیامت کے بندے کو زبانیہ پس کہا جاویگا
انکو پھیرلاؤ اوسکو پھر دیکھے گین تمام اعضا اوسکے زبانیہ پاوین گے اسمین کوئی نیکی پس کہا جاویگا واسطے اوسکے
نکال اپنی زبان پس ہوگا اوپر زبان اسکے کے لکھا ہوا ساتھ خط سفید کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
پس کہا جاویگا واسطے اون کے تحقیق بخشا مین نے تجکو **فائدہ** کہا ابن مسعود نے جو چاہے کہ نجات دیوے
اوسکو اللہ تعالیٰ انیس ۱۹ زبانیہ دوزخ سے پس کہوے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسواسطے حروف
بسم اللہ کے انیس ۱۹ ہین اور کہا درۃ الواعظین مین کلمہ بسم اللہ کے چار ہین اور گنہ بھی چار ہین
گنہ رات کی اور گنہ دن کی اور گنہ ظاہر اور پوشیدہ پس جسنے کہا ان چار کلمون کو مٹا تا ہے اللہ
ان چارون گناہون کو اسکے اور **روایت** ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پردہ درمیان آدمی کی آنکھون کے اور جن کے جسوقت کہ اتارے تو کپڑے اے بنی آدم کہہ تو بسم اللہ
الرحمن الرحیم * کیا فخر الدین رازی نے ایک **اشارہ** ہے اسمین جب کہ ہوا حجاب واسطے تیرے ایسی
شے یہہ اسم دنیا مین مقابلہ مین تیرے دشمن کے پس کیا نہ ہوگا حجاب درمیان تیرے اور درمیان زبانیہ
دوزخ کے * **حکایت** گذرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوپر ایک مرد کے کہ وہ سانپ پکڑتا تھا اتفاقاً
سانپ نے عرض کی یا نبی اللہ منع کرو اس شخص کو کہ نہ پکڑے سانپ کو کیونکہ میرے بین زہر قاتل بھرا ہوا ہے
یہ سنتے ہی عیسیٰ نے منع کیا نہ مانا اسنے پھر بعد چند ساعت کے گذرے طرف اسکی عیسیٰ علیہ السلام کہا اوسنے
یا نبی اللہ نہ غالب ہوا مین اسپر ساتھہ قوۃ کے اور زہر کو میرے باطل کیا اسنے ساتھہ برکت بسم اللہ
الرحمن الرحیم کے * **فائدہ** کہا نسفی نے جب کہ نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم آدم علیہ السلام پر کہا
آپ نے خوف نہ ہوا مین ذریتہ اپنے سے یہہ کہ نازل ہوا ان پر عذاب اور جب وفات پائی آدم علیہ السلام نے
اوٹھگئی بسم اللہ الرحمن الرحیم * پھر نازل ہوئی نوح علیہ السلام پر پس نجات پائی ساتھہ بسم اللہ کے غرق

فائدہ
روایت
اشارہ
حکایت
فائدہ

اونوح

Marfat.com

ہونے سے پھر اوٹھ گئی بعد وفات اون کے پھر نازل ہوئی ابراہیم علیہ السلام پر واسطے
سرد کرنے آگ کے اور رکھنے کو انکو سلامت پھر اوٹھ گئی اور پھر نازل ہوئی موسیٰ پر پس سلامت گذرے دریا سے پھر اوٹھ
گئی اور پھر نازل ہوئی سلیمان علیہ السلام پر واسطے قایم کرنے ملک اور انکی سلطنت کو پھر اوٹھ گئی اور نازل ہوئی عیسیٰ علیہ السلام پر
وحی کی اللہ نے طرف عیسیٰ علیہ السلام کے مقرر نازل کی مین نے تیرے پر آیۃ امان کی جب کہ
اوٹھایا اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر پھر نازل کی اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک پس جبکہ ہوگا دن قیامت کا لیویگا مومن کتاب اپنی کو
سیدھے ہاتھہ مین اور کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس اچانک وہ اعمال نامہ درسفید ہوگا ایسا
کہ نہ ہوگی اوسمین کوئی چیز پس کہا جائیگا مقرر تھی یہہ کتاب بھری ہوئی بدیون سے لیکن مٹایا
ان بدیون کو بسم اللہ الرحمن الرحیم نے اور کہا قرطبی نے بسم اللہ خصائص اس امت سے ہے
اور بیچ تفسیر رازی کے ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آگاہ ہو اور خبر دیتا ہون مین تم کو ساتھہ ایسے آیۃ کے کہ نہین نازل ہوئی بعد سلیمان کے کسی پیغمبر پر
سوا میرے کہا مین نے فرمائے یا رسول اللہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے
کہا رازی نے اتفاق کیا علمانے اسپر کہ مستحب ہے یہہ کہ نہ شروع کرے کسی عمل کو اعمال سے
مگر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہان تک حکم ہے کہ دائی بھی جبکہ پکڑی بچے کو کہوے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ...... **حکایت** نقل ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام نے
بھیجا ہدہد کو طرف بلقیس کے پوچھا پرندون نے ہدہد کو تو کیونکر اکیلا جائیگا پس ہدہد نے جواب دیا
سنو بھائیو جبکہ میرے ساتھہ ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس مین نہین ڈرتا کسی سے پس رکھا اللہ نے
اسکے سر پر تاج قیامت تک اور گذرا چار ہزار شکاریون پر کہ وہ مارتے تھے بندوقین برکت سے
بسم اللہ کے اور جب کہ لکھا سلیمان علیہ السلام نے بسملہ کو طرف بلقیس کے دیا اوسکو
اللہ نے ملک بلقیس کا اور نیچے ہاتھہ بلقیس کے بارہ ہزار قاعدہ تھے اور تابع ہر قاعدہ کے ایک لاکھہ
مقاتل تھے اور تھا اوسکا بڑا ایک تخت کہ درازی اوسکی اسّی گز کی اور عرض بھی اتنا اور بلندی

Marfat.com

بھی اتنی تھی **نقل** ہے بعضے قضات سے کہ آیا ایک طرف اوسکے قصیہ کہ اوسنے بھلا دی
بسم اللہ کہا قاضی نے بھلایا تمنے اللہ کو پس بھلایا تمکو اللہ نے یعنے منہ دیا سایل کو کچھ **سوال**
کیون مقدم کیا سلیمان نے اپنے نام کو اوپر نام اللہ کے **جواب** اسمین کئی وجہ ہین **اول**
تھی بلقیس ظالمہ جبارہ واسطہ خوف شتم اور گالی دینے اوسکی کے مقدم کیا نام اپنے کو اوپر نام
اللہ کے **دوسری** وجہ یہہ کہ دیکھا بلقیس نے خط اوپر تکیہ اپنے کے اور حالانکہ نہ تھی کسی کو اوپر
اسکے راہ اور دیکھا ہد ہد کو جاتا یہہ خط سلیمان کیطرف سے ہے اور کہا **اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ**
جب کہ پڑہا اوسکو پائی اوسمین بسم اللہ پس قولہ انہ من سلیمان کلام بلقیس سے ہے نہ کلام سلیمان
تیسری وجہ شاید سلیمان نے لکھا ہوگا لفافہ پر انہ من سلیمان اور اندر خط مین لکھا ہو
بسم اللہ الرحمن الرحیم جیساکہ عادت اور معمول ہے جب لیا بلقیس نے پڑہا لفافہ اوسکا اور جب کہ کھولا
اوسکو پڑہی بسملہ اور دیکھا مین نے تریہتہ ہین کہ **نقل** کیا شمس المعارف سے جو لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
چہہ سو بار اور رکھے پاس اپنے دیگا اللہ اوسکے ہیبت دلو بندون مین اور جبکہ بہیجا اللہ نے
موسی علیہ السلام کو طرف فرعون کے اور دعا کی اوپر اسکے مددکی اور کہا اللہ تعالی نے اے موسی تو دیکھتا
ہے طرف کفر اوسکی کے اور مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کے جو لکھی ہے اوپر دروازہ اوسکی کے اور یہہ
مقرر جبرئیل علیہ السلام نے لکھی اوپر دروازہ قلعہ اوسکی کے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بیچ تفسیر رازی کے
ہے مقرر فرعون نے لکھی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دروازہ پر اپنے قلعہ کے پہلے دعوی کرنے خدائی کے
لطیفہ جب کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے غرق کرنے کو قوم نوح علیہ السلام کی کہا لکھہ کشتی پر اپنے
بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اور نہ لکھہ الرحمن الرحیم اسواسطے رحمت اور عذاب نہین
جمع ہوتے کہا ضحاک نے جب کہتے تھے نوح علیہ السلام بسم اللہ مجریہا چلتی تھی کشتی اور جب کہتے تھے مرسیہا
ٹھہر جاتی تھی اور تھی ساتھہ نوح علیہ السلام کی دو مہریں روشن ایک مکان سورج کی اور دوسری بیچ
مکان چاند کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک تھا سفید مانند دن کے اور دوسرا تھا سیاہ مانند
سیاہی شب کے اور معلوم کرتے تھے وقت نماز کا جبکہ شام ہوگئی غالب ہوجاتی اسپر سیاہی اور

پھر جو داخل ہوا ہے کشتی مین گدہا تھا کہ پکڑے تھا اوسکو ابلیس کہا قرطبی نے بیچ تفسیر اپنی کے
کہا ازہری نے اور یہہ بعید ہے اسواسطے کہ جسم ابلیس کا ناری ہے پس کیونکر بہاگتا غرق ہونے سے
اور نہی وارد ہوئی اسمین کوئی حدیث صحیح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امان امت پر
میری جب کہ سوار ہون کشتی مین اسوقت کہنا بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الرَّحْمٰنِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کا ہے اور بستان
الواعظین مین جو کہ تصنیف ہے ابن جوزی کی **نقل** ہے حضرت حسن بصری سے کہا نہین کوئی بندہ بندون سے
دفن کیا جاتا ہے قبر مین داخل ہوتا ہے اسپر ایک فرشتہ سات دوات اور قلم اور کاغذ کے پس کہتا ہے لکھ
اپنا عمل پس لکہتا ہے عمل اپنا اگرچہ نہ ہو لکھنے والا پس اگر ہوگا نیک اول شروع کریگا لکھنا ساتھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ حکم اللہ تعالی کے پس امن پاویگا عذاب قبر سے **حکایت** اگر بعضے
صالحین نے داخل ہوا مین اوپر ایک بھائی اپنے کے درحالت کہ تھا وہ نشہ مین پس مارا مین نے اسکو
پس وہ مارے غصے کے بیہوشی سے پانی مین گر پڑا اور مر گیا آخر کار اسکو پانی سے نکال کر اسکو دفن
کیا اول شب اس شخص کو مین نے جنت مین دیکھا تو پوچھا کہ تیرا مرنا حالت نشہ مین ہوا اور درجہ تجھے
ایسا ملا اسکا کیا سبب ہے کہا اس شخص نے سچ ہے لکن جب کہ نکلا مین تیرے پاس سے پایا
مین نے ایک ورقہ لکھا ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا
پس اوٹھا کر واسطے تعظیم نام خدا کے جب داخل ہوئے قبر مین منکر نکیر اور سوال کیا مجھسے مین نے انکو
جواب دیا کہ جس کے حکم سے تم سوال کرتے ہو اسکا نام عظیم الشان میرے پیٹ مین ہے پس ندا ہوئی غیب سے
اور آواز آیا اے فرشتو خبردار یہہ بندہ میرا صادق ہے اور سچا ہے یقین کرو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے طفیل مین نے
اسکو بخشا **حکایت** تہا مکہ مین ایک شخص صایم الدھر اور اسی دایم الصوم مین کسی نے اسکو روزہ افطار
کرتے اور سحر کو کہاتے نہ دیکھا اور نہ پانی پیتا مگر وقت افطار کے جیب سے ایک پرچہ کاغذ کا نکال کر دیکھنا
یہہ اسکی عادت تھی اتفاقاً وہ شخص مر گیا جب غسال نے کپڑے اتارے جیب سے اسکے ایک پرچہ کاغذ نکلا

Marfat.com

اسمین لکھی ہوئی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پس تعجب کیا لوگون نے اور متحیر ہوئے اسی اثنا مین
ہاتف غیبی نے آواز دیا مت تعجب کرو مین نے پرورش کیا اسکو برکت سے تسمیہ کے اور بخشا مین نے
اسکو ساتھہ رحمانیہ کے اور توفیق دی اسکو مین نے ساتھہ رحیمیہ کے **مقولہ** کہا ابن عطا نے بیچ اسم
رحمان کے عون اور نصرت ہے اور بیچ اسم رحیم کے محبت اور مودۃ ہے **فائدہ** لکھہ واسطے
رونے بچے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم وخشعت الاصوات للرحمن بسم اللہ الرحمن الرحیم
الیوم نختم علی افواھہم **فوائد اول** پیدا کیا اللہ نے قلم کو موتی سفید سے کہ تہا
طول اوسکا پانچ سو ۵۰۰ برس کا اور نکلتا تھا اوس سے نور جیسا کہ حال اس زمانے مین قلم کے منہہ سے
سیاہی نکلتی ہے پھر حکم کیا اللہ نے اوسکو لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر لکھا اوسکو ننانوے برس مین
اور دیکھا مین نے تفسیر روح البیان مین اور اسرار الفاتحہ اور نزہۃ المجالس وغیرہ مین کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے شب معراج مین ایک قبہ سفید موتی کا کہ تھا دروازہ اسکا سونے کا
اور قفل سونے کا ایسا کہ اگر جن اور انس سب مل کر بیٹھین اوس قبہ پر البتہ معلوم ہون مانند چڑیا کے
اوپر پہاڑ کے پس ارادہ کیا مین پھر آنے کا اودھر سے پس کہا قائل نے کیون نہین داخل ہوتا اسمین کہا
اسواسطے کہ یہ مقفول ہے یعنے قفل لگا ہے کہا قائل نے کنجی اسکی تیرے پاس ہے کہہ تو بسم اللہ
الرحمن الرحیم بحکم اسکے پڑہا وہ قفل کھل گیا جب مین اندر گیا دیکھا تو اسمین چار نہرین جاری ہین ایک
نہر پانی کی کہ وہ پانی کبھی متغیر نہ ہووے بسم کے میم سے جاری ہے دوسری نہر دودہ کی ایسا دودہ کہ کبھی متغیر
نہ ہووے مزہ اسکا اور وہ جاری اللہ کی ہے سے ہے تیسری نہر شراب کی ایسی شراب کہ پینے والون کے دل روشن
ہو جائین وہ نہر بہتی ہے رحمن کے میم سے چوتہی نہر شہد کی ایسا شہد جو کہ مصفی اور پاکیزہ وہ نہر
رحیم کے میم سے جاری ہے پس فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے اے حبیب میرے یا محمد جسنے یاد کیا مجکو تیری
امت سے ساتھہ اسن نامون کے تو سیراب کرونگا مین اوسکو اسن چارون نہرون سے اور بعض
فضائل سے بسم اللہ کے یہ نقل اور قصہ اظہر من الشمس ہے کہ جب زلیخا نے بند کیئے دروازے ساتون اوپر
یوسف علیہ السلام کے اور بہاگے حضرت یوسف علیہ السلام اوس سے کہا ہر دروازے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ اگر دن قیامت کے اللہ تعالی اپنے فضل سے کہولدے دروازہ جنت کے پڑھنے والے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تو کیا عجب ہے **دوسرا** مستحب ہے تسمیہ وقت چہوڑنے شکار کے پس اگر ترک کیا اسکو اور اگرچہ عمداً ہو حلال ہے شکار نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے اور نزدیک امام ہمارے ابی حنیفہ رضی اللہ کے اگر ترک کی بسملہ بہول کر حلال ہے والا نہین اور موافقت کی مالک رضی نے امام صاحب کے صورۃ عمداً مین ۔۔۔۔ اور مختلف ہے روایۃ مالک سے صورۃ نسیان مین اور کہا امام احمد نے نہین حلال ہے ساتھ ترک کرنے تسمیہ کے مطلقاً پس ہوتا ہے مانند مردار اور حرام کے بیچ حق غیر مضطر کے یا مانند خنزیر کے ہے کہ نہین ہے کہانا اسکا حلال غیر مضطر اور مضطر کو ساتھ موجود ہونے مردار دوسرے سوا آدمی کے اسواسطے مضطر کہاتا ہے خنزیر سے اور نہین کہاتا مردار آدمی سے کہا رازی نے بیچ سورۃ مائدہ کے حرام کیا اللہ تعالی نے خنزیر کو اسواسطے کہ وہ مطبوع ہے اوپر حرص عظیم اور رغبت شدید بیچ شہوت اور غذا کے اور پیدا ہوتی اوس سے ایک چیز جنس اسکی سے بیچ شکم کہانیوالی اسکی کے اس سبب حرام کیا اسکو اللہ نے اور حلال کیا بکری کو اسواسطے کہ بیچ نہایت سلامتی کی ہے اخلاق ذمیمہ سے کہا درمیان نزہۃ النفوس و الافکار کے شاۃ نام ہے واسطے ایک بہیڑ اور بکری سے اور بہیڑ افضل ہے اور صوف افضل ہے بالو سے مقولہ حضرت حسن بصری رح کا جسنے پہنا صوف کو واسطے عاجزی کے زیادہ کرتا ہے اسکو اللہ تعالی نور بیچ بصر اسکے کے اور بیچ دل اوسکی کے اور کہا غیر اونکے نے جبکہ ڈالے بیچ برتن شہد کا ساتہہ صوف بہیڑ کے نہ جائیگی پاس اوس کے چیونٹے اور پیشاب بہیڑ کا نفع دیتا ہے تستقی کو اور جب کہ ٹپکانے کان میں دور ہوگا درد اوسکا اور اگر مینگنی پیس کر اور ملا کر ساتہہ آٹے جو کے اور حل کر کر ساتھ سرکہ کے ضماد کرے گہٹنے پر انشاء اللہ تعالی ورم اور درد اور نہین اگر ٹوٹی ہوئی کہل جاوینگے کہا شیخ عزیز الدین ابن عبد السلام نے قواعد میں واجب ہے قتل خنزیر کا اور سبقت کی طرف اسکی نہ بہتی نہ اسواسطے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے قتل کیا ہے اسکو جیسا کہ صحیحین میں ہے اور کہا ملقن نے بیچ فواید کے اوپر قواعد کے صحیح تر استحباب ہے اور کہا غیر اسکے نے اگر ہوئے ایسے ضرر مستحب ہے والا نہین اور گوشت اسکا حرام ہے نزدیک

Marfat.com

نصاری اور یہود کے اور کہا یہ رومنہ کے اور نہیں جانت ہو جیسے کہا بی [illegible]
اور کہائے گوشت خنزیر کا **چوتھا** اجماع ہے مسلمانون کا اوپر استحباب تسمیہ کے اوپر طعام
پس اگر ترک کیا اوسکو پہر یاد آئی مستحب ہے کہنا بسم اللہ اوله وآخره اور یہ حدیث
ہے من نسی ان یسمی علی طعام فلیقرأ قل ہو اللہ احد یعنے جو بہولا بسم اللہ
پڑھنے اوپر طعام کے پس چاہیئے کہ پڑہے قل ہو اللہ احد اور جو کہ پڑہے بسم اللہ بھی
اور قل ہو اللہ اور دعا ماثورہ اور قرآن سے افضل اور اعلی ہے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو پڑہے قل ہو اللہ احد بعد کھانے کے ایک بار بنا کرتا ہے اللہ
تعالی واسطے اسکے ایک شہر جنت مین یاقوت سرخ سے اور لکھتا ہے واسطے اوسکے سات ہر لقمے
دس دس نیکیان اور یہ نزہۃ کے ہے جو کہ تالیفات سے شیخ عبدالرحمن صفوری کے ہے یہ بھی
بعض صالحین سے کہ زیارت کرتے تھے قبرون کی ایک رات اونکو نیند آگئی پس دیکھا مردون کو
اوپر قبرون اونکی کے پس پوچھا اونسے کیا قایم ہوئی قیامت کہا اونہونے نہیں اور لکن عرصہ
بیس برس کا ہوا کہ گذری ہمپر ثابت بنانی اور پڑھی قل ہو اللہ احد تیس بار اور بخشا ثواب
اسکا واسطے ہمارے پس ہم تقسیم کر رہی ہین اسدینسے اور ابتک تمام نہیں ہو چکا اور آیا حدیث
مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ گذرے اوپر گورستان کے اور پڑہی قل ہو اللہ
احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اوسکا واسطے مردون کے دیا جاتا ہے ثواب ساتھ شمار اوسکے
تنبیہ جانا چاہیئے زیارت قبور سنت ہے اور دعا اور استغفار کرنی واسطے اموات کے ثابت
ہے قرآن سے چنانچہ ہے شرح صدور مین کہ اجماع ہے اسپر کہ مقرر دعا نفع دیتی ہے میت کو
اور دلیل اسکے قول اللہ تعالی کا ہے والذین جاءو من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ۵ وہ لوگ کہ آئے پیچھے اون کے کہتے ہین اے
رب ہمارے بخش ہمکو اور بھائیون ہمارے کو جو آگے لائے ہمسے ایمان اور یہ اذکار نووی کے
اور بلنقط الاحیاء اور شعیب الایمان اور شرح برزخ اور فتاوی غرائب اور کفایہ شعبی اور

بخاری

Marfat.com

اور بخاری اور مسلم اور شرح عقاید نسفی اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری وغیرہ مین ہے کہ اتفاق ہے جمہور سلف اور ایمہ ثلاثہ کا اور جماعت اصحاب شافعی سے اوپر وصول کے اور کہا قصیدہ امالی مین
وَلِلدَّعَوَاتِ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ وَقَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ داخل کرتا ہے اوپر اہل قبور کے دعا واہل زمین سے مانند پہاڑون کے اور البتہ ہدیہ زندونکا واسطے مردون کے استغفار ہے واسطے اون کے اور باب چودہوین ۱۴ مین فتاوی عالمگیری سے ہے انسان اگر بخشے میت کو نفل نماز یا روزہ نفلی یا صدقہ کہانو اور پینون سے یا سوا اسکے حج اور قراۃ قران کی سے اور تلقین ہوئی اور تمام اقسام برکت سے پوچتا ہے اور جامع الجوامع مین ہے کہ افضل ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ تصدق کرتا ہے اور بخشتا ہے یہہ کہ نیت کرے تمام مومنین اور مومنات سے مقرر ثواب اسکا پہنچتا ہے طرف اون کے اور نہین کم ہوتا ہے اجر بخشنے والے سے کچھہ اور کہوے بخشنے والا ای اللہ پہونچا ثواب اس میرے قرارت کا یا نفل کا یا روزہ نفل کا یا حج نفل کا یا بردہ آزاد کرنیکا یا اس کہانے اور پینے اور کپڑے وغیرہ کا جو کہ حاضر ہے پاس میرے ارواح مومنین کو اور اداب دعا سے ہے اول آخر درود پڑھنا اسواسطے حدیث مین ہے کہ دعا محجوب رہتی درمیان اللہ اور بندہ کے بیعنے درجہ قبولیت کو نہین پہنچتی بغیر درود پڑہنیکے اوپر نبی کے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑہنا اسواسطے ہے کہ حدیث وارد ہوئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلَہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین رد ہوتی وہ دعا کہ جسکے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو الغرض دعا مغز تمام عبادتون کی ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا اور اللہ کیواسطے ہے نام نیک اور اچہے پس دعا کرو ساتہہ اس نامون کے اللہ سے اور قول خدا وَاسْأَلُ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اور مانگو اللہ سے فضل اوسکی سے اور خدا نے فرمایا وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور سوا اسکے ایسے مضمون کی بہت آیتین ہین اور روایت ابی ہریرہ رضی سے

Marfat.com

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ہتیار ہے مومن کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے آسمانو اور زمین مین روایت ہے عائشہ رضہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشہ مقرر اللہ نے آگاہ کیا مجکو اسم اعظم پر کہ جو ساتہہ اسکے دعا کرے قبول کرتا ہے اللہ اسکو پس کہا مینے یا رسول اللہ سکہاؤ مجکو فرمایا نہین لایق ہے تجکو یا عائشہ پس مین کھڑی ہوئی اور وضو کیا مین نے اور پڑہی مینے دو رکعت پہر کہا مینے اللھم انی ادعوك الله وادعوك الرحمن وادعوك الرحیم اسالك باسماء الحسنی کلھا ما علمت منھا ومالم اعلم ان تغفرلی وترحمنی کہا عائشہ رضہ نے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا مقرر بیچ ان نامون کے ہین کہ دعا مانگی تونے ساتہہ اس نامونکے روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور شرایط دعا سے ہوناتہہ اوٹہانا وقت دعا کے چنانچہ روایت کی ترمذی اور بیہقی اور ابو داؤد نے ابن عباس اور سلمان اور ابن ثابت وغیرہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ فراغت پاؤ تم دعا سے پس پہراؤ ہاتون اپنے کو اوپر موہنہ کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر رب تمہارا زندہ ہے حیا کرتا ہے بندہ اپنے سے جب کہ اٹہاتا ہے دونو ہاتہہ اپنے روبرو اللہ کے یہہ کہ خالی پہیرے اون دونو ہاتونکو یعنے قبول کرتا ہے **سوال** یہہ جو لوگ درود فاتحہ اور پنج آیات پڑہتے ہین اور تصدق کرتے ہی واسطے میت کے دنون مخصوصہ مین مثل تیسرے دن یا دسوین دن اور بیسوین دن اور چالیسوین دن اور چھہ مہینے کے بعد اور ہر سکے برس بلکہ اکثر لوگ ہر سکے برس دن انتقال کے جمع ہوتے ہین اور قرآن پڑہتے ہین .... اور ذکر کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کا کرتے ہین اور اقسام کہانیکے اور میٹہے رکھتے ہین بلکہ بعضے راتی جنکی فضیلت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور بعضے دن انکی راتونکی اور بعضے مہینے بزرگ کہ بزرگے ان مہینونکی قرآن اور حدیث سے ثابت ہے انواع تقربات اور تصدقات سے کرتے ہین درست ہے یا نہین **جواب** تمام امور مذکورہ درست ہے اور ثابت قرآن اور حدیث اور کتب فقیہ سے فرمایا اللہ تعالی نے یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو

Marfat.com

تسلیما اے ایمان والو درود پڑہو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلام تفسیر درۃ الناصحین اور نزہۃ المجالس وغیرہ مین دیکھا اور درۃ الواعظین اور تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر اور کتب حدیث مین من صحاح سیسے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایکبار درود پڑہتا ہے بہیجتا اللہ اسپر دس بار درود یعنے رحمت بہیجتا ہے **روایت** ہے ابی ہریرہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بہیجتا ہے ایک بار اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجتا ہے اللہ ایک فرشتہ کو پہنچاتا ہے اس درود کو جلد تر طرفۃ العین سے اور کہتا ہے مقرر فلان بن فلان نے پڑہا آپ پر درود اور سلام فرماتے ہین حضرت پوچہا میری طرف سے اوسکو دس بار اور کہہ اوسکو اگر ہوگا واسطے تیرے ایک ہی ان دس مین سے تو البتہ داخل ہوگا تو جنت مین ساتہہ میرے مثل سبابہ اور وسطی کے پھر چڑہتا ہے فرشتہ طرف آسمان کے اور کہتا ہے یارب فلان بن فلان نے درود پڑہا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار تو کہتا ہے اللہ پونچا میریطرف سے اوسکو دس بار اور کہہ اوسکو اگر ہو واسطہ تیرے انمین سے ایک بھی البتہ نہ لگی گی تجکو آگ کبہی پہر کہتا ہے اللہ تعظیم کرو درود بندہ میرے کے جو نبی پر میرے بہیجا ہے اور رکہو اوسکو اعلی علیین مین پہر پیدا کرتا ہے اللہ ساتہہ ہر حرف کے ایک فرشتہ کہ ہوتے ہین اوسکے تین سو ساتھہ سر اور ہر سر مین تین سو ساٹہہ چہرے اور ہر چہرے مین اتنے ہین مونہہ اور ہر مونہہ مین اتنے زبانین کہ ہر زبان سے تسبیح کرتا ہے اللہ تعالی کی اور لکہا جاتا ہے ثواب اوسکا واسطہ اوس کے جس نے درود پڑہا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حکایت

ایک عورت آئی پاس حسن بصری کے رحمۃ اللہ کے اور کہا دختر میری فوت ہوگئی مجکو تمنا ہے اوسکو دیکھنے کی خواب مین فرمایا پڑہ درود دلیس پڑہا اوسنے درود اور اسی رات اوسکو دیکھا خواب مین اس دختر کو دوزخ مین ساتہہ سلاسل اور اغلال کے چونک پڑی اور آئی خدمت مین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے اور حال خواب کا بیان کیا روئی آپ اور سب اصحاب آپکے اور بعد ایک عرصہ دراز کے

Marfat.com

خواب مین دیکھا اس لڑکی کو ساتھہ اس شان کے کہ ملباس فاخرہ بیٹھی ہے اور پوچھنے لگے
کہا اوس لڑکی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کہ تم پہچانتے ہو مجکو کہا نہین کہا مین بیٹی اوس
عورت کے ہون جسکو سکھایا تھا تمنے درود کہا کیونکر پایا تونے یہہ رتبہ کہا گذرا ہمارے
ایک شخص اور پڑھا اسنے ایک مرتبہ درود اور بخشا ثواب اسکا تمام اہل گورستان کو اور ہے ہمارے
قبرستان مین پانچ سو مردے عذاب مین پس آئی آواز ہاتف سے کہ اوٹھا لو عذاب اونکا بہ
برکت بخشنے ایک درود کے اور اسمین سے یہہ حصہ میرا ہے کہ دیکھہ تا ہے تو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھکو جبرئیل نے اوسنے کہا خبر کی مجکو میکائیل نے اوسنے کہا حدیث کی
مجکو اسرافیل نے اوسنے کہا قسم ہے مجکو مقرر کہا اللہ تعالے نے قسم ہے مجکو اپنے عزت
اور جلال اور جود اور کرم کی جو پڑہی بسم اللہ ساتھہ فاتحہ کے ایکبار گواہ کرتا ہون مین
تمکو مقرر بخشا مینے اوسکو اور قبول کی اوسکے نیکیان اور درگذر کی مین نے بدیان اور پڑھنا پنج
آیات کا بنا بر اوسکی ہے کہ بیچ کنز العباد کے حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچے
جب کہ ختم کرتے قرآن کا پڑھتے تھے قدر پنج آیات کے اور انبازیمین ہے پوچھا گیا کون عمل
ہے عمل افضل کہا جب کہ جمع ہون لوگ ساتھہ تلاوت قرآن کے پڑہے فاتحہ اور پنج آیات اور
فاتحہ اور تصدق دنو مخصوصہ مین بنا بر اوسکے ہے کہ جامع الفقہ مین ملا صدیق زبیری رحمہ اللہ
لکہتا ہے اور مجموع الروایات مین بھی ہے اگر کوئی ملک اپنے سے کہانا کہلاتا ہے بے شبہہ حلال
اسواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سیوم کو اور دسویں کو
اور چالیسوین اور چھہ ماہی اور برسی کے دی اور صحابہ نے بہی ایسا ہی کیا ہے جو کوئی اسکا منکر ہوا
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اجماع صحابہ کا منکر ہوا اور فتاوی اوزجندیہ مین جو کہ ہے واسطے
ملا علی قادریکی وارد ہے کہ جب کہ وفات پائی ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دن سیوم
کہجور اور روٹی اور دودہ آگے رکہہ کر حضرت نے پنج آیات اور اخلاص تین بار اور فاتحہ پڑھی اور ہاتھہ
اوٹھا کر دعا کی اور ثواب بروح فرزند کے اپنے بخشا اور حضرت ابوذر سے کہا کہ بانٹھہ دو لوگون مین

اور بعض

Marfat.com

اور تعیین سال کا اس سبب سے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج الہدایہ مولانا جلال الدین بخاری میں
میں اور بیچ حاشیہ تفسیر مظہری کے احتیاط کرنی چاہیے اوس دن کی اور اوس ساعت کی جسمین انتقال
کیا اسواسطے کہ ارواح مردون کی آتی ہے ہر برس بیچ دن عرس کے اوس جگہہ میں اور اوس وقت میں
اور لایق ہے کہلاوے اور پلاوے اسیوقت میں اسواسطے یہہ خوشی دیتا ہے ارواح کو اونکے بلکہ
جناب آنحضرت کا ہر سالکے برس جانا قبرون پر ساتھہ اصحاب کے حدیث صحیح سے ثابت ہے چنانچہ
منثور سیوطی میں ابن منذر اور ابن مردویہ نے **روایت** کیا انس سے اور روایت کیا ابن جریر نے
محمد بن ابراہیم سے اور تفسیر کبیر وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر سال قبور شہدا پر
آتے تھے مع اصحاب کے اور خلفاء اربعہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور جمع ہوکر کلمہ اور قراۃ قرآن اور
تصدقات کرنا بنا براوسکے ہے کہ شرح صدور میں اور مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ہمیشہ لوگ
جمع ہوتے ہیں ہر زمانے میں ہر شہر میں اور پڑھتے ہیں قرآن واسطے میت کے بغیر انکار کسی منکر کے
پس یہہ ہے اجماع امر خیر پر اور حدیث میں آیا جو کہ جدا ہوا اجماع سے ڈالا جائیگا دوزخ میں جدا اور اقسام
ماکولات اور مشروبات طیبہ سے آگے رکھہ کر فاتحہ اور قل اور بسم اللہ پڑھنا جایز ہے اور درست
بلکہ پیروی حضرت کی ہے اسواسطے ذکر ہوچکا حضرت نے کہانا آگے رکھہ کر فاتحہ پڑہے اور غزوہ تبوک میں
دسترخوان بچھاکر طرح طرح کے چیزین رکھہ کر آپ نے دعا پڑھی اور کثرت صحابہ کی تھی چنانچہ مولوی
رفیع الدین صاحب مرحوم نے جواب سوال نہم میں اور مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم فتوی
جواز عرس میں لکھتے ہیں کہ اقسام شیرنی اور ماکولات وغیرہ سے آگے رکھکر بہیئتہ اجتماعیہ خواہ گہر میں
یا قبر پر فاتحہ اور ختم کرنا جایز ہے اور دنو مخصوصہ اور شب مخصوصہ جیسے شب قدر اور شب برات
اور شب عیدین اور شب ستائیسوین رجب یا مہینے متبرک جیسے رمضان یا ذوالحج یا محرم کا اول عشرہ
یا ماہ رجب میں کوئی تصدقات اور خیرات نفلی یا فرضی مثل زکواۃ یا نوافل پڑھنے یا روزہ رکھنا یا
فاتحہ درود مروج کرنا اس نیت سے کہ ہمیشہ یہہ امور جائیز ہیں لیکن بسبب فضیلت اوقات اور زمان
اور مکان کی ثواب زیادہ حدیث میں آیا ہے افضل ہے اور اولی ہے جیسا کہ تحقیق کیا گیا ریاض المقاصد

Marfat.com

اور ہدیۃ الحرمین میں ساتھ تفصیل کے اور دعا ان شب اور دنو بزرگ مین اور ساعت بزرگ مین
مکانات متبرکہ مین اور وقت ختم قرآن کے مقبول ہوتی ہے ساتھ آداب دعا کے اور ساتھ حضور
قلب کے اور ساتھ خلوص نیت کے ساتھ اسمار الٰہی کے مثلاً یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وجب کہا
کتاب عظۃ الالباب مین اللہ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ الرَّحْمٰنُ مُنَزِّلُ الْبَرَکَاتِ الرَّحِیْمُ یَعْفُوْ عَنِ
السَّیِّئَاتِ اور کہا کتاب نزہۃ مین الباء بابہ والسین سلامہ والمیم انعامہ اور بعضون نے کہا الباء برکتہ والسین والمیم فتہ
فی غیرہ علام الغیوب الرحمٰن کشاف الکروب الرحیم غفار الذنوب روایت کی ابی امامہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک
اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اوپر اس شخص کے جو کہتا ہے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پس جسنے کہا
تین بار کہتا ہے فرشتہ مقرر اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ متوجہ ہے طرف تیرے پس مانگ نقل کیا اس حدیث
حاکم نے اور گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مرد کے کہتا تھا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہا حضرت نے
کر سوال مقرر اللہ نے نظر کی طرف تیرے اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اے بندگان خدا او پر
اپنے دعا کو نقل کیا اسکو ترمذی نے اور بیچ تفسیر رازی کے دیکھا مین نے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نکلے
ساتھ ایک شخص منافق کے طرف ایک جائے خراب کے پس سوئے اور خواب کیا زید نے اور باندھا
اسکو منافق نے کہا زید نے کیون باندھا مجکو کہا ارادہ کیا مینے تیرے ذبح کرنیکا اسواسطے تو محبت
رکھتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا زید بن حارثہ نے یا رحمٰن اغثنی پس سنے منافق نے ایک
آواز لا تقتلہ نہ قتل کر اسکو پس نکلا منافق اور نہ پایا کسی کو وہان پھر قصد کیا قتل کا پھر کہا یا رحمٰن
اغثنی پھر سنی آواز مثل اول کے اور دیکھا ہر طرف نہ پایا کسی کو پھر قصد کیا زید کے مارنے کا پھر کہا زید نے
یا رحمٰن اغثنی پس سنی آواز اوپر دروازہ خرابہ کے لا تقتلہ پس نکلا وہ اور پایا ایک شخص کہ ساتھ اوسکے
حربہ ہے پس قتل کیا اوسکو پھر آیا زید کے پاس اور کھولے بند زید کے پھر پوچھا زید نے تو کون ہے
کہا مین جبرئیل ہون تھا مین اول مرتبہ نزدیک سدرۃ المنتہی کے اور دوسرے مین اوپر آسمان دنیا کے
اور تیسرے مین دروازہ خرابہ پر اور مقرر قتل کیا مین نے منافق کو تبصرہ معلوم کرنا چاہیے کہ زید نے محبت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ رتبا پایا اصحاب مین سے کہ تنہا نام اوسکا اللہ نے قرآن مین فرمایا فلما قضٰی

زید منہا وطرا زوجنا کہا لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیاءہم الاٰیۃ

خلاصہ اسکا یہہ ہے جب کہ طلاق دی زید نے اپنی بی بی زینب کو .... اور
آنحضرت نے ساتھہ حکم اللہ کے زینب سے عقد کیا بعد گذرنے عدت کے اور آنحضرت نے زید کو متبنی کیا
تھا یہانتک کے لوگون مین مشہور تھا زید بن محمد جب کہ حضرت نے نکاح کیا زینب سے تو عرب نے کہا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کی عورت سے نکاح کیا اور نزدیک اونکے حرمتہ متبنی کے مثل حرمتہ
ابن کے تھی پس اللہ نے بیان کیا کہ حلائل ابنائکم سے مراد بیبیان ہیں منہ بولی بیٹے کے نہین حرام ہے اور جسنے
شفقت سے کسی کو بیٹا بولا اور رد مین اونکے فرمایا ماکان محمد یعنے بہت حمد کیا گیا چنانچہ کہا جاتا ہے
عرب مین بولا جاتا ہے فلان محمود جب کہ حمد کیا گیا اور محمد جب کہ بہت ہو خصلت محمودہ جیسا کہ
ہے مفردات مین اور نام حضرت کا محمد رکہا دادا آپکی عبد المطلب نے ساتوین دن ولادت کے
حضرت کے پوچہا عبد المطلب سے کسواسطے نام رکہا محمد اور حالانکہ تیری باپ دادا مین اور تیرے
قوم مین سے کسی کا نام محمد نتھا کہا امید ہے کہ حمد کیا جائے آسمانون اور زمین مین اللہ تعالیٰ
موافق تفول نیک اوسکے کے حضرت کو ساتہہ خصال محبوبہ اور شمایل مرغوبہ کے محمود کیا ....
نزدیک اپنے اور نزدیک ملائکہ مقربین اور نزدیک انبیا اور مرسلین اور نزدیک اہل زمین تمام کے
اسواسطے حضرت مین تمام صفات کمال کے اچھین نزدیک ہر عاقل کے اور حضرت کے ہزار نام ہین جیسا کہ
اللہ کے ہزار نام ہین اور تمام نام آپ کے مشتق ہین ایسے صفتون سے جسمی حضرت کی مدح اور
کمال پایا جائے اور ہر وصف سے نام آپکا ہے جیسا کہ ماحی ہی نام آپکا اسواسطے اللہ نے بسبب
آپکے محو کردیا کفر کو اور حاشر اسواسطے محشور ہونیگین لوگ بعد آپ کے اور عاقبت یعنے آنیوالا
بعد انبیا کے کہا امام نیشاپوری نے اسم شریف کے چار حرف ہین تاکہ موافق ہوا اسم اللہ کے جیسا
محمد رسول اللہ کے بارہ حرف ہین مثل لا الٰہ الا اللہ کے اور یہہ سرار مناسبہ سے ہے اور اسیطرح
لفظ ابوبکر الصدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم کی
بسبب کمال مناسبت ہونے اونکی کے اخلاق مین ساتہہ حضرت محمد کے اور آیا حدیث مین جس نے

Marfat.com

نام رکھا اپنے فرزند کا محمد واسطے محبت میرے کے واسطے تبرک ڈھونڈنے کے ساتھ نام میرے
ہوگا وہ اور بیٹا اوسکا جنت مین ساتھ میرے مثل سبابہ اور وسطہ کے اور جسکے اولاد نہ جیتے
ہو اور وہ یہ کہوے کہ اگر اولاد میری گھر ہوگی تو مین اسکا نام رکھونگا محمد جیویگا وہ انشاء اللہ تعالے
اور خصایص اسم نام کیسے ہے برکت اوس پر جو ہو مسمی ساتھ نام محمد کے اور لایق ہے تعظیم اس
نام کے اور صاحب اسم کے اسواسطے یہ لفظ نشانی ہے حضرت سید امام کی مجمع اللطائف مین نقل
ہے کہ بیٹا ایاز کا محمد نام ملازم تہا سلطان محمود کا کہ ایک روز سلطان محمود متوجہ ہوئے طرف طہارت
خانہ کے اور فرمایا کہ پسر ایاز کو کہہ کہ پانی طہارت خانہ مین لاوے ایاز یہہ بات سنکر ڈرا کہ کیا
قصور ہوا میرے بیٹے سے کہ بادشاہ نے نام اوسکا لیکر نہ کہا اور میرا نام لیا اسی فکر مین تھا کہ بادشاہ
آیا پوچھا ایاز سے کیون فکرمند کھڑا ہے اسنے سبب فکر کا اپنے بیان کیا سلطان محمود نے
تبسم کیا اور کہا تیرے پسر سے کچھ قصور نہین ہوا مگر مین بے وضو تھا اسواسطہ نام انکا نہ لیا کہ وہ
نام رکھتا ہے محمد مجکو شرم آئی کہ بے وضو نام محمد کا مونہہ پر میرے گذرے ؂ بیت

؂ ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب ؂ ہنوز نام تو بردن ادب نمی دانم ؂

اور نقل ہے

کہ تھا بنی اسرائیل مین ایک شخص کہ جسنے نافرمانی کی اللہ کی ایک سو برس جب کہ مرا لوگون نے
اوسکو کوڑے پر پھینکدیا وحی کی اللہ نے طرف حضرت موسی کے کہا اور نماز پڑھو اوسپر کہا موسی نے
یارب سب بنی اسرائیل گواہی دیتے ہین اسپر کہ اسنے سو برس فسق فجور مین گذارا وحی کی اللہ نے
کہ سچ ہے مگر جبکہ کھولتا تھا توریت کو اور دیکھتا تھا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چوم لیتا تھا اور
انکھون پر رکھتا تھا پس قبول کی مین نے اسکی تعظیم کرنے میرے نبی کے اور بخشا مین نے اوسکو اور
اور دی مینے اوسکو ستر حورین کہا اہل تفسیر نے جبکہ نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے
بعد گذرنے ایام عدت کے دراز کی منافقون نے زبان اور کہا کیونکر کیا نکاح بہو کا اپنے سا تھ
اور تھا حکم عرب سے جسے متبنی کرلیا کسیکو تہا مانند بیٹے صلبی کے تو اتارتے تھے اور تہی حرمت نکاح

Marfat.com

جو وہ متبنی کے باپ پر بتنے کی اور ارادہ کیا اللہ نے بدلنا اس حکم کا پس نازل کیا ؛ مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ؛ نہین ہے محمد باپ کسی کا مردون تمہارے سے وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور لکن ہے رسول اللہ کا اور ہر رسول باپ ہے اپنی امت کا
لکن نہ حقیقۃ بلکہ ساتھ اس معنی کے وہ شفیق اور ناصح واسطہ اونکے اور سبب ہے واسطہ حیات
ابدیہ کے اور واجب ہے توقیر اور اطاعت اوسکی کہا کشف الاسرار مین ہر چند اسم پدری حضرت سے
موقوف کیا گیا مگر سب پدرون سے مشفق اور مہربان تر ہے ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ ؛ اور شفقت حضرت کے باپ سے زیادہ ہے مگر حضرت کو
باپ امت کا کہا نہ جائیگا اس واسطہ حکم ازلی مین ہوچکا کہ قیامت کو سبب دہشت گوناگون کے جانے
بیچ گلو کے پہونچی گے اور عذر سب باطل ہونگین نسبتین ٹوٹ جائے گین تمام باپ فرزندون سے بہاگی گے
اور بہائی بہائی سے چنانکہ رب العزت نے فرمایا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ آدم کہ باپ سب کا ہے کہیگا ای بار خدایا آدم کو چہوڑ اور ساتھ فرزندون
کے جو چاہے تو کر نوح ہے اسیطرح کہویگا اور ابراہیم ہی اور موسی اور عیسی اور پیغمبر اسی طرح کہوین
گین سیاست قیامت سے بہاگین گے اور ساتھ اپنے عاجز رہین گے اور زن و فرزند و برادر سے
بہاگین گے اور کہوین گے نفسی نفسی خداوندا ہمکو چہوڑ اور ساتھ زن و فرزند و برادر کے جو چاہے تو کر
اور مصطفی عربی علیہ السلام رحمت اور شفقت سے فرماوین گے بار خدایا امت میری ایک مشت
ضعیف اور بیچارہ ہین طاقت عذاب کی نہین رکہتے انکو بخش اور رحمت کر اور ساتھ محمد کے جو چاہے
چاہے تو کر بسبب اوس حکم کے کہ ازل مین جاری ہوچکا کہ باپ فرزندون سے اور بہائی بہائیون سے
بہاگے گین پس حضرت کو باپ بہائی نہ بولدگین یعنے حضرت کو باپ یا بہائی نہ کہا چاہے جیسے بعض
کج فہم بکتے ہین بلکہ بعض نے رسائل مین لکہدیا ہے کہ حضرت کا مرتبہ بمنزلہ بہائی بڑا گاؤں کے چودری یا پٹیل
سمجھنا چاہیے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ هٰذِهِ الْعَقِيْدَةِ الْفَاسِدَةِ تاکہ حضرت انکے بہائی گین
اور واسطہ انکے شفاعت کرین وخاتم النبیین یعنے آخر سب نبیون کے ہی اور کہا ابن کثیر نے بیچ

Marfat.com

تفسیر میں اس آیت کے یہہ نفی ہے اوپر اسکے کہ نہیں نبی ہے بعد اسکے جب کہ نبی نہ ہوا بعد اوسکے
پس رسول تو بطریق اولی نہ ہوگا اسواسطے مقام رسالت کا اخص ہے مقام نبوت سے اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِيَّ بَعْدِي اور جو کہ قائل ہو بعد نبی ہمارے کے
نبی ہے یا ہوگا یا خدا چاہے محمد جیسے بہت نبی پیدا کر ڈالے وہ کافر ہے اسواسطے اوسنے انکار
کیا نص کا اور رد کیا قول خدا کو اوپر کذب کے اسواسطے اللہ نے چاہا نہیں نبی بعد نبی ہمارے کے
اور اگر چاہتا تو کیوں کہتا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بلکہ اسنا کہتا ولکن رسول اللہ اگر کوئی
کہوے کیا اللہ میں قدرت نہیں ہے محمد جیسے اور جبرئیل جیسے بہت پیدا کر ڈالے کہتا ہوں
میں یہہ سوال مردود ہے ساتھ چند وجہ کے اول لازم آتا ہے کذب اللہ تعالی کا اسواسطے
معنی یوں ہوئے اس آیۃ کی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لیکن رسول اللہ کا اور خاتم نبیوں کا
ہے اور ٹہراون کی یعنے اوسکو خاتم النبیین کیا میں نے اور میرے میں قدرت جہوٹہ بولنے کی
ہے کہ ساتھہ اوس قدرت کے اپنے کو جہوٹا کردوں اور مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور محمد پیدا
کردوں اور کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہیں ہے تحت قدرت کے جیسا کہ کہا عقاید حافظیہ میں
وَلَا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب یعنی نہ صفت کی
جائیگی اللہ کے ساتھ قدرۃ کے اوپر ظلم کے اور سفہ اور کذب کے اسواسطے یہہ چیزیں محال ہیں
اور محال نہیں داخل تحت قدرت کے پس یہہ چیزیں نہیں داخل تحت قدرات کے اور جو کہ نہیں داخل
تحت قدرت کے نہ وصف کیا جائیگا اللہ ساتھہ اوسکے اور **دوسری** وعدہ اللہ کا
نہیں ہے خلاف مانند قول خدا کے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ **تیسری** اگر ہوتا ارادہ
ازلی میں نبی دوسرا نہ فرماتا مطلق اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ بلکہ کہتا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فقط
اور جو امر نہیں ارادہ ازلی میں پس وہ خارج ہے تحت قدرۃ سے جیسا کہ جلالین میں ہے
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَاءَہٗ فِی الْاَزَلِ قَدِیْرٌ پس جو چیز نہیں متعلق ہوئے ساتھ
اوسکے مشیۃ اللہ تعالی کے مثل پیدا کرنے مانند اور نظیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خارج ہے

Marfat.com

عموم آیتہ سے اور مثنوی مین ہے ** بیت

بہر این خاتم شدست او کہ نبود ۔ مثل او نی بود نی خواہد بود **

پس محال ہے پیدا کرنا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ اسکے وارد ہوئین احادیث متواتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی اللہ نے کتاب اپنے مین اور رسول اوسکے نے احادیث متواترہ مین کہ نہین کوئی نبی بعد اوسکے تاکہ جان لیوین کہ جسنے دعوا کیا اس مقام کا بعد اوسکے کذاب جال افاک ضال ومضل ہے اور جسنے کہا بعد نبی ہمارے کے نبی ہے یا ہو سکتا ہے وہ کافر ہے ساتھ نص کے اگرچہ شک بھی کیا اوسمین اور کہا ہدیۃ المہدیین مین اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ یجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانہ رسول ولم یومن بانہ خاتم الانبیاء والرسل لانسخ لدینہ الی یوم القیمۃ لایکون مومنا یعنی جو ایمان لایا ساتھ حضرت کے کہ رسول ہین اور نہ ایمان لایا ساتھ اوسکے کہ خاتم الانبیاء اور رسل ہین نہین ہوا مومن اور کہا اشباہ مین کتاب سیر مین اذا لم یعرف ان محمدا اخر الانبیاء فلیس بمسلم یعنے جسنے نہ جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آخر الانبیاء ہین پس نہین مسلمان اور کہا حل الرموز مین اور تفسیر روح البیان مین کہ پڑھا عاصم نے ساتھ فتح تاکے یعنی خاتم النبیین اور وہ آلہ ختم کا ہے بمعنے ما یختم بہ کی اور قراۃ باقیونکے ساتھ کسرہ تاکی ہے ای کان خاتم ہم ای فاعل الختم یعنے مہر کنندہ پیغمبرونکا اور رسولونکا ہے اور بعضون نے کہا معنے خاتم النبیین کی یہہ ہے کہ رب العزۃ نے نبوۃ سب نبیونکی جمع کی بیچ دل مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مہر نبوت اوپر اوسکے رکھی تاکوئی دشمن طرف اسکے راہ نپاوے نہ ہوائے نفس وسوسہ شیطان اور نہ خطرات مذمومہ اور پیغمبر ساتھ اوسکے خاص نہین کیے گئے سوائے حضرت کے پس رب العزت نے کمال شرف مصطفوی کے تئین ساتھ اوس مہر کے کہ ولین اسکے رکھا تھا نہ چھوڑا تاکہ درمیان دو نوشانو اوسکی کے آشکار کیا اور بیچ حل الرموز کے ہے کہ تمام دفتر انبیا کو مہر کیا ساتھ مہر نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اعتبار کتاب کا ساتھ مہر کے ہے جب کہ ہو مہر اوپر کتاب کے نہین کھول

Marfat.com

سکتا کوئی پس اسی طرح نہین قدرت کوئی رکھتا اوپر احاطہ کرنے حقیقۃ علوم قرآن کے اور تلاوت
بغیر خاتم کے اور جب تک رہتی ہے مہر اوپر خزانہ بادشاہ کے نہین قدرت ہوسکتی ہی کو اوسکے کہولنیکی
اور بیشک قرآن خزانہ ہے تمام کتابون خدا کا جیسا کہ تفسیر بحر المواج مین ہے کہ سب اسرار الہی اور علوم
جو تمام کتابون مین ہے وہ اللہ نے بیچ قرآن کے ودیعت رکہی ہین اور جو کچھ کہ بیچ تمام قرآن کے
ساتھ تفصیل کے بیان کئے ہین ضمن بیچ سورہ فاتحہ کے اوپر وجہ اجمال کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ فاتحہ کے
مذکور ہے وہ بیچ بسم اللہ کے مسطور ہے اور جو مضمون تسمیہ مین ہے با بسم اللہ اوپر اوسکے مشتمل ہے
پس اسی سبب سے خاص کیا قرآن کو جو کہ مخزن ہے جمیع کتب کا اور مجمع ہے جواہر علوم الہیہ کا اور حقائق
لدنیہ کا ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ضرور ہے واسطہ خزانہ کے دروازہ سے اور مفتاح
سے اور خاتم اور مہر سے پس نام کہا گیا علیہ السلام کا ساتھ خاتم کے اسواسطے آپ خاتم ہے اوپر
خزانہ الہی کے جو رکہی گئی قرآن مین اور نام رکہے گئے ساتھ فاتح کے اسواسطے کہ علیہ السلام مفتاح تمثیل
یعنی کنجی ہے خزانہ کی ساتھ حضرت کے کہلا خزانہ علوم قرآن کا اور ساتھ حضرت کے ختم ہوا اور نہین
جانتا کوئی اوس چیز کو جو بیچ خزانہ کے ہے مگر ساتھ دروازہ کھولنے کے دروازہ اوسکا بسم
الرحمن الرحیم ہے اور محافظ اور نگہبان اوسکا خدائی رحیم ہے جسنے اپنے کتاب کا دروازہ
کیا بسم اللہ کو اور اوسکی کنجی کیا رحمۃ العالمین کو **حکایت** ایک شخص نے وصیت کی بیٹے اپنے کو ساتھ حکایت
بسم اللہ لکھنے کے اوپر پیشانی کے بیٹے نے کہا کسواسطے کہا ایک امیر نے حویلی بنائی اور
دروازہ اوسکا بہت بڑا رکہا جو کوئی اوس دروازہ کو دیکھتا تھا گمان کرتا تھا کسی امیر کا مکان ہے
یہان سے خیرات زیادہ دست یاب ہوگی اس دہوکے مین فقرا اس دروازہ پر سوال کرتے ایک روز
سایل آیا اور سوال کیا اندر سے دروازہ کے خیرات قلیل آئی اوسنے ایک پھاوڑا لاکر دروازہ گرانا
شروع کیا صاحب مکان نے کہا یہہ کیا کرتا ہے تو اوسنے کہا تیرے دروازے کو فقرا دیکھکر دہوکا
کہاتے ہین یا دروازہ موافق اپنے خیرات کے کر یا خیرات اپنے دروازہ کے موافق کر اسی طرح اگر مجکو عذاب
دیگا تو مین عرض کرونگا یا اللہ مین تو تیرے کتاب کا دروازہ رحمت کا دیکھکر داخل ہوا تھا یا الہی اپنے

Marfat.com

رحمت کو موافق اپنے دروازہ قرآن کے کرکہ جسمین سوا ذکر رحمت کے دوسرا ذکر نہین ہے تفسیر اسرار الفاتحہ مین ہے اور فخر الدین رازی نے نقل کی حدیث کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے اپنی عمر مین سات سو نوے بار پڑھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اللہ تعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے نگاہ رکھیگا اور کفایہ شعبی مین ہے جبکہ بچا اوستاد سے بسم اللہ پڑھی خدا فرمان دیتا ہے چار براۃ آتش دوزخ سے لکھی جاوے ایک واسطے بچے کے اور ایک واسطے استاد کے اور ایک واسطے ماں کے اور ایک واسطے باپ کے اگر مسلمان ہون اور جسکام مین بسم اللہ پڑھی جاوے اسکام مین نصبت شیطان کا نہ ہو جو کوئی بیچ گھر اپنے کے داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم شیطان کہتا ہے مجکو اس گھر مین داخل نہین اور اسیطرح کہانے اور پینے مین اور اور ہر چیز مین اگر بسم اللہ کہے شیطان محروم رہتا ہے ورنہ ہر چیز مین شریک ہے **حکایت** ابو مسلم جولانی کو لونڈی نے زہر دیا کچھ کارگر نہ ہوا بعد ایک مدت کے لونڈی نے کہا مینے زہر دیا تجکو کارگر نہ ہوا کیا سبب کہا بسم اللہ پڑہی تھی مینے اور وقت خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حربیون نے ایک مسلمان کو جنگ مین سے پکڑا اور عذاب دیا تاکہ مرتد ہو جاوے آخر کار تیل کو جوش دیکر اوسمین ڈالدیا مسلمان نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم تیل ساتہہ برکتہ بسم اللہ کی سرد ہو گیا اور وہ سلامت باہر نکل آیا تفسیر رازی مین دیکھا مین نے کہ درمیان نصرانی اور مسلمان کے امر دین مین گفتگو ہوئی مسلمان نے کہا دین ہمارا برحق ہے اور نصرانی نے کہا دین ہمارا برحق ہے مسلمان نے کہا میرے دین کے حق ہونے پر دلیل ہے کہا اوسنے کونسی دلیل ہے کہا بسم اللہ کہا کیونکر معلوم ہو پس مسلم نے بسم اللہ کہہ کر ہاتہہ آگ مین ڈالدیا نصرانی نے کہا ہاتہہ نکال اوسنے ہاتہہ نکالا دیکھا کچھ اثر آگ کا اوسکے ہاتہہ پر نہ تہا نصرانی اسی وقت مسلمان ہو گیا اور کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور محمد اسحاق سے ہے کہ رات اور دن کی چوبیس ساعت ہین جب کہ بندہ پانچ فرض پنجوقت ادا کرے کفارہ پانچ ساعتکا ہوا اور جب بسم اللہ پڑہے کفارہ اونیس ساعت کا ہو **روایت** ہے جبکہ موسی علیہ السلام کو شعیب علیہ السلام نے دختر اپنی نکاح

Marfat.com

کر دین فرمایا کہ بکریان چراکر و حضرت موسی علیہ السلام بکری چرانے تھے پہر شعیب نے فرمایا اگر اس برس مین بکریان ساتہہ اس رنگ کے بچے دین وہ تمہاری ملک ہین پہر موسی علیہ السلام نے بسم اللہ کہہ کر عصا اپنا پشت پر بکریون کے مارا اوس سال مین اوسی رنگ کے بچے پیدا ہوئے پہر شعیب علیہ السلام نے کہا پہر موسی علیہ السلام نے عصا کو اپنے بسم اللہ کہہ کر اوپر بکریون کے لگایا پہر اویسے رنگ کے بچے پیدا ہوئے کہا شعیب علیہ السلام نے جو کوئی بسم اللہ کہہ کر خدا سے جو چاہے پاوے اور کفایہ شعبی مین ہے کہ کراما کاتبین جب اعمال نامہ بندہ کا روبروے خدا کے لیجاتے ہین اگر اول مین اوس نامہ کے اور آخر مین نام خدا کا ہو جو گناہ بیچ اعمال نامہ کے ہو اوسکو اللہ تعالی بخشے اور اعمال نامہ رات اور دن کے ساتہہ سو بیس ہوتے ہین ہر سال مین اور حدیث مین آیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین چہار نہرین دیکھی مین نے پوچہا مین نے جبرئیل علیہ السلام سے یہہ نہرین کہان سے آئی ہین جبرئیل نے کہا مین نہین جانتا فرمان آیا کہ تجہے درخت طوبی کے آتا جانے تو کہ یہہ نہرین کدہر سے آتی ہین پس آیا مین پانچ سو برس کی راہ دیکہا مین نے ایک قبہ کہ اوپر اوسکے ایک قفل ہے دستک ماری مین نے دربان نے کہا کون ہے کہا مین ہون محمد دربان نے حکم خدا سے دروازہ کہولا مین قبہ مین گیا دیکھے مین نے ستر ہزار فرشتہ استادہ ہین پس ایک جانب دروازہ سے زمین دیکھی مین نے سونے کی اوپر اس زمین کے ستر ہزار سالہ راہ ہے کہ فرشتے اوسمین رکوع مین ہے دوسرے جانب دیکھی مین نے زمین چاندی کی اوسمین دیکھی مین نے ستر ہزار فرشتے سجدہ مین ہے نیچے دروازہ کے دیکہا مین نے ایک قبہ نور کا کہ قفل اوس قبہ کا زر کا ہے اور اوپر اوس قفل کے لکہا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ چاہا دروازہ قبہ کا کہولون فرمان آیا نہ داخل ہوسکے گا تو مگر ساتہہ کلید کے عرض کیا مین نے کلید اوسکی کونسی ہے فرمان آیا کلمہ توحید ہے جب کہ کلمہ کہا مین نے داخل ہوا مین اور اوس مین ایک حوض دیکہا مین نے کہ پانی اسکا مانند کافور کے اور کیچڑ اوسکی مانند عنبر کے ہے اور اوس قبہ مین چہار رکن دیکھے رکن اول زر سے رکن دویم چاندی سے رکن سیوم یاقوت سرخ سے رکن چہارم زمرد سبز سے

بیان چہار رکن

رکن اول پر لکھا ہے بسم رکن دویم پر اللہ رکن سویم پر الرحمٰن رکن
چہارم پر الرحیم پس دیکھا مین نے کہ میم بسم سے نہر دودھ کی جاری ہے اور اللہ سے نہر
شہد کی اور میم الرحمٰن سے نہر پانی کی اور میم الرحیم سے نہر شراب کی جو کوئی مومن خلوص سے
دل سے کہوے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ سیراب کریگا اوسکو نہرون سے اور جو کوئی پڑھے
بسم اللہ کو ساتھہ خلوص کے اللہ اوسکو بیچ بہشت کے دیویگا دس ہزار شہر اور ہر شہر مین دس ہزار
خانہ اور ہر گھر مین دس ہزار تخت اوپر ہر تخت کے دس ہزار فرش اوپر ہر فرش کے ایک حور اور اوپر
پیشانی ہر حور کے نام علی کا اور اوپر ہر لب اوس حور کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لکھی ہے کہا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا کہا جنید نے ای عَلَّمْنَا
هُمَا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور کہا بعض نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ
التَّقْوَىٰ کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول جب نازل ہوئی
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھاگ گیا ابر مشرق سے طرف مغرب کے اور ٹھہر گئی ہوا اور رکھہ دئے جانور
پانونے کان اپنے اور مارے گئے شیاطین ساتھہ شہب کے اور قسم کہائی اللہ تعالیٰ نے ساتھہ عزت
اپنی کے جو پڑھیگا بسم اللہ کو اوپر مریض کے شفا دونگا مین اوس مریض کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے جبکہ
نازل ہوئی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کانپے پہاڑ یہانتک سنے بنیے آواز اوسکی اور کہا کفار نے
جادو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑونکو اور نہین ہے کوئی مومن کہ پڑھتا ہے بسم اللہ کو مگر تسبیح کرتے
ہین پہاڑ ساتھہ اوسکے لکن وہ نہین سنتا کہا نسفی نے جب کہ قتل کیا قابیل نے ہابیل کو بہت غم ہوا آدم کو
پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف اوسکے تحقیق فرمان بردار کیا مین نے زمین کو واسطے تیرے پس کہا آدم نے
ای زمین پکڑ اوسکو پس جبکہ قصد کیا زمین نے قابیل کا کہا قابیل نے ای زمین بطفیل بسم اللہ کے
نہ پکڑ مجکو پس کہا اللہ تعالیٰ نے يَا أَرْضُ خَلِّي عَنْهُ ای چہوڑ دے اوسکو **فائدہ** کہا
بعض صالحین مین سے کہ ہوا سر مین میرے درد شدت سے پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین پس کہا حضرت نے دست مبارک میرے سر پر اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ

Marfat.com

رَبِّیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ
اِلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر فرمایا بہت پڑہا کرو اس کلمونکو مقرر اسمین شفا ہے
ہر بیماری سے اور خوشی ہے ہر سختی سے اور مدد ہے اوپر دشمن کے **فائدہ** داخل ہوا مسلمہ بن
عبد الملک بن مروان ایک شہر مین شہرون کافرون سے اور ہوا اسکو درد سر پس پہنائی اہل شہر نے
اوسکو ایک ٹوپی فوراً شفا حاصل ہوئی پس دیکھا اوس ٹوپی کو پایا اوسمین ایک کاغذ کہ لکھا تھا
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ بِسْمِ
اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
کٓھٰیٰعٓصٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا سَاَلَکَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پس کہا اوسنے کہان سے حاصل ہوئی تمکو
یہہ آیتین اور حالانکہ یہہ نازل ہوین اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اہل شہر نے پایا ہمنے اونکو منقوش
اوپر پتھر کنیسہ کے اول مبعوث ہونے نبی ہمارے کے ساتھہ ساتھہ سو برس کے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام نہ شروع کیا جائے ساتھہ بسم اللہ کے وہ مقطوع البرکۃ ہے ؁
روایت ہے قیصر سلطان روم نے لکھا طرف عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کہ مجکو درد سر ہے
ایسا کہ نہین آرام ہوتا اسسے پس بہیج طرف میرے کچہہ دوا پس بہیجی آپ نے ٹوپی جب کہتا
تہا اوسکو سر پر درد دفع ہوتا تہا اور جب اتارتا تہا عود کرتا تہا پس تعجب ہوا اسسے اور ڈہونڈا
ٹوپیکو پس دیکھا تو اسمین لکھی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم فقط پس کہا کیا بزرگ اور اشرف
اور اعلی یہہ دین ہے کہ شفا دی اللہ نے ساتھہ ایک آیت کے پس اسلام لایا نیک اسلام اور
روایت ہے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ایک جا کفارون مین گئے کہا ان لوگونے اگر تو
جانتا ہے کہ دین اسلام کا حق ہے پس ہم کہا ہمکو کوئی آیت تاکہ اسلام لاوین ہم کہا خالد نے لاؤ

Marfat.com

زہر دے سم قاتل پس لائے وہ ایک پیالہ پر سم سے پس پکڑا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پیا اوسکو اور قایم ہو گیا صحیح سالم پس کہا اون کافرون نے یہہ دین حق ہے پس اسلام لائے سب اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تفسیر رازی مین ہے بعض علماسے مقرر جو اوٹھا کاغذ کو زمین سے کہ اوسمین ہو مکتوب بسم اللہ واسطے اجلال اور تعظیم نام خدا کے لکھتا ہے نام اسکا صدیقون سے **حکایت** نقل ہے بشر حافی کی ہمیشہ نشہ مین سرشار اور شراب و کباب مین گرفتار رہتے تھے اور بارہ شراب خانے رات دن جاری تھے اتفاقاً ایک مرتبہ راہ مین ایک کاغذ بسم اللہ کا لکھا ہوا زمین پر پڑا دیکھا جلدی سے بکمال تعظیم او تکریم کے اوسکو اوٹھا چوما اور آنکھون سے لگایا کہا یہہ نام نامی اور اسم گرامی میرے مالک محسن کریم اور رحیم کا ہے مشک خالص سے معطر کر کے عمدہ کپڑے مین نہایت تکلف سے لپیٹ کر ایک جائے بلند محفوظ مین رکھ دیا یہہ کام اوس ناکام کا اللہ کریم کو پسند آگیا اور اسکو پسند کر لیا پھر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جاؤ اور بشر حافی کو مژدہ سناؤ کہ تو نے ہمارے نام کی تعظیم کی اور گرد و غبار سے صاف کر کے عمدہ مقام پر رکھ دیا ہمنے تجکو گرد و غبار گناہ سے پاک صاف کر دیا اور فرش سے عرش تک تیرا نام بلند کر دیا حسن بصری رحمۃ اللہ جلدی سے بشر کے پاس گئے وہ سنتے ہی تہرا گیا کہ خدا خیر کرے ایسے اولیا اللہ کا یہان آنا گویا قہر الہی نازل ہوتا ہے پھر اپنے کمال محبت سے اونکو بلا کر وہ سب مژدہ سنایا سنتے ہی زمین پر لوٹ تلے تھے اور چیخین مارتے تھے اور نفس پر لعنت ملامت کرتے تھے کہ ہائے افسوس مین تیرے دم مین آکر اسدم تک گنہگاری جناب باری مین ہمدم رہا اور اسقدر انعام و اکرام اوسکی سے مطلع نہ تھا پھر زار زار روتے تھے یہان تک کہ بیہوش ہو گئے جب کچھ افاقہ ہوا اوٹھکر چلے اور سب سامان اسباب کھڑے کھڑے لٹا دیا اور سب کپڑے پھاڑ کر پھینک دئے اور لباس فقیری پہن لیا اور ننگے پاؤن ہو گئے کسی نے کہا آپ ننگے پاؤن کیون پھرتے ہین کہا اللہ تعالی ۲۹ پارہ سورہ نوح مین فرماتا ہے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا یعنے زمین کو ہمنے

Marfat.com

بچھونا بنایا تمہارے آرام کے واسطے پس اللہ تعالی کے بچھونے پر کیونکر جوتا رکھون پہر پہر شہر

اور دیار اور کوچہ و بازار مین ننگے پاؤن پہرتے تھے اور زندہ مردہ اولیا اللہ کی زیارت کرتے

تھے جانورون نے گندگی کرنا کوچہ و بازار مین چھوڑ دیا کہ مبادا پاؤن بشر حافی کا نہ بہر جائے

اور اسی سبب سے بشر حافی کہلاتے تھے کہ حافی ننگے پاؤن والے کو کہتے ہین ورنہ پہلے اونکا

نام صرف بشر تھا چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے کسی کوچہ مین گوبر پڑا دیکھا کہا بشر حافی نے رحلت فرمائی

بعد اوسکے دریافت کیا تو حقیقت مین اسی وقت انتقال فرمایا تھا اور بعد توبہ کے چالیس حج کئے

اور چالیس لڑائی کفار سے لڑے بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ ہمراہ حضرت معروف

کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے سبز گھوڑے پر سوار ہوا پر اوڑتے ہین اور منصور بن عمار رحمہ اللہ سے

ہے کہ پایا اوسنے راہ مین ایک رقعہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پس نپایا کوئی جگہہ

اوسکے رکہنے کی پس نگل گیا اوسکو پس دیکھا خواب مین کہ ایک کہنے والا کہتا ہے مقرر کہولا

اللہ نے اوپر تیرے دروازہ حکمت کا بسبب احترام کرنے تیرے کے واسطے اس رقعہ کے اور تھے

بعد اسکے کلام کرتے ساتہہ حکمت اور نصیحت کے **روایت** ہے کہ گذرے حضرت عیسی علیہ السلام

ایک قبر پر پس دیکھا فرشتے عذاب دے رہے ہین صاحب قبر کو پس جب کہ پھر کر آئے دیکھا اون

فرشتون کو اور ساتہہ اون کے طباق ہے نور کے پس متعجب ہوئے حضرت عیسی علیہ السلام

اسسے پس وحی کی اللہ نے طرف عیسی علیہ السلام کے مقرر یہہ بندہ تہا عاصی اور مقرر چھوڑ کر مرا

یہہ بیٹا خورد سال پس سونپا ماں اوسکی نے اوسکو طرف مکتب کے پس تلقین کی اوسکو اوستاد

اوسکے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس حیا آئی مجکو یہہ کہ عذاب دون باپ اوسکے کو اور ولد

اوسکا یاد کرے نام میرا بسم اللہ الرحمن الرحیم ذکر کیا اوسکو قاضی مجد الدین الشیرازی نے بیچ

کتاب تفسیر فاتحہ کے اور شیخ ابی الحسن دینور سے ہے کہ آیا پاس آپکے ایک انسان ساتہہ ایک

برتن کے تاکہ لکہے اسمین ایسی چیز واسطے پینے سو جون عورت کے اور واسطے قرار پانے بچہ کے پس لکہا

بسم اللہ پس ہٹ گیا برتن پھر آیا دوسرے بار پھر لکہی پھر ہٹ گیا پھر تیسرے بار آیا پھر لکہی بسم اللہ پھر ہٹ گیا

بچہ کا

Marfat.com

پس کہا شیخ نے جبکہ تو آویگا ہوئیگا اسی طرح جیسا کہ دیکھا تو نے پس مقربین جب ذکر کرتا ہون روایت
اللہ کا ذکر کرتا ہون مین ساتھ ہیبت اور حضور دل کے اور **روایت** ہی
فقیہ محمد مازنی کو آیا بخار اور موقوف ہوا ورد اوسکا بسبب تپ کے اور قرأۃ اوسکی پس آیا واسطہ
مزاج پرسی اوسکی کے شیخ اوسکا فقیہہ ولی الکبیر عمر بن سعید اور لکہا واسطے اوسکے تعویذ تپ کا
اور کہا دیکہیو نہین پس جبکہ باندہا اوسکو موقوف ہوگیا اوس سے بخار اوسیوقت پس جبکہ دیکہا
اوسکو تو اوسمین لکہی ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا اوسنے میرے دلمین آیا کیا شی ہی پہر آیا بخار
پہر گیا مین طرف فقیہ عمر کے پس خبر کی اوسکو کہا شاید تو نے کہولا اوسکو کہا مین نے ہان پہر لکہی
واسطے میرے عزیمت اور باندہا اوپر میرے کہا کہولیو نہین اوسکو پہر بعد کئی دن کے کہولا مین نے اوسکو
نہ پایا مین نے اوسمین سوا بسم اللہ کے کچہ پہر آئی تپ پہر گیا مین اور کہا مین نے توبہ کی مین نے پہر
نہ کہولونگا پہر کچہ لکہہ کر میرے گلے مین ڈالا پہر نہ کہولا مین نے مگر بعد ایک سال کے پس نہ پایا مین نے روایت
اوسکو مگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس احترام کیا مین نے اوسکا اور اقرار کیا مین نے
فضیلت اوسکی کا اور **روایت** ہی بعضے صالحین سے جو پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ کو بارہ ہزار عمل مین رفع مطلب
بار بعد ہزار بار کے ادا کرین دو رکعت پہر درود پڑہے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال کرے
حاجت اپنی پہر عود کرے قرأۃ کے پہر جب پڑہ چکے ہزار بار بسم اللہ پہر پڑہے دو رکعت اور درود
پڑہے اور مانگین دعا کو پس کرے اسی طرح تا تمام ہونے بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کیسی ہی
مشکل ہوگی حاجت اوسکی اللہ برلاویگا **روایت** ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت أَنَا
صَاحِبُ اللِّوَاءِ وَلَا فَخْرَ یعنے مین صاحب لواء الحمد کا ہون اور نہین فخر کرتا مین لواء الحمد ایک
جہنڈہ ہی کہ طول اوسکا راہ ہزار سالہ ہی اور عرض اوسکا مثل عرض درمیان اسمان اور زمین کے
ہی اور پہالا اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور قبضہ اوسکا چاندی سفید کا ہی اور اسکے تین دوائب
ہین ایک ذوائب مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک درمیان دنیا کے لکہی ہین اوسپر تین
سطرین سطر **اول** مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور **دوسری** مین الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

اور سطر تیسری مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور طول ہر ایک سطر کا دہ ہزار سال ہے اور پاس اوسکے ستر ہزار اور جھنڈین ہین تیچے ہر جھنڈے کے ستر صفین ہین ملائکہ کے اور ہر صف مین پانچ پانچ لاکھ فرشتہ ہین تسبیح کرتے ہین اللہ کی جب ہوگا دن قیامت کا قایم ہوگا جھنڈا۔ اور مومنین نیچے اوسکے ہون گین آدم سے لیکر قیامت تک لواء صدق کا قائم ہوگا واسطے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کل صدیق نیچے اوسکے ہونگین اور لواء عدلکا واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور تمام عادل نیچے اوس جھنڈے کے ہونگین اور لواء سخاوتکا واسطے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوگا کل سخی نیچے اوسکے ہوینگے اور لوا شہدا کا واسطے علی رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور سب شہید نیچے اوسکے ہوینگے اور لوا فقہہ کا واسطے معاذ بن جبل کے ہوگا کل فقیہ نیچے اوسکے ہونگین اور لوا زہد کا واسطے ابی ذر رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور کل زاہد نیچے اوسکے ہونگین اور لواء قرانکا واسطے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور کل قاری نیچے اوسکے ہونگین اور لوا اذان کا ہوگا واسطے بلال رضی اللہ عنہ کے اور کل موذن نیچے اوسکے ہونگین اور لوا مظلومی کا واسطے حسن رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور ہر مظلوم نیچے اوسکے ہوگا اور لوا مقتول ساتھہ شہادت کے از راہ ظلم کے واسطے حسین رضی اللہ عنہ کے ہوگا اور سب مظلوم شہید نیچے اوسکے ہونگین جیسا کہ فرمایا اللہ جل سبحانہ نے یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ دن قیامت کے بلاوینگے ہم ہر شخص کو ساتھہ امام اور پیشوا اونکے جیسا کہ لکھا ہے تفسیر روح البیان مین اس آیتہ کے تفسیر مین ہر ایک شخص اپنے مقتدا کے ساتھ پکارا جاویگا مثلاً یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی یا قادری یا چشتی وغیر ذلک اور بیچ خبر کے ہے جب کہ ہوگا دن قیامت کا قائم ہوگی خلقت اور غالب ہوگی اون پر پیاس اور ڈوبی گین ہوا فق عملوں اپنے کے پسینے مین اور ہونگین حیران اور پریشان پس بھیجیگا اللہ تعالیٰ جبرئیل کو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرماویگا اللہ تعالیٰ اے جبرئیل کہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ تیری امت کو کہ بلاؤ مجکو ساتھہ اوس نام کے تھے پکارتے ساتھہ اوسکے وقت مصیبت اور مشکل کے دنیا میں پس پکارینگے یکبارگی ساتھہ ایک زبان کے بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر فرماویگا اللہ تعالی اگر نہ ذکر کرتے میرا ساتھ اس بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باقی رہتا قضا اور
حساب کتاب اوپر تمہارے ہزار برس تک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اجلال الفرقان اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ومفتاح القرآن بسم اللہ وام القرآن سورۃ الفاتحہ یعنے اصل اور ام قرآن
سورہ فاتحہ ہے **سورۃ الفاتحۃ** سورہ فاتحہ ساتھ قول ابن عباس رضی اللہ
عنہ کے مکی ہے اور اوپر قول مجاہد رحمۃ اللہ کے مدنی ہے اور بعضے کہتے ہین مکی بھی ہے اور مدنی بھی
دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ مین اور ایکبار مدینہ مین نازل ہوئی **سوال** سورہ فاتحہ مکرر نازل
ہوئی مکرر لکھنا اوسکا چاہیے تھا مانند آیات مکررہ کہ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اور آیۃ
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ کے **جواب** نزول فاتحہ کا دو بار ثابت ساتھ خبر واحد
ہے نہ ساتھ خبر متواتر کے پس لکھنا اوسکا قرآن مین مکرر بغیر صفت تواتر کے جائز نہ ہوا اور
نزول آیات مذکورہ کا متواتر تھا اسواسطے قرآن مین مکرر لکھا اور آیات بالاتفاق اس سورہ کی
سات ہین اور پچیس کلمہ اور ایکسو تیئس ۱۲۳ حروف ہین اور بعضے بسم اللہ کو ایک آیۃ کہتے ہین اور
صراط الذین کو تا آخر ایک آیۃ جانتے ہین اور بعضے صراط الذین کو دو آیۃ جانتے ہین
اور بسم اللہ کو داخل سورہ کے نہین رکھتے ہین **سوال** اس سورہ کے آٹھ آیات رکھتے ہین
بسم اللہ کو آٹھوین آیۃ گمان کرتے ہین اور بعضی تسمیہ اور صراط الذین کو آخر تک کہ مختلف
فیہا ہے چھوڑکر سب آیات فاتحہ کو چھ آیات رکھتے ہین اس تقدیر پر ساتھ آیۃ بالاتفاق نہ ہوئین
اور کلام مفسرین ساتھ آیات بالاتفاق مطابق نہ ہوا **جواب** یہہ دونو قول غیر صحیح مین اور
اختلاف خلاف ہے اور خلاف ضعیف قادح اتفاق کا نہ ہوا **اور شان نزول سورہ**
فاتحہ کا ساتھ قول امیر المومنین علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے یہ ہے کہ معظمہ کے ہے
اور اول سورہ جو مکہ مین اوتری ہے یہہ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صحرا مین جاتا
تھا مین سنتا تھا کہ یا محمد انا جبریل وانت نبی ھذہ الامۃ واری شخصا
نورانیا علی سریر من ذھب بین السماء والارض اور مین بھاگتا تھا یہانتک کہ

Marfat.com

کہا مجکو ورقہ بن نوفل نے کہ جب آواز سنے تو مت بہاگ اور کان رکہہ سن تاکہ جو کچہہ کہ کہوے ویسا
ہی کر جب کہ آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے لَبَّیْکَ کہا اوسنے کہہ تو کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پہر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آخر سورہ تک اور آواز کنندہ
جبرئیل علیہ السلام تہا اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِيْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ سَبْعِيْنَ
شِفَاءً وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ اَيِ الْمَوْتُ یعنی سورہ
فاتحہ مین ستر دردسے شفا ہی اور بیچ روایت دوسری کے ہی کہ فاتحہ شفا سب دردون کی ہی
مگر موت کی نہین اور صاحب تفسیر بحر المواج نے سبب نزول اس سورۃ کا اسطرح لکہا ہی کہ ایک روز
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جنگل مکہ مین اوپر سات قافلہ سوداگرون کفار مکہ کے کہ ساتہہ اموال
بہت کے جاتے تہے بڑی حاجتمندی اور مفلسی اصحاب اپنے کے یاد لائے ارزومند ہوے اور تمنا اوسکی
دل مبارک مین گذری کہ اگر یہہ مال یارون میرے کے پاس ہو تو ساتہہ فراخی عیش کے دنیا مین گذارین
اور اوسکو وسیلہ اور توشہ کار آخرت کا کرین اور مثل اس آرزو کے مال کا فرون حربی مین جد
نہ ہوسین یہہ سورہ متضمن سات آیت کے نازل ہوئی تاکہ تسلی دل پیغمبر کو ہوا اور آرزوی مال کے ساتہہ
کاروان مذکور کے دل مبارک سے باہر جاوے اسواسطے حال ساتہہ کاروان مذکور کا واسطے سامان
کار دنیا کے ہوا اور سات آیتہ مذکورہ واسطے کار دنیا اور آخرت کے وسیلہ ہو اسواسطے پڑہنا اسکا
ساتہہ نیت نیک کے ثواب اخروی دکہاوے اور واسطے ہر کام مہمات دنیا سے جب اوسکو ساتہہ
صدق کے ساتہہ شرائط اور ادب کے پڑہے برآوے بعد اوسکے آیتہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ بہی نازل ہوئی اور میل کرنے پیغمبر علیہ
السلام کو طرف دنیا کے لائق اور مناسب نہین تا پیغمبر علیہ السلام بعد اوسکے بیچ غنا کافرون کے
نہ دیکہین اور بسبب فقر یارون اپنے کے اندوہ اور رنج نہ لیجاوین اور ربط اس سورہ کا
ساتہہ تسمیہ کے وہ ہی کہ بیچ تسمیہ کے تعریف وتوصیف خدا کے ساتہہ رحمت کی کیہ
اور ابتدا اس سورہ کی ساتہہ حمد کے لایا کہ رحمت موجب فیض نعمت کا ہوا اور فیض نعمت سبب حمد

ربط سورت فاتحہ بتسمیہ

اور

اور شکر کا ہو واسطے جو کوئی فیض رحمت کا کرے سزاوار شکر اور ثنا کا ہوا اور اعادہ لفظ
رحمن اور رحیم کا بیچ حمد کے اشارہ ہی طرف ربط مذکور کے اور تلویح تسمیہ کے ہی طرف ارتباط
مسطور کے اور جملہ الحمد للہ بعد تسمیہ کے اوپر قول اوس شخص کے کہ تسمیہ اوائل سور قرآن سے
نہین ہی اور اوپر طریق اوسکے کہ لوگ بیچ شروع ہر کام کے کہتے ہین بیچ فاتحہ کے تبرکاً اور بیچ
سور تو دوسری کی فصل اور تبرک ڈہونڈتے ہین ہوئے مانند اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم کے کہ اول پڑہتے ہین قرآن کے لاتے ہین تسمیہ کو بہی اسی طریق پر اور پر ہر سورہ کے متعلق
گمان کرتے ہین متعلق ساتہہ اقراء کے کہ تسمیہ مین مقدر ہی ہووے معنی بسم اللہ اقراء
الحمد للہ اور تعلق کلام کا ساتہہ کلام دوسرے کے آیا ہی چنانچہ کہتے ہین بعون اللہ
الملک الوہاب حفظت الم ذلک الکتاب اور ممکن ہی کہ الحمد للہ رب العالمین
سوال ابتداء کلام ہوا اور اوسکو ساتہہ تسمیہ کے تعلق معنوی سوا غرض تیمن اور تبرک کے نہ ہو سوال
اوپر اس تقدیر کے کہ سورۃ کو ساتہہ تسمیہ کے تعلق معنوی نہ ہو مفعول اقراء کا کہ فعل متعدی ہی
جواب کیا واقع ہوگا جواب اقرا جو تسمیہ مین مقدر ہی قائم مقام لازم کے رکہین گین اور الحمد للہ
کو ابتداء کلام گمان کرین گے اور ممکن ہو کہ بمعنی افعل القراۃ کے ہو اور مقام لازم کے ہو مفعول کو
طلب نکرے اور اوپر قول اوس شخص کے کہ تسمیہ کو اوائل سورہ قران کے جانتا ہی اور داخل
فاتحہ اور داخل ہر سورت کے رکہتا ہی ممکن ہی کہ اس تقدیر پر متعدی ہو اور مابعد اوس کا
ساتہہ تاویل ہذہ السورۃ کی مفعول اقراء کا ہو اور اوپر قول اوسکے کہ تسمیہ آیتہ منفردہ
ہو اور داخل فاتحہ اور ہر سورت کے نہ ہو مقرر ہی کہ الحمد للہ ابتداء کلام ہو اور اقراء کہ
بیچ تسمیہ کے مقدر ہی بمعنی افعل القراۃ کے بمنزلہ لازم کے ہو چنانچہ ذکر اوسکا اوپر گذرا اور روا ہی
کہ متکلم کلام اپنے اوسے علاحدہ لاوے اور بعد اوسکے وہ کلام کرے کہ ساتہہ اوسکے
تعلق معنوی نرکہے چنانچہ بیچ صدر مکتوب کے اللہم بلغ یا بیچ صدر کتاب اللہم سلم
المبلغ لکہتے ہین اور افتتاح قراۃ کا ساتہہ سورہ فاتحہ کے اور تقدیم اوسکی اوپر تمام سورتون

Marfat.com

حق اور صواب ہے اس سبب کہ یہہ سورہ ام الکتاب ہے اور مضمون اسکا متضمن تمام معانی قرآن
ہے اور مشتمل تمام مقصد و فرقان کا ہے اسواسطے الحمد للہ متضمن تمام ثنا و حمد کو ہے اور
شامل تمام ذکر اسما اور صفات علا کو ہے رب العالمین مشتمل ہے اوپر ذکر عالم اور عالمیان آدمی
اور فرشتون اور پریون اور سوا اسکے سے اور الرحمن الرحیم محتوی ہے اوپر ذکر اقسام
نعمتون اور قسمون آثار کرم اور فیض رحمة اور عفو اور مغفرت کے اور مالک یوم الدین
مشتمل اوپر ذکر امور معاد کے آیا اور احوال قیامت کے اور احوال آدمیون کے بیچ اس
دن کے ہووینگے جامع ہوا اور ایاک نعبد شامل ہے اوپر طرح طرح کے عبادتون اور نیکیون
بدنی اور جانی اور لسانی اور مالی سے اور ایاک نستعین مشتمل ہے اوپر انواع مقدمات
عبادات کے توفیقات رحمانی اور تائیدات ربانی اور استعداد انسانی سے کہ قوائے جسمی
اور جانی اوسکی ہے اور اهدنا الصراط المستقیم دال ہے اوپر خلقون اور شریعتون
اور اصلاح نفوس اور طبیعت اور سلوک دین اور طریقین شریعت مبین اور ظاہر کے کہ دین قویم
عبارت اوسے ہے اور صراط المستقیم اشارہ اوپر اوسکے ہے اور صراط الذین
انعمت علیہم حاکی ہے حکایت اور قصص نبیون اور پیغمبرون اور فرشتون اور صدیقون
اور شہیدون اور صالحین اور مطیعین اور طرح طرح کے وعدون اور قسم قسم کے مہربانیون سے
کہ وارد ہے بیچ شان انکی کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین شاکی ہے حکایات
اعمال عصاة اور فجار سے اور کفار مشرکون یہود اور ترسا اور تمام مذاہب باطلہ سے کہ
مستحق غضب اور عذاب کے ہین اور کلیات معانی قرآنی انواع مذکورہ مین اور جزئیات مضامین ہین
فرقانی اصناف مسطورہ مین جب کہ یہہ سورہ مشتمل اوپر معانی مسطورہ کی ہوئی تو اسی سبب سے
قاری کو اسکے ثواب قرات کل قرآن کا اوپر حکم حدیث من قرأ الفاتحة فکانما قرأ القرآن کے
حاصل ہے پس تو سزاوار تر ہے کہ اسکو ام الکتاب کہوین اور اوپر تمام سورتونکے سزاوار تقدیم کے
اور یہہ سورة سورتون بزرگ سے ہے اور اسکے دس نام ہین **فاتحة الکتاب**

Marfat.com

اسواسطے مبدا قرانکا اور مفتح فرقانکا ہے اور سورۃ الشفا اور سورۃ الشافیہ بنا بر حدیث
فاتحۃ الکتاب شفاءٌ من کلّ داءٍ الّا السّام کی شفا قلوب اور ابدان کی ہے اور
ام القران اور سورۃ الکنز اور سورۃ وافیہ بنا بر مشتمل ہونی اوسکی کے اوپر کلیات
معانی قرانی اور مقاصد فرقانی کی چنانچہ ذکر اوسکا اوپر ساتھہ شرح کے گذرا اور سورۃ الحمد
اسواسطے کہ اسمین ذکر حمد پروردگار کا ہے اور **مثانی** اسواسطے کہ مثانی اگر مشتق ثنا سے
ہے تو یہہ سورہ لایق اس نام کے ہے متضمن ثنا الٰہی کو ہے اور اگر مشتق ہے ثنی سے ساتھہ
معنی دونا کرنے کے تو بھی یہہ نام اوسکو لایق ہے قراۃ سورہ فاتحہ کی ہر نماز مین مکرر ہے اور **سورۃ**
الصلوۃ کہ کمال نمازکا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ ابو حنیفہ کوفی کے اور جواز صلوۃ نزدیک
امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھہ اوسکے تعلق رکھتا ہے اور **اساس القران** موافق حدیث
لکل شیئ اساس واساس القران سورۃ الفاتحۃ اور تفسیر روح البیان مین نام اسکا
سورۃ الکافیہ اور **سورۃ السوال** اور **سورۃ الشکر** اور **سورۃ الدعا** بھی ہے واسطے مشتمل
ہونے اوسکے اوپر اسکے اور نام اوسکا **سبع المثانی** بھی آیا ہے اسواسطے کہ مشتمل ہے اوپر
ساتھہ آیتہ کے یا واسطے اسکے کہ ہر آیۃ اسکی قایم مقام ساتوین حصہ قرانکے ہے پس جسنے
پڑھا اوسکو دیا جاویگا ثواب پڑھنے تمام کلام اللہ کا یا اس سبب سے کہ مقرر جسنے کھولا منہہ
اپنے کو ساتھہ پڑھنے ساتون آیات اس سورۃ کی بند کیئے جاوین گے اوسے یعنی فاتحہ پڑھنے
والے سے ساتوین دروازہ ہے دوزخ کی یہہ ہے وجہہ تسمیہ کی ساتھہ سبع کے اور ساتھہ
مثانی کے نام رکھنے کی وجہہ اوپر بیان ہو چکے جاننا چاہیے جب کہ کام بندیکا ذکر کرنا خداکا
ہے اور حمد اور ثنا حق تبارک وتعالی کیواسطے ہے اللہ جل جلالہ نے شروع فاتحۃ الکتاب کو
ساتھہ تلقین حمد کے کیا بعد اوسکے جملہ ایاک نعبد وایاک نستعین واسطے بیان حمد کے
لایا اور اسکے بعد اھدنا الصراط المستقیم بمعنی اطلب منک الھدایۃ کی ہے واسطے
طلب مدد کے کہ مضمون ایاک نستعین کا ہے مذکور ہوا اور صورت دعا کے بعد تحمید اور

Marfat.com

ثنا کے کہ اداب اجابت سے ہی ملقین ہے اور شک نہین ہے کہ کوئی دعا اہم سوال مین بڑہ کر
ہدایت صراط مستقیم سے نہین ہے کہ وہ راہ اصحاب انعام کی ہے نہ راہ مستحقان غضب
اور انتقام کی ہے حق تعالیٰ سب کو اوپر صراط مستقیم کے لاوے اور سب کو اوپر دین کے قائم
رکہے **فوائد** ف ۱ ہین پہلا تمام جو قرآن مین تحمید اور تمجید اور ثنا سے ہے نیچے قول اللہ تعالیٰ
الحمد للہ کے ہے اور جو کہ اوسمین ہے اسما حسنیٰ اور صفات علیا سے ہے وہ نیچے قول خدا رب کے
ہے اور جو کہ اوسمین ہے ذکر مخلوقات سے وہ نیچے قول العالمین کے ہے اور جو کچہہ عفو اور غفران سے
قرآن مین ہے وہ سب نیچے قول خدا الرحمن الرحیم کے ہے اور جو کچہہ ذکر وعید قیامت سے
ہے وہ سب تحت مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی ہے اور جو کچہہ کہ اوسمین عبادۃ اور طاعت سے ہے
وہ سب تحت اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے ہے اور جو کچہ سوال اور تضرع سے ہے اوسمین وہ سب تحت
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے ہے اور جو کچہہ سوال ہدایۃ اور خوف خاتمہ سے ہے وہ سب تحت قولہ
اِهْدِنَا کی ہے اور جو کچہہ کہ انعام اور اکرام سے اور ذکر مقربین سے ہے وہ سب تحت قولہ
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی ہے اور جو کچہہ ذکر مشرکین سے ہے وہ سب تحت قولہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کے ہے **ف ۲** درمیان شرح القلوب ابن جوزی کی ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبریئل نے کہ اللہ تعالیٰ تجکو سلام فرماتا
ہے اور کہتا ہے جسوقت کہ بندہ کہڑا ہوتا ہے آگے میرے واسطے نماز کے اور کہتا ہے اللہ اکبر
اوٹہا لیتا ہون مین اس حجاب کو جو میرے بین اور بندہ میرے بین ہے اور جب کہ کہتا ہے الحمد للہ
کہتا ہے اللہ تعالیٰ لِمَنِ الْحَمْدُ پس کہتا ہے لِلّٰهِ پہر کہتا ہے وَمَنِ اللّٰهُ کہتا ہے رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
پہر کہتا ہے مَنْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پہر کہتا ہے مَنِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پس کہتا ہے
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پس کہتا ہے اے بندہ میرے اَنَا مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ پس کہتا ہے اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پس کہتا ہے يَا عَبْدِيْ اَنَا اِيَّايَ تَعْبُدُ وَاِيَّايَ تَسْتَعِيْنُ
اے بندہ میرے مین ہون خاص میری عبادت کی تونے اور خاص مجہسے مدد چاہی تونے مانگ

Marfat.com

دیا جاویگا پس کہتا ہے بندہ اھدنا کہتا ہے کونسی ہدایت چاہتا ہے کہتا ہے صراط
المستقیم پھر کہتا ہے کون سی صراط چاہیے کہتا ہے صراط الذین انعمت علیہم پس
کہتا ہے اللہ تعالیٰ ای ملائکہ گواہ رہو مقرر کیا میں نے بندہ اپنے کو اون میں سے کہ جنپر انعام
کیا میں نے نبیون سے اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین سے پھر کہتا ہے غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ گواہ رہو مقرر کیا میں نے اپنے
فائدہ بندیکو اون میں سے جنپر انعام کیا میں نے اور نہ کیا میں نے اون میں سے جنپر غضب میرا نازل
ہوا اور نہ گمراہون سے پھر کہتا ہے بندہ آمین پس کہتے ہین ملائکہ آمین ف۳ پیدا کیا اللہ تعالیٰ
نے ایک فرشتہ نیچے عرش کے سر اوسکا مانند سر آدمی کے ہے اور اسکے ستر ہزار پر ہین اور مکتوب
ہے اوپر رخسارہ راست کے سورہ اخلاص اور اوپر چپ کے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو
والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم اور اوپر پیشانی ہر
ایک کے سورہ فاتحہ اور روبروئے اونکے ستر ہزار صفین ہین ملائکہ سے کہ پڑھتے ہین فاتحہ کو
جب پوچتے ہین ساتھ قرأۃ ایاک نعبد وایاک نستعین کے گر پڑتے ہین سجدہ مین
پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ یا ملائکتی اوٹھاؤ اپنے سر کو سجدہ سے پس مقرر مین راضی ہوا مین
فائدہ پس کہتے ہین ربنا ربنا راضی ہوا وسے جسنے پڑہی فاتحہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس کہتا ہے گواہ کرتا ہون مین تمکو مقرر مین راضی ہوا فاتحہ پڑھنے والون سے ف۴ اسمین
بندرہ میم ہین ساتھ بسم اللہ کے پس جبکہ پڑھتا ہے اسکو بندہ نکلتے ہین میمین مانند پرند
کے پس لٹکتے ہین ساتھ عرش کے پس بوجہل ہوتا ہے عرش اوپر حاملان عرش کے پس کہتے
ہین ای رب یہہ کیا بوجھ ہے پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ یہہ بوجھ ثواب سورہ فاتحہ کا ہے جو کہ
پڑھا ہے اوسکو بندے میرے نے پس کہتے ہین میمین ای رب ہمارے کیا جزا ہے واسطے
پڑھنے والے فاتحہ کے پس کہتا ہے اللہ تعالیٰ جاؤ طرف اعمالنامہ انکی کے پس ہر میم محو
کرتے ہین وسوسہ بیان پس کہتے ہین ای رب زیادہ کر پس کہتا ہے بس ۲ پھر کہتے ہین زیادہ

Marfat.com

پس زیادہ کرتا ہے ایک سو بنیس ۱۲ تک مقابل ہر میم کے پس محو ہوتی ہیں سب اکہزار اور انہتہ
بدیان واسطے پڑھنے والے اسکی کے نمازین اور محو ہوتی ہین ہرون اوزرات تین تیس ۳۶ ہزار
اور چھ سو بدیان **ف ۵** کہا انس رض نے سوال کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتحہ سے پس کہا فائدہ
سوال کیا مین نے جبریل سے اور جبریل نے پوچھا میکائیل سے اور میکائیل نے پوچھا اسرافیل سے
اور اسرافیل نے پوچھا قلم سے پس کہا قلم نے جبکہ کہا رب میرے نے ساتہہ لکھنے الحمد للہ
رب العالمین کے چمکا ایک نور ایسا کہ پر ہو گیا عرش اور کرسی اور آسمان پس کئے اللہ نے
اوسکے دو حصے پس پیدا کئے اوسنے درجات جنت کے اور کہا اوسکو باب الحامدین اور
دوسرے سے ساکنان آسمان اور حکم کیا اونکو ساتہہ لکھنے ثواب فاتحہ کے پھر حکم کیا مجکو ساتہہ
کتابت الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے پس چمکا ایک نور مثل اول کے پس پیدا کیا اوسسے اللہ نے بحر الرحمۃ
پھر فرمان کیا مجکو ساتہہ کتابت مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے پھر چمکا نور مانند اول کے پیدا کیا
اوسنے بحر العدل پھر حکم فرمایا مجکو ساتھ نوشت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے
پس چمکا نور مانند اول کے پس اوسکو دو حصہ کیا اور دیا میکائیل کو اور کہا برکتہ ہے رزق بندون
میرے کے اور باقی ہوا بحر توفیق پھر امر کیا مجکو ساتہہ کتابت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے پس
چمکا ایک نور مثل اول کے پیدا کیا اوسسے بحر الہدایۃ جب کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت کا بندہ کو
بہیجتا ہے اوسمین سے ایک قطرہ طرف دل اوسکے کے پھر حکم کیا مجکو ساتہہ کتابت صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے پھر چمکا ایک نور پس کیا اوسکو بیچ پرون جبریل کے اور کہا یہہ یقین ہے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پس اسیواسطے نہین چاہتے سوائے اسلام کے کسی دین کو اور دینکے
پھر حکم کیا مجکو ساتھ لکھنے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے پھر چمکا ایک نور پس
بیقرار ہوئے اوسسے خلقت پس پیدا کیا اوسنے صور کو پس دیا وہ اسرافیل کو **ف ۶** کہا فائدہ
حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اَوَّلُ الْفَاتِحَۃِ نَعِیْمٌ وَاَوْسَطُھَا تَکْرِیْمٌ وَاٰخِرُھَا رِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اور کہا گیا فاتحہ مین شفا ہے ہر بیماری ظاہر اور باطن سے پس بیچ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے

Marfat.com

شفا ہی ریا سے اور بیچ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے شفا ہی کبر سے اور بیچ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے شفا ہی گمراہی سے اور بیچ حدیث کے ہی تقسیم کی گئی نماز درمیان میرے اور درمیان بندہ میرے کے دو حصہ پس جبکہ کہتا ہی بندہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہی اللہ تعالیٰ بزرگی بیان کی میرے بندہ میرے نے اور جب کہتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہی حمد کی میرے بندہ میرے نے اور جب کہتا ہی الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہی ثنا کی میرے بندہ میرے نے اور جب کہتا ہی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہی سپرد کیا طرف میرے بندہ میرے نے بعد جب کہتا ہی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہی یہہ درمیان میرے اور بندہ میرے کے ہی اور واسطے بندہ میرے کی ہی جو سوال کرے مجھسے اور جبکہ کہتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الخ کہتا ہی اللہ تعالیٰ یہہ واسطے بندہ میرے کے ہی اور واسطے میرے بندہ کے ہی جو مانگے اور بیچ روایت صحیح کے ہی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ اور نہ ذکر کیا بسملہ کو پس استدلال ہی اسکے ہی کہ مقر بسملہ نہین ہی فاتحہ سے اور ہی بسبب اوسکے نصف ہوتا ہی اطول نصف سے بسملہ کے ساتھہ کہا ابن عابد نے جائز ہی ہونا نصف کا اطول نصف سے مثلاً اگر کہا انت طالق نصف الیوم طلقت عند الزوال مع ان الیوم من الفجر فیکون النصف الاول اطول من النصف الثانی یعنے تجکو طلاق ہی آدھے دن مین پس واقع ہو گی طلاق وقت زوال کے باوجودیکہ دن فجر سے ہی پس ہوا نصف اول اطول نصف ثانی سے اور روضہ مین ہی باب الطلاق مین اگر کہا تجکو طلاق ہی وقت نصف ماہ کے واقع ہوگی وقت غروب شمس کے **مسئلہ** نہین واجب ہی فاتحہ اوپر مقتدی کے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور نزدیک امام مالک اور احمد رحمۃ اللہ کے اور بعضون نے کہا واجب ہی سریہ نہ جہریہ مین اور قائل ہوئے شافعی ساتھہ وجوب کے ہر رکعت مین اوپر امام اور ماموم اور منفرد کے سوا مسبوق کے **ف** کہا نیشاپوری وغیرہ نے پناہ مانگ ساتھہ اللہ کے شیطان رجیم سے تاکہ دفع ہو تیرے سے عجب کہا نجم الدین نسفی نے بہت کوشش کرتا ہی شیطان بیچ افساد حال بندہ کے وقت قراۃ قرآن کے پس کہا نیشاپوری نے

کہہ بسملہ کہلی واسطے تیرے دروازہ ذکر کا اور کہہ الحمد للہ کہلے واسطے تیرے دروازہ شکر کا اور
ساتھہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے دروازہ رجا کا اور ساتھہ قول مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے دروازہ
خوف کا اور ساتھہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے دروازہ اخلاص کا اور ساتھہ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے دروازہ دعا کا اور ساتھہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے
کہلے دروازہ اقتدا اور پیروی کا ساتھہ ارواح پاکیزہ کے **لطیفہ** اس سورہ کے اول مین تحمید
ہے اور اخیر مین توحید اور مفرر اللہ تعالی نے خاص کیا اوسکو ساتھہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس رب اونکا محمود ہے ساتھہ قول اپنے الحمد للہ کے اور نبی اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
ساتھہ قول خدا کے محمد رسول اللہ پس رب اونکا رب العالمین ہے اور نبی اونکا رحمۃ للعالمین ہے پس
رب اونکا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے اور نبی اونکا ساتھہ مومنین کے رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ ہے اور رب اونکا
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے اور نبی اونکا شفیع یوم الدین ہے اور رب اونکا معبود ہے اور
ساتھہ قول خدا کے اِيَّاكَ نَعْبُدُ اور نبی اوسکا قاید ہے جب کہ وارد ہونگین محشر مین اور رب
اونکا ہادی المومنین ہے ساتھہ قول اپنے کے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور ایسا ہی ہے
نبی اونکا انک لتہدی الی صراط مستقیم کے **حکایت** کہا محمد بن علی العراقی نے نکلا بیچ
پلک برنے آنکھہ میرے کے گوشت کا قطعہ پس کہا کسی نے بغداد مین ایک یہودی ہے کہ کاٹتا ہے
اسکو پس کہا مینے نہین تسلیم کرتا ہون مین نفس اپنے کو یہودی کے تئین پس دیکھا مین نے خواب مین
کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے پڑھہ اسپر فاتحۃ الکتاب بعد وضو کے پس کیا مین نے اسیطرح کہ ایک
دن وضو کر رہا تھا کہ دفعۃً گرا قطعہ گوشت کا ساتھہ برکت فاتحہ کے اور بیچ تفسیرون کے ہے نقل
کہ ایک سائل نے سوال کیا ایک درہم کا بیچ مسجد جامع بغداد شریف کے کہا اوسکو ایک آدمی نے
پڑھہ فاتحۃ الکتاب اور بہیج ثواب اوسکا ساتھہ ملک میرے کے پس کہا سائل نے مین سوال کرتا ہون
بسبب محتاجی اپنی کے ایک درہم کا نہ کہ بیچتا ہون کلام خدا کے پھر نکلا سائل پس ملا ایک سوار
کہ اوسپر کپڑے ہین سبز دیا اوسکو دس ہزار درہم کہا سائل نے مَنْ اَنْتَ قَالَ يَعْنِيْكَ

توکون ہے کہنا یقین تیرا ہون مین الحمد للہ الحمد مرفوع بالابتدا ہے للہ خبر ہے الف لام واسطے
عہد کے ہے یعنے حمد کامل یا حمد رسولون اور کاملون اہل ولایت سے وہ حمد اللہ کے واسطے
اللہ کے ہے یا واسطے عموم اور استغراق کے ہے بمعنی جمیع اور حمد ثنا واسطے محمود کے ازروی اصل کے
اور واسطے ممدوح کے ازروی عدل کے اور واسطے معبود کے ازروی حق کے برابر ہے کہ ہو یہہ حمد
عینی یا عرضی فرشتہ یا بشر سے یا سوا اوسکے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ
اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ یعنے نہین ہے کوئی چیز سے مگر تسبیح کرتے ہین ساتھہ حمد اوسکی کے یا واسطے
جنس کے ہے اور لام بیچ للہ کے واسطے اختصاص کے ہے کہ موجب اختصاص جملہ ماہیت کا ساتھہ
ذات خدا کے ہوا اور اختصاص ماہیۃ کا موجب اختصاص جملہ افراد کا ہوا اگر ایک فرد حمد سے
مخصوص ساتھہ حمد خدا کے نہ ہو ماہیت مخصوص نہوا اور ساتھہ اس معنی کے اطباق ہی اور درمیان اہل
سنت اور جماعت اور معتزلہ کے اتفاق ہے اسواسطے کہ نزدیک سنت اور جماعت کے باعتبار خلق اجسام
اور افعال کے سب محامد مخصوص ساتھہ خدا کے ہے اور استحقاق کل محامد کا اوسی کو ہے کیا ذوات
اور کیا اوصاف اور اعمال اور افعال اختیاریہ اور اضطراریہ سب مخلوق اور پیدا کیئے ہوئے اوسکے
ہین بلا شک وشبہ اور سب چیزونکو نسبت اختراع اور ایجاد کے ساتھہ اوسی کے ہے اور نزدیک
معتزلہ کے باعتبار اقدار کے اگرچہ افعال اختیاریہ نزدیک اون کے مخلوق بندون کے ہین اور بندیکو
بیچ شان افعال اختیاریہ کے صفت ایجاد کے ہین لکن اقدار خدا سے ہے باعتبار اقدار کے سب
محامد خاص واسطے اسی کے ہے اور اسم اللہ اصل مین الالہ تھا مثل الناس کے کہ اصل مین الاناس
تھا حذف کیا گیا ہمزہ اور عوض کیا گیا اوسی حرف تعریف کا اور الہ اسماء اجناس سے ہے واقع
ہوتا ہے اوپر ہر معبود کے حق اور باطل کے پھر غلبہ پایا اوپر معبود حق کے جیسا کہ نجم نام واسطے ہر
ستارہ کے تھا پھر غلبہ پایا اوپر ثریا کے اور لفظ اللہ ساتھہ حذف ہمزہ کے خاص ہے ساتھ معبود
حق کے اور نہین بولا جاتا ہے اوپر غیر اوسکی کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے ندا مین یا اللہ اور ہہ
اسم غیر صفتی ہے واسطے ذات واجب الوجود کے اور جامع ہے جمیع صفات کا اسکو اور حمد نزدیک

Marfat.com

صوفیہ کے اظہار کمال محمود کا ہے اور کمال اوسکا بر تر ہے صفات اوسکی سے اور افعال اور
آثار اسکی سے کہا شیخ داود قیصری نے الحمد تین قسم ہے قولی فعلی حالی قولی
وہ ہے کہ حمد اور ثنا کی جاوے اللہ کے ساتھ زبان کے وہ ثنا کہ کے اللہ تعالی نے اپنی خود
ثنا سات اوسکے زبانون انبیا علیہم السلام پر اور فعلی بجالاتا ہے ساتھ اعمال بدنیکے
عبادات سے اور خیرات سے واسطے رضا خدا کے اسواسطے حمد خدا جیسی کہ واجب ہے انسان پر
ساتھ زبان کے اسی طرح واجب ہے اسپر باعتبار ہر اعضا کے بلکہ ہر عضو مانند شکر کے ہے اور
حمد نزدیک ہر حال کے ہے جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ
اور یہہ حمد نہین ممکن ہے مگر سات استعمال ہر اعضا کے اوس چیز مین کہ پیدا کیا اللہ نے واسطے
اسکے اوپر وجہ مشروع کے واسطے عبادت حق کے اور واسطے فرمان برداری حکم اوسکی کے
نہ واسطے خواہش لذتون نفس کے اور حالی وہ ہے کہ ہو باعتبار روح اور دل کے مانند متصف
ہونے کے سات کمالات علمیہ اور عملیہ کے مانند خلق اختیار کرنے کے ساتھ اخلاق الٰہیہ کے اسواسطے
کہ انسان مامور ہے ساتھ خلق حاصل کرنے کے ساتھ اخلاق اللہ تعالی کے ساتھ زبان
انبیا علیہم السلام کے تاکہ ہون یہہ کمالات ملکہ نفوس اونکی کا اور ذاتون انکی کا اور حمد شامل ہے
ثنا اور شکر اور مدح کو اور اسی سبب سے مصدر کیا کتاب اپنی کو ساتھ اسکے کہ حمد کے ذات
اپنی کے سات ثنا کے بیچ لِلّٰہِ کے اور ساتھ شکر کے بیچ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے اور سات مدح کے
بیچ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے پھر نہین ہے یہہ کہ حمد کرے بندہ اوسکے ساتھ
ان تینون وجہ کے حقیقۃً بلکہ تقلیدًا اور مجازًا ای پر اول اسواسطے کہ ثنا اور مدح ساتھ اسے
وجہ کے جو کہ ہو لایق اور سزاوار ساتھ ذات اوسکی کے یا ساتھ صفات اوسکی کے کہ یہہ
فرع ہے معرفت کنہ اور صفات اوسکی کے اور مقرر فرمایا اللہ جلالہ نے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا
یعنی اور لوگ نہین گھیرتے خدا کو از روی علم کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنی اور صفت
نہ کی انھون نے اللہ کی حق صفت اسکے کا بس تو نہ ہوئے یہہ حمد اور ثنا اور مدح مگر تقلیدیا

اور

اور دوم یہہ مانند فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کہ خطاب کیا ایزد تعالی کے ساتہہ ثنا کرنے کے اوپر ذات مقدس اپنی کے شب معراج کو فرمایا حضرت نے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اور ضرور ہے جاننا فرمان برداری امر رب کیکو اور اظہار عبودیت کو پس فرمایا اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ پس یہہ ثنا ہے ساتہہ تقلید کے اور مقرر حکم کیا ہمکو بہی یہہ کہ حمد کریں ہم ساتہہ تقلید کے کما قال اللہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی کہہ الحمد للہ اور مثل قول تعالی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی ڈرو اللہ سے جسقدر سکو تم کذا فی التاویلات النجمیہ کہا سعدی رحمہ اللہ نے **بیت**

عطائیست ہر موی از وبر تنم ۔ چگونہ بہر موی شکری کنم

اور حمد اللہ جل شانہ کی افضل ہے تمام دعاؤں سے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اسواسطے دعا عبارت ہے ذکر کرنے بندے سے رب اپنے کو اور سوال کرنے فضل اوسکے سے اور الحمد للہ میں یہہ معنی موجود ہیں اسواسطے اسمیں ذکر رب کا اور طلب مزید کا ہے اس سبب سے کہ وہ راس الشکر ہے کقولہ علیہ السلام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَاسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَمْ يَحْمَدْهُ اور شکر مستلزم ہے مزید کو لقولہ تعالی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ پس جسنے کہا الحمد للہ گویا اوسنے سوال کیا اللہ سے زیادتی فضل کے اوسے بعد ثنا کرنے کے اوسکی کے **حکایت** تہا ایک عابد زمانہ اول میں اسقدر کہ تعجب کیا عبادت اوسکی سے جبرئیل نے اور اجازت چاہی حق سبحانہ سے زیارت اوسکی پس اجازت دی اللہ نے اوسکو ساتہہ اس شرط کے کہ نظر کرے اول لوح محفوظ میں پس یا نظر کی اوسمیں تو پایا نام اوسکا لکہا ہوا اشقی پس آیا طرف اوس عابد کے اور خبر دی اوسکو ساتہ اوس کیفیت کے پس کہا عابد نے الحمد للہ پس گمان کیا جبرئیل نے کہ شاید نہ سنی اوسنے میری بات پہر گیا دفعہ دوسری پہر کہا اوسنے الحمد للہ اگر نہ ہوتا میں لایق اوسکے نہ کرتا رب میرا ساتہہ میرے یہہ معاملہ پس حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر شدت اور سختی کے پس تعجب کیا جبرئیل

اوسے پس کہا اللہ نے ای جبرئیل پہر کر لوح محفوظ پر ایکبار نظر پس نظر کی پایا نام اوسکا لکہا
سعید **ف** نزہۃ المجالس مین روایت کی علی ابن ابی طالب سے جب کہ قید کیا بخت نصر نے
دانیال علیہ السلام کو ساتھہ دو شیرون کے پانچ ۵ دن تک پہر کہولا تو دیکہا انکو صحیح سالم کہا
بخت نصر نے کیونکہ بچ رہا تو کہا دانیال علیہ السلام نے کہا مین نے ۔ الحمد للہ الذی لا ینسی من
ذکرہ ۔ الحمد للہ الذی لا یخیب من دعاہ الحمد للہ الذی من توکل علیہ کفاہ
الحمد للہ الذی لا یکل من توکل علیہ الی غیرہ الحمد للہ الذی یجزی بالاحسان
احسانا و بالسیئات کرما و غفرانا الحمد للہ الذی ہو رجانا یوم سوء قیاما عمالنا
الحمد للہ الذی یجزی بالصبر نجاہ حدیث مین ہے جب کہ دیتا ہے اللہ تعالی اپنے
بندے کو نعمت اور کہتا ہے بندہ الحمد للہ فرماتا ہے اللہ تعالی دیکہیو بندے میرے کو عطا کی
مین نے اوسکو وہ چیز کہ نہین ہے قیمت اوسکی اور دی مجکو بندے نے وہ چیز کہ ہے قیمت اوسکی
روایت ہے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف ابراہیم علیہ السلام کے کہ ای میرے خلیل جب کہ
نماز پڑہے تو تو شروع کر ساتہہ الحمد للہ کے پس مقرر لکہا مین نے اوپر نفس اپنے کے یہہ کہ جو
حمد کرے گا میری دونگا مین اوسکو چار چیزین **اول** یسر بعد عسر کے **دویم** غنی بعد فقر کے
اور **سویم** راحت دنیا اور آخرت مین **چہارم** امن دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ کہتا ہے بندہ الحمد للہ پر ہوجاتا ہے جو کچھ کہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے
اور جب کہتا ہے دوسری بار پر ہوجاتا ہے جو کچھ کہ ہے درمیان آسمان ساتوین اور زمین
ساتوین کے اور جب کہتا تیسری بار کہتا ہے اللہ تعالی مانگ جو مانگتا ہے عطا کیا جاوے گا
اور کہا وہب بن منبہ نے پڑہا مین نے بیچ بعض کتاب اللہ کے مین کہ مقرر ابلیس نے نہین کہا اپنی
عبادت مین کلمہ الحمد للہ کا اور اگر کہتا نہ پڑہتا اس واسطے مین **لطیفہ** تحمید خواب مین دلالت
کرتی ہے اوپر زیادتی رزق کے قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم اور دلالت کرتی
ہے اوپر پیدا ہونے دو بیٹون کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے حکایتاً ابراہیم علیہ السلام سے الحمد

(حاشیہ: ف — روایت — یسر عطا ہوگا اربعہ کا واسطے حامد کے — لطیفہ)

رہبہ

Marfat.com

لله الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحاق اور پیدا ہوئے اسمعیل ہاجرہ سے
پہلے پیدا ہوئے اسحاق کے سارہ سے ساتھ چودہ ۱۴ برس کے مسئلہ اختلاف کیا علمانے
بیچ الحمد للہ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہ ان دونون مین سے کون کلمہ افضل ہے پس کہا
ایک جماعت نے لا الہ الا اللہ افضل ہے اسواسطے کہ وہ دفع کرتا ہے کفر کو لقول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ اور کہا ایک جماعت علمانے
کلمہ الحمد للہ کا افضل ہے اسواسطے اسمین توحید ہے فقط اور واسطے پڑہنے والے اسکی کے ۳۰
بیس نیکیان ہین دیکھا مین نے نزہۃ المجالس مین ایک مقولہ کہا بعضی صالحین مین سے
اوپر جبل عرفات کے الحمد للہ علی نعمۃ الاسلام وکفی بہا من نعمۃ پس جب کہ ہوا سال آیندہ
پہر ارادہ کیا یہہ کہ کہوے اس کلمہ کو عرفات پر آواز یونچی اسکو ہاتف سے مہلاً یا عبد اللہ
حتی تفرغ من ثوابہا بالعام الماضی یعنی توقف کر ای بندہ خدا تاکہ فارغ ہووین ہم
اگلے برس کے ثواب سے اور نقل ہے کسی کتاب مین کہ کہا آدم علیہ السلام نے یارب مشغول
کیا تو نے مجکو ساتھ کسب ہاتھ کے پس سکہا مجکو ایسی چیز جو کہ جامع ہو حمد اور تسبیح کو پس وحی
کی اللہ نے طرف اوسکے کہ جب کہ صبح ہوا ای آدم کہہ تین بار الحمد للہ رب العالمین حمداً یوافی
نعمہ ویکافی مزیدہ اور جب کہ رات ہو اسی طرح کہہ تین بار پس جامع حمد اور تسبیح کو ہا ہے
یہہ اور بیچ حدیث کے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ کہوے وقت فجر کے تین بار ؎
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین حمداً کثیراً طیباً
مبارکاً فیہ دفع کرتا ہے اللہ اوسسے ستر بلا کو ادنی اوسکے ہم اور غم ہے رب العالمین
پرورش کرنیوالا جہانکا جاننا چاہیے جبکہ آگاہ کیا اللہ تعالی نے اوپر استحقاق ذات اپنی کے واسطے تمام
محامد کے مقابلہ حمد کے ساتھ اسم ذات کے پیچھے اوسکے لایا اسما صفاتی واسطے جمع ہونے کے درمیان
دونو استحقاق کے اور رب العالمین مانند دلیل کے ہے استحقاق ذات خدا پر ساتھ تمام محامد ذاتی
اور صفاتی اور دنیوی اور اخروی کے اور معنی رب کے تربیت اور اصلاح کی ہین مگر پرورش

Marfat.com

کرتا ہے عام عالم کو ساتھہ غذا و پینے اونکی کے اور تمام اسباب بقاو جود انکی کے اور بیچ حیوانسان
کے پس پالتا ہے ظواہر کو ساتھہ نعمت کے اور وہ نفس ہے اور بواطن کو ساتھہ رحمت کے اور
وہ قلب ہے اور پالتا ہے نفوس عابدونکو ساتھہ احکاموں شریعت کے اور قلوب مشتاقین کو
ساتھہ اداب طریقت کے اور پالتا ہے اسرار محبونکو ساتھہ انوار حقیقت کے اور پالتا ہے
انسان کو ساتھہ فیض قوۃ انوار اپنی کے بیچ اعضاء اوسکی کے پس پاک ہے وہ ذات جسنے
شنوا کیا ہڈیکو اور بینا کیا چربی کو اور گویا کیا گوشت کو اور دویم پرورش کرنے ساتھہ خوراک
اوسکی کے بیچ نباتات کے ساتھہ غلہ کے اور میوون کے اور بیچ حیوان کے ساتھہ گوشت اور
روغن اور دودھی اوسکی کے اور بیچ زمین کے ساتھہ درختون اور نہرون اوسکی کے اور بیچ
آسمان کے ساتھہ ستارون اور انوار اوسکی کے اور بیچ زمین کے ساتھہ سکونت کے اور روکنا
حشرات اور حرکات موذیہ کارات مین اور نگاہ بانی تیری اور قدرۃ دینی تجکو دن مین واسطے طلب
معاش کے پس سوچ اے بندے یہہ پالنا اوسکا تجکو ایسا ہے کہ گویا نہین ہے کوئی اور بندہ اوسکا
سوا تیرے اور تو نہین خدمت کرتا اوسکی یا خدمت کرتا ہے تو اسطرح گویا کہ واسطے تیرے رب ہے
سوا اوسکے اور عالمین جمع عالم کی ہے کہا وہب نے واسطے اللہ کے اٹھارہ ہزار عالم ہے اور کہا
ضحاک نے تین سو ساٹھہ ہین تین سو اونمین سے نہین پہچانتے خالق اپنے کو اور برہنہ رہتے ہین
اور وہ روئی ہین جہنم کے اور ساٹھہ اونمین سے پہنتے ہین لباس اور یہہ وہ ہین کہ جنکے اوپر گذرے
سکندر ذوالقرنین اور کلام کے اونسے اور کہا کعب نے بیشمار ہین جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہٗ
وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر پیدا کیا اللہ
تعالی نے خلقت کو چار قسم ملائکہ اور شیاطین اور جن اور انس پھر کیا
انکو دس جز ۹ نہ جز اونمین سے ملائکہ ہین اور ایک جز تبنو باقی پھر کیا ان تینون کو دس جز
۹ نہ جز اون مین سے شیاطین ہین اور ایک جز جن اور انس پھر کیا ان دونون کو دس جز پس
۹ نہ جز اونمین سے جن ہین اور ایک جز انس پھر کیا انس کو ایکسو اور پچیس ۱۲۵ جز پس کیا ایک

Marfat.com

سو جز کو بلاد ہند میں اون میں سے ساطوح ہین اور وہ انس ہین کہ سر اونکے مانند سر کتون کے ہین اور ماسوح ہین اور وہ بھی انس ہین کہ کان اون کے مانند کان ہاتھیون کے ہین اور مالوح ہین اور وہ بھی انس ہین کہ آنکھین اونکی چھاتیون پر ہین اور مالوف ہین اور وہ لوگ ہین کہ نام اُنکا دوال پا ہے اور جائے ان سبھون کی دوزخ ہے اور کئی بارہ جز او میں سے بلاد روم ہین کہ اون مین سے نسطوریہ اور ملکانیہ اور اسرائیلیہ ہین اور ہر ایک ان تینون سے چار طائفین ہین اور سب کی بازگشت طرف دوزخ کے ہے اور کئی چھ ۶ جز اون مین سے مشرق مین کہ وہ یاجوج اور ماجوج اور ترک اور خاقان اور ترک حد خلج اور ترک غذر اور ترک جرجیر ہے اور کئی چھ ۶ جز مغرب مین کہ وہ زنج اور زط اور حبشہ اور نوبہ اور بربر اور تمام کفار عرب ہین اور بازگشت انکی نار ہے اور باقی رہے انس اہل توحید سے ایک جز پر جز اون کے تہتر فرقہ ہین بہتر اون مین سے اوپر خطر کے ہین ۶ وروہ اہل بدعت اور ضلالت ہین اور ایک فرقہ ناجیہ ہے اور وہ اہلسنت اور جماعت ہین اور حساب اونکا اوپر اللہ کے ہے جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب دیوے اور آیا حدیث نبوی مین متفرق ہوئے بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوئے اوپر بہتر فرقہ کے اور امت میری متفرق ہوگے اوپر تہتر فرقہ کے سب کا ٹھکانا دوزخ ہین مگر ایک کہا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ یعنے وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہے یارسول اللہ فرمایا مَنْ هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي یعنی وہ لوگ ہین جو کہ قایم ہین اوسپر کہ جسپر ہین ہون اور اصحاب میرے ہین اعتقاد اور فعل اور قول سے پس وہ حق ہے اور راہ ہے پہنچانیوالی طرف جنت کے اور فوز اور فلاح کے اور ماسوا اسکے باطل ہے اور راہ ہے طرف نار کے یعنے جسنے مخالفت کی میرے قول اور فعل اور اعتقاد سے اور میرے اصحاب کے قول اور فعل اور اعتقاد سے وہ راہ پہنچانیوالی ہے طرف نار کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے پس اتباع کرو گروہ اعظم اور بڑیکا پس تحقیق جو کوئی بڑی

ترک ہم اکثر انسانہا بلاد روم مین ہین

Marfat.com

گروہ سے الگ ہوا آتش دوزخ مین پڑا بعد ازان سواد اعظم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی
اور تابعین بعد ازان تبع تابعین ہوئی اور اتباع دین مین قرن اول اور ثانی اور ثالث کے لوگونکا
واجب ہی کما قال اللہ تعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا یعنی اللہ
یعنی چنگل مارو تم ساتھ ریسمان خدا کے اور نہ جدا ہو جاؤ تم دین اللہ سے یعنے گروہ اہلسنت
اور جماعت سے کیونکہ تفریق اہلسنت اور جماعت کے بدعت اور ضلالت ہی اور صاحب بدعت
سیئہ کا دوزخ ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا مت ہو
مانند اون لوگون کے جو کہ متفرق ہوئی اور مختلف پھر فرمایا فاولئک لھم عذاب عظیم
اور یہہ لوگ ہی کہ واسطے اون کے عذاب ہی بڑا اور فرمایا ومن یشاقق الرسول من
بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
جھنم وساءت مصیرا اور جو کوئی خلاف کرے رسول کے بعد اسکے کہ ظاہر ہو چکی
اوسکو ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانون کے متوجہ کرین گے ہم اوسکو جدہر
متوجہ ہوا اور داخل کرین گے ہم اوسکو دوزخ مین اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
مقرر شیطان بھیڑیا ہی آدمی کا مانند بھیڑئے بکریکے کہ لیتا ہی بکری بھاگنے والی کو ریوڑ سے
اور اس بکریکو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑا پنی سے اور اس بکریکو کہ کنارہ پر ہو ریوڑ سے اور
اور بچو تم درون پہاڑ سے اور لازم ہی تمپر جماعت روایت کیا اس حدیث کو احمد نے
ف یعنی مراد یہہ ہی کہ جیسے بھیڑیا اکیلے بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی کہ اجماع امت محمد صلعم کے
علماؤن کی سے الگ ہوتا ہی اور مخالفت اونکی اختیار کرتا ہی اور نیا مذہب نکالتا ہی اور
بچو درون پہاڑ کے سے یعنے شاہ راہ اسلام کو چھوڑکر گمراہیون کی گھاٹیون مین مت بیٹھو
بلکہ فرمایا جو کہ جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت یعنی ایک ساعت بھی پس تحقیق نکالا اوسنے
پٹہہ یعنے دنبہ اسلام کا گردن اپنی سے نقل کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود نے اور کہا طحاوی
نے شرح در المختار کے کتاب ذبح مین کہ کہا بعضے مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانیوالی جنکو

بیان روایت

Marfat.com

کہتے ہین اہلسنت اور جماعت بلا شک شبہ جمع ہوئے ہین آج کے دن درمیان چار مذہبون کے
کہ وہ **حنفیؒ** اور **مالکیؒ** اور **شافعیؒ** اور **حنبلی** رحمہم اللہ ہین اور جو کوئی کہ خارج ہوا
ان چارون مذہبون سے اس زمانے مین پس وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور کہا قاضی ثناء اللہ نے
بیچ تفسیر مظہری کے نیچے قول اللہ تعالی کے اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ
الْمُرَکَّبُ عَلٰی بُطْلَانِ قَوْلٍ یُخَالِفُ کُلَّہُمْ پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر بطلان اوس
قول کے جو کہ مخالف ہو چارون کے اور چاہیے کہ لازم پکڑے ایک مذہب کو اور شارح طیبی نی اور
شارح مشکوٰۃ نے بیچ تفسیر حدیث اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ الحدیث کے ذکر کیا ہے باین
عبارت اُنْظُرُوْا اِلَی النَّاسِ وَاِلٰی مَا ہُمْ عَلَیْہِ فَمَا عَلَیْہِ الْاَکْثَرُ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ
مِنَ الْاِعْتِقَادِ وَالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ فَاتَّبِعُوْہُمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ ہُوَ الْحَقُّ وَمَا عَدَاہُ بَاطِلٌ یعنے
دیکھو طرف لوگون کے اور طرف اوسکے جس پر وہ ہین پس جس پر ہین اکثر علماء مسلمین سے اعتقاد اور
قول اور فعل سے پس تابعداری کرو انکی اسمین پس بیشک وہ حق ہے اور سوا اسکے باطل ہے

فائدہ مراد اس سے یہ ہے کہ جس پر اجماع علماء مسلمین کا ہو وہ حق ہے اور تابعداری کرنے اون کی
واجب ہے جیسا تعیین مذاہب اربعہ کا اور التزام ایک مذہب کا اور مثل انعقاد مجلس مولود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تقبیل ابہامین کے وقت قول موذن اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے
جیسا کہ ذکر کیا تفسیر روح البیان اور فتح العزیز اور زرقانی اور دیلمی اور فردوس اور کنز العباد اور شامی
وغیرہم مین اور جو کچھ کے سوا سواد اعظم کے ہو وہ باطل اور بدعت ہے موافق ارشاد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ بعد میرے متفرق ہوگی امت میری ساتھ تہتر فرقون کے سب دوزخی ہین مگر ایک فرقہ
ناجیہ ہے وہ اہلسنت اور جماعت ہین اور کہا مقاتل نے واسطے خدا عزوجل کے اسّی ہزار عالم ہین
چالیس ہزار بر مین اور چالیس ہزار بحر مین اور دنیا سربسر ہے ایک عالم اون سب عالمون سے
اور کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خدا کے واسطے چالیس ہزار عالم ہین بیس ہزار جنگل مین اور
بیس ہزار دریا مین دنیا سربسر ایک عالم ہے اون سب مین سے اور کہا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی کے اٹھارہ ہزار عالم ہین فرشتے رہنے والے آسمان
اور زمین کے اور اٹھانے والے عرش کے اور کروبیان اور روحانیان باوجود کثرت اختلاف اجناس
انکی کے سب ملکر ایک عالم ہے اور آدمی ساتھ اختلاف اجناس انکی کے کہ ترک اور ہند اور روم
اور حبش اور زنگی اور روس اور یونان اور عرب اور عجم یہہ سب ایک عالم ہے اور پریان سب
ایک عالم ہے اور دیو سب ایک عالم ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم نہین ہے
بیان کرنے ان عالمون کے اور اگر حکم ہوتا اور مین بیان کرتا تو تمہارے دل مین طاقت سننے کی
نہ ہوتی اور کلیجے تمہارے ترق جاتے ہکذا فی تفسیر الزاہدی **ف** ترجمہ کہا امام فخرالدین
رازی نے **قولہ تعالی** رَبِّ الْعَالَمِيْنَ دلالت ہے اسپر کہ اللہ تعالی منزہ ہے جہت اور مکان
سے پس وہ رب الزمان والمکان اور خالق اونکا ہے اور واسطے خالق کے ضرور ہے سابق
اور اول ہونا مخلوقات سے اپنی اور بہی سین دلالت ہے اسپر کہ وہ اللہ تعالی منزہ ہے
حلول سے اسواسطے جبکہ ہوا اللہ رب العالمین ہوا خالق ہر چیز کا جو کہ ماسوی اللہ ہے پس ہے ہی
ذات مقدسہ اوسکی موجود اول کل محل سے پس جیسا کہ وہ تھا غنی محل سے قبل وجود اوسکی کے
پس وہ غنی ہے اوسے بعد وجود اوسکی کے بہی **لطیفہ** ذکر کیا اللہ نے قرآن مین عالمین کو
پانچ وجہ پر **اول** واسطے جن اور انس کے کہا اللہ تعالی نے لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا
وَاِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ **ثانی** ذکر کیا عالمین
زمانہ انکے کو کقولہ تعالی وَاِنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ یعنے فضیلت دی مین نے تمکو اوپر
عالمین زمانے کے اور وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہمنے اونکو
علم سے عالمین زمانے پر اور يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ اے مریم بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور برگزیدہ کیا تجکو اوپر عورتون
عالمین زمانہ انکے **ثالث** آدم سے قیامت تک کقولہ تعالی اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا
لِلْعَالَمِيْنَ یعنے برکت دی ہمنے زمین مین واسطے تمام جہان کے آدم کے زمانے سے قیامت تک

Marfat.com

رابع جو کہ ہو بعد نوح علیہ السلام کے کقولہ تعالیٰ سَلٰمٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ یعنے ثنا نیک اور سلام اوپر نوح علیہ السلام کے **خامس** قولہ تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور خدا کی بندگی کے لیئے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکہتا ہوا وسکے گہر کی طرف راہ چلنے کی اس حکم کو حق تعالیٰ نے کمال تاکید کے واسطے صوت خبر مین بیان فرمایا اور جو نہ مانے پس اللہ بے پرواہ ہے ساری عالمون سے یعنے جو اس حکم کو بجا نہ لاوے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور کہا ابو العالیہ نے انسان ایک عالم ہے اور جن ایک عالم ہے اور زمین کے چار کونے ہین اور ہر کونے مین ایکہزار اور پانچ سو عالم ہے اور تفسیر زاہدی مین دیکھا مین نے کہ معتمد تر تفسیر عالمین وہ ہے جو کہ کہا ان مقسم رحمہ اللہ نے کہ عالمین جمع ہے عالم کی اور عالم کہ واحد اسکا ہے مشتق ہے عَلَم سے اور علم سپاہ مین واسطے نشان کے ہوتا ہے تاکہ معلوم ہو سب کو کہ جگہ قیام لشکر کی یہہ ہے پس اب معنے یون ہوئے کہ پیدا کرنہار نشانیون وحدانیت کا وہ ہے کہ جسنے اٹھارہ ہزار عالم کو مخلوقات اپنی سے نشان اوپر ہستی اپنی کے کیا ساتھہ اس معنی کے کہ دعوی خلقت کا کوتا ہے پیدا کرنے ایک ذرہ سے اور عجز اوسکا ظاہر ہے نیست نابود کرنے ذرہ سے پس ہر ذرہ مخلوقات سے نشان اور دلیل ہے اوپر ہستی اوسکی کے اور نو پیدگی چیزون کی دلیل ہے اوپر قدیمی اسکی کے اور چوٹی اور چگونگی چیزون کی دلیل ہے اوپر بیچونی اور بیچگونگی وسکی کے اور درستی چیزون کی دلیل ہے اوپر علم اور حکمت اوسکی کے اور تنگ کرنا روزیکا کسی پر دلیل ہے اوپر قابضی اوسکی کے اور فراخی کرنا دلیل ہے اوپر باسطی اوسکی کے اور مقہوری خلقت کی دلیل ہے اوپر قاہری اوسکی کے اور مرزوقی خلقت کی دلیل ہے اوپر رزاقی اوسکی کے اور امان دینے کافرون اور ظالمون کو دلیل ہے اوپر حلیمی اسکی کے اور جو کوئی خداوند عزوجل کو ساتھہ اس وصف کے پہچانے پس وہ رحمن اور رحیم اوسکا ہے جاننا چاہیے کہ درمیان تکرار رحمن اور رحیم کے کئی وجہ ہین **اول** یہہ کہ مقرر دونو رحمۃ بسملہ کے ذاتی ہیں اور رحمۃ فاتحہ کی دونو صفاتی کمالی ہیں اور **دویم** تاکہ معلوم ہو کہ بسملہ

Marfat.com

نہین ہے فاتحہ سے اور اگر ہوتی فاتحہ سے تو البتہ نہ اعادہ کرتا اسم رحمن اور رحیم کو بسبب خالی ہونے
اعادہ کے فایدیسے اور سویم اشارہ ہے بندونکو طرف کثرت ذکر کے اسواسطے کہ نشانی محبت
اللہ سے دوست رکھنا ذکر اللہ کا ہے کقولہ علیہ السلام من احب شیأ اکثر ذکرہ فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کہ دوست رکھتا ہے کسی چیز کو بہت کرتا ہے ذکر اوسکا اور چوتھی جب ذکر کیا رب چہارم
العالمین پس بیان کیا کہ مقرر رب العالمین وہ رحمن ہے کہ رزق دیتا ہے جہان کو دنیا مین اور وہ
رحیم ہے کہ بخشتا ہے اونکو عقبی مین اور اسیواسطے ذکر کیا بعد اوسکے مالک یوم الدین یعنے
بیشک ربوبیت اوسکی یا ساتھ رحمانیہ کے ہے اور وہ رزق دنیا کا ہے اور یا ساتھ رحیمیۃ کے
ہے کہ وہ مغفرت ہے عقبی مین اور پانچوین مقرر جسنے ذکر کیا حمد کا اللہ کے پائے رحمہ پس اول پنجم
جسنے حمد کی اللہ کی بشر سے آدم علیہ السلام تھے کہ بعد چھینکے کے کہا الحمد للہ فی الفور ذات باری سے
جواب پایا اسطرح یرحمک ربک ولذالک خلقتک پس معلوم ہوا کہ پیدا کیا خلقت کو واسطے
حمد کے اور چھٹی مقرر تکرار واسطے تعلیل کے ہے اسواسطے ترتیب حمد کی اس ترتیب پر اوپر اوصاف کے ششم
نشانی علیت ماخذ اوسکی کے ہے پس رحمانیہ اور رحیمیہ ازانجملہ بسبب دلالت ان دونوکے اسبات پر
کہ مقرر وہ مختار ہے موجع احسان کے نہ موجب ہے اور اسمین استیفا ہے اسباب استحقاق حمد کی
فیض ذات کیساتھہ رب العالمین کے اور فیض کمالات کیساتھہ الرحمن الرحیم کے
اور نہین کوئی خارج ہے ان دوسے دنیا مین اور فیض ثواب کا بسبب لطف کے اور جزا کا بسبب
عدل کے آخرت مین اور اسی سے سمجھے جاتے ہین وجہہ ترتیب اوصاف ثلاثہ کی اور فرق درمیان
الرحمن اور الرحیم کے یا تو بسبب اختصاص خیر کے ساتھہ الرحمن کے ہے یا بسبب عموم اوسکے کے ہے یا
بسبب جلائل اور بڑے بڑے نعمتون کے پس اوپر سبب اول کے وہ رحمن ساتھہ اوس چیز کے ہے کہ
نہین ممکن ہے صادر ہونا جنس اسکے کا مخلوق سے اور رحیم ساتھہ اوس چیز کے ہے کہ متصور ہوتا ہے
صدور اسکا مخلوق سے بہی جیسا کہ حکایت ہے ذوالنون قدس سرہ سے کہ فرمایا آپنے پڑا میرے حکایت
دل مین یک ولولہ پس گیا طرف کنارے نیل کے اور دیکھا مین نے ایک بچھو دوڑتا ہوا پس چلا

Marfat.com

مین پیچھے اونکے پس پہنچا پچھو نزدیک ایک مینڈک کے کنارہ نیل پر اور سوار ہو پشت پر مینڈک کے
اور پار ہو گیا دریا سے بسبب سواری مینڈک کے پس مین بہی سوار ہوا کشتی مین اور چلا پیچھے
اُسکے پس دیکھا مین نے کہ اوترا بچھو پشت مینڈک سے اور دوڑا طرف ایک جوان کے کہ قصد کرتا تہا
اُسکے کاٹنے کا کہ وہ سوتا تھا اور چانچک دیکھا مین نے ایک سانپ افعی قریب اُس جوان خوابیدہ کے
کہ قصد کرتا ہی کاٹنے کا اُسکے پس لڑنے لگے آپسمین دونوں اور ہر ایک نے آپس مین ڈنک مارنا
شروع کیا اور مر گئے دونو اور سلامت رہا سونے والا اور مثل **حکایت** ابراہیم بن ادہم کی
کہ ایک روز نکلے واسطے شکار کے اور اوترے ایک جا اور بچھایا سفرہ واسطے کہانا کہانے کے کہ
یکایک آیا ایک کوّا اور لیا اوسنے ایک ٹکڑا روٹی کا چونچ اپنی مین اور اوڑا ایک سمت کو پس
آپ یہہ حال دیکھکر متعجب ہوئے اور چلے پیچھے اسکے سوار ہوکر یہانتک کہ چڑا کوّا ایک پہاڑ پر
اور غائب ہوا آنکھ سے اُن کے پس چڑھے ابراہیم ابن ادہم اسی پہاڑ پر اور دیکھا دور سے
اوس کوّے کو اور گئے قریب اوسکے تو اوڑ گیا کوّا اور دیکھا اوس مقام مین ایک شخص ہاتھ پاؤں
بندھا ہوا چت پڑا ہے پس جب کہ دیکھا ابراہیم نے اوسکو اسحالت پر اوترے گھوڑے سے اور
کھولے دست پا اوسکے اور پوچھا حال اور قصہ اوسکا کہا اوسنے ہون مین سوداگر پس پکڑا مجھکو قزاقون نے
اور لے لیا سب مال میرا مگر مجھکو قتل نکیا اور ہاتھ پیر باندہ کر ڈالدیا اسجگہ سات دن سے پس ہر روز
لاتا ہے یہہ کوّا روٹی اور بیٹھتا ہے اوپر سینہ میرے کے اور چونچ سے روٹی توڑ توڑ دیتا ہے
مونہہ میرے مین اور نہین چھوڑا مجھکو خدائے رحیم نے اتنے دنون مین بہوکا اور پیاسا پس
سنکر یہہ قصہ حضرت ابراہیم ادہم نے سوار کیا اوسکو گھوڑے پر پیچھے اپنے اور پہنچے ایک
مکان مین اور اوترے گھوڑے سے اور توبہ کی اور اوتاری پوشاک فاخرہ اور پہنا صوف اور
آزاد کیا غلامون اور لونڈیون کو اور وقف کیا زمین اور املاک اپنی کو اور لیا ہاتھ مین ایک
عصا اور متوجہ ہوئے طرف مکہ معظمہ کے بغیر زاد اور راحلہ کے اللہ کے توکل پر اور نہ قصد کیا
زاد کا اور نہ رہے بھوکے یہانتک کہ داخل ہوئے کعبہ مین اور شکر کیا خدائے رحیم کا وہ رحیم کہ جسنے

پرورش کیا آدمی کو ساتھہ کوّے کے اور کنکو ساتھہ مچھرون کے چنانچہ ذکر کیا تفسیر اسرار الفاتحہ
مین ملا معین رحمۃ اللہ نے اور تفسیر روح البیان مین محمد اسمعیل حقی آفندی نے کہ جب نکلتا ہی بچہ
کوّیکا انڈے سے ہوتا ہی مانند گوشت کی بوٹی کے اور بھاگتے ہین ماں اور باپ اوسکے اوسسے دیکھکر
اور پڑا رہتا ہی اکیلا مانند لوتھڑے گوشت کے اور جمع ہوتے ہین اوسپر مچھر اور وہ گھبرا کر کھولتا ہے
منہہ اپنا اور نگل جاتا ہے مچھرون کو یہانتک کہ نکلتے ہین اوسکے پر و بال پس اوسوقت آتے ہین
ماں باپ پاس اوسکے اور اسی سببسے کہا گیا دعا مین یَا رَازِقَ النَّعَّابِ فِي عُشِّهِ کہا شیخ الاستاد
امام احمد نے کہ نکاح کیا پیغمبر ہمارے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساتھہ ایک عورت کے اور کیا ولیمہ
اور جمع کیا اصحابونکو واسطے دعوت کے اور تھا نہ کھانا قلیل اور کرتے تھین پس مین باتین کھانے کی
باب مین اور آنحضرت مشغول تھے نماز مین پس جب کہ فارغ ہوئے نماز سے پوچھا کیا باتین کرتے ہو تم
کہا انہون نے رزق کے باب مین پس فرمایا علیہ السلام نے مقرر مین بیان کرتا ہون روبرو تمہارے ایک
حدیث جو بیان کی میرے سے جبرئیل نے پس کہا اصحاب نے یا رسول اللہ فرماؤ کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی مجھکو جبرئیل نے کہ مقرر بھائی میرا سلیمان تھا نماز پڑھتا کنارہ دریا پر پس دیکھا ایک چیونٹی کہ منہہ
مین اوسکے پتہ سبز تھا اور جاتی ہی کنارہ دریا کی طرف جب کہ پہنچی کنارہ دریا پر نکلا ایک مینڈک
اور سوار کیا اوسکو اوپر پشت اپنی کے اور غوطہ مارا دریا مین پھر بعد ایک ساعت کے آئے پانی پر تو جو
پس کہا سلیمان علیہ السلام نے خبر دی مجھکو اپنے قصہ سے کہا اوسنے نیچے تھا مین اس دریا کے ایک
پتھر ہی سخت اور اوسمین کیڑا ہی کہ اللہ رب العالمین نے اپنی رحیمی سے رزق اسکا پہنچانا میرے
مقرر کیا ہی مین رزق اوسکا پہنچاتی ہون ہر روز اور پیدا کیا واسطے لیجانے میرے ایک فرشتہ
اوپر شکل مینڈک کے پس سوار کرتا ہی مجھکو پشت پر اپنی اور غوطہ مارتا ہی دریا مین یہانتک کہ رکھہ
دیتا ہی مجھکو اسی پتھر پر پس پھٹ جاتا ہی وہ پتھر اتناکہ باہر آتا ہی وہ کیڑا پس کھلادیتی ہون مین
اوسکو جو کچھہ مین لیجاتی ہون ساتھہ اپنے پھر مجھکو لے آتا ہی وہ مینڈک اپنے پر سوار کر کر پانی پر
اور جب کہ کھا چکتا ہی وہ کیڑا رزق اپنا کہتا ہی سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَنِي وَفِي الْبَحْرِ صَيَّرَ

نِي وَلَمْ يَسْبِنِي بِالرِّزْقِ اَغْنَيْتَنِي اُمَّةَ مُحَمَّدٍ بِالرَّحْمَةِ اور تفسیر درۃ الواعظین مین ہے کہ ایک زاہد نے چاہا بیقین حاصل کرنا رزق مین حق الیقین پس نکلا جنگل مین اور ایک پہاڑ کے غار مین یا کونے مین بیٹھ رہا اور کہا دیکھتا ہون مین رزق رسانی اسجگہ اتفاقاً گذرا وہان ایک قافلہ اور آیا بشدت تمام مینہہ پس بھاگنے لگی اور ڈہونڈنے لگی جگہ اسکی بارش سے پس نہ پایا کوئی مقام سوا اوس غار زاہد کے پس داخل ہوئی اوسمین دیکھا اوسکو اور کہا یا عبداللہ نہ بولا وہ گمان کیا اہل قافلہ نے شاید بسبب سردی کے بول نہین سکتا پس جلائی آگ نزدیک اوسکے تاکہ سردی اوسے دفع ہوا و ربولے پھر آواز دی اوسکو پھر جواب نہ دیا کہا لوگون نے شاید فقیر ہوگا ہے بسبب شدت بھوک کے طاقت بولنے کی نہین رکہتا پس بچھایا دسترخوان اور سب نے اشارہ کیا کہا ایکطرف اوسکے پس نہ کہایا اوسنے کچھ کہا لوگون نے شاید عرصہ دراز سے اسنے نہین پائی کوئی چیز پس گرم کرو واسطے اوسکے دودہ تاکہ کہاوے وہ پس بنایا اونہون نے فالودہ شکر سے اور لائے آگے اسکے اور نہ التفات کیا اوسنے کچھ طرف اوسکے کہا شاید بسبب سردی کے دانت اوسکے بند ہو گئے ہین پس اوٹھے اون مین سے دو شخص اور چیرا موہنہ اوسکا اور ڈالا موہنہ مین اوسکے لقمہ پس مسکرایا اور ہنسا پس کہا لوگون نے تو دیوانہ ہے کہا زاہد نے نہین مگر چاہا مین نے آزمانا اور تجربہ کرنا بیچ رزق اپنی کے پس جانا مین نے یقیناً اللہ رزق دیتا ہے اپنے بندیکو جس جا ہو اور کیسا ہی ہو نقل کیا اسکو روض الریاحین نے

نقل

نقل ہے کہ ایک آدمی بصرہ کا ہو گیا قرضدار ہزار دینار کا پس تقاضا کرنا شروع کیا قرضخواہون نے پس نہ پایا اوسنے اپنی پاس کچھ تاکہ قرض ادا کرے پس بھاگا ناچار طرف کوفہ کے اور داخل ہوا مسجد کوفہ مین اور کہا يَا مَلَائِكَةُ رَبِّي اِرْفَعْ قِصَّتِي اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي غَرِيْبٌ مَدْيُوْنٌ اے ملائکہ رب میرے کے لیجاؤ قصہ میرا طرف اللہ کے پس مقرر مین غریب قرضدار ہون پس آیا ایک شخص اور جگایا اوسکو نیند سے اور کہا يَا صَاحِبَ الْقِصَّةِ اِجْلِسْ اے صاحب قصہ کے بیٹھ اور لے یہ تین ہزار دینار پوچھا اوسنے سبب لانے دینار کا کہا اوسنے سوتا تھا مین پس دیکھا مین نے کہتا ہے ایک کہنے والا کہ مسجد مین ایک مسافر ہے قرضدار تحقیق آیا قصہ اوسکا پاس ہمارے پس دے اوسکو تین ہزار دینار اور کہا جب کہ ہو چکی آبرو تو طرف

طرف میرے اور مین فلان بن فلان ہون پس کہا مقروض نے معاذ اللہ نہین بہیجا مین نے قعتہ
اپنا مگر اوسکی طرف جسنے بہیجا مجکو طرف میرے ذکر کیا اسکو کتاب العقایق مین اور نزہۃ المجالس
مین ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نکلا مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مین نے ایک
جانور پرند کو اندہا آنکھہ سے کہ مارتا ہے چونچ اپنی اوپر درخت کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا
جانتے ہو کیا کہتا ہے یہہ کہا مین نے یا رسول اللہ اللہ اور رسول اللہ کا دانا تر ہے فرمایا رسول اللہ صلعم
یہہ کہتا ہے یا اللہ تو عادل ہے اور مین کور چشم ہون اور بہوکا ہون پس فی الفور آئی ایک ٹڈی اور
گہس گئی اوسکے منہہ مین پہر ماری اوسنے اپنی چونچ درخت پر پہر کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو
اب کیا کہتا ہے یہہ کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا کہتا ہے جسنے توکل کی اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو
اللہ کما قال اللہ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ **حکایت** کہا مالک بن دینار رحمۃ اللہ نے نکلا
مین واسطے حج بیت اللہ کے پس دیکھا مین نے ایک پرندکہ موںہہ مین اوسکے روٹی ہے کہ اوڑا جاتا ہے پس
چلا مین پیچہے پیچہے اوسکے پس آیا وہ نزدیک ایک شیخ کے کہ بندہا ہوا پڑا ہے اور وہ پرند لقمہ لقمہ کر کر
اوسکو کہلاتا ہے پہر اوڑا اور لایا پانی اپنے موںہہ مین اور ڈالا اوسکے موںہہ مین مین نے کہا اوسکو
تو کون ہے کہا اوسنے مین حاجیون سے ہون پکڑا مجکو چورون نے اور باندہا مجکو اور ڈالا اسجگہہ پر
پس صبر کیا مین نے بہوک پر پانچ روز تک پہر کہا مین نے کون ہے وہ جو قبول کرتا ہے دعا بیقرار کی جبکہ وہ
دعا کرتا ہے وہ فَاَنَا مُضْطَرٌّ فَارْحَمْنِیْ پس مین بیقرار ہون رحم کر مجکو پس بہیجا اللہ نے طرف میرے
اس پرندکو کہ مجکو کہلاتا ہے اور پلاتا ہے ہر روز کہا مالک نے کہولدیا مین نے اوسکو اور چلا گیا مین **حکایت**
ذکر کیا ابن خلکان نے ابی الحسن سے کہ وہ کہاتا تہا ساتھہ یارون اپنی کے کہ آیا ایک جانور پس ڈالا
اوسکے آگے ایک لقمہ پس لیا اوسنے لقمہ کو اور گیا پہر آیا پہر ڈالا لقمہ اسی طرح پانچ بار پس گیا مین پیچہے
اوسکے اور دیکہا ایک مکان ویران اور خراب اور پایا وہان ایک جانور کور چشم اور دیکہا مین نے کہ وہ
جانور کہاتا تہا روٹی روبرو اوسکے پس دیکہکر یہہ معاملہ پرورش کا جنس مخلوقات سے ترک کیا شیخ
ابو الحسن نے دنیا کو اور یقین اور اعتماد کیا اللہ کے صفت رحیمی پر اور دوسرے یعنے بسبب عموم خرچ کے نہ

Marfat.com

قید کرنے لڑکے کے مکتب مین واسطے پڑھنے کے اور مارنا اوسکو واسطے تعلیم کے اور مانند کاٹنے ہاتھ زخمی کے پس بیوقوف اعتبار کرتا ہے ظاہر پر اور عاقل فکر کرتا ہے اور نظر سرا پر اور فواید پوشیدہ پر اسواسطے ظاہر مین مکتب مین قید رہنا بچے کو اور قطع کرنا ہاتہہ کا درد اور تکلیف ہے لکن حقیقت مین سوچیے تو سراسر نفع اور ہمیشہ کا سکہ اور آرام ہے اسواسطے نہین ہے کوئی بلا اور محنت مگر نیچے اسکے رحمۃ ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اون لوگون کو جنہون نے صبر کیا رنج اور مصیبت مین أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ یعنے یہہ لوگ اوپر اونکے ہے صلوت پروردگار اونکی سے اور رحمت نزدیک ظاہر بینون کے عذاب ہے اور نزدیک غور کرنیوالون باطن کے سراسر رحمۃ ہے جیساکہ بخار کا ہونا ظاہر مین عذاب ہے اور باطن مین رحمۃ ہے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حُمَّى يَوْمٍ كَفَّارَةُ سَنَةٍ یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار ایک دنکا کفارہ ہے ایک برس کے گناہ کا اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ نے انسان مین تین سو ساٹہہ جوڑ ہین اور ہر جوڑ درد و الم پاتا ہے تپ سے پس مٹاتا ہے اللہ بندے کے ہر بند اور جوڑ کے مقابلہ گناہ ایک ایک دن کے اور آیا حدیث مین فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے تپ تین ساعۃ اور صبر کیا اسمین بندے نے اور شکر کیا اللہ کا اور حمد پس فرماتا ہے اللہ تعالی اے فرشتون میرے دیکھو میرے بندے کو کہ کیسا صبر کیا بلا پر میرے پس لکھو واسطے بندے کے چٹھی ازادی دوزخ سے پس لکھے جاتے ہین چٹھی یون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ بِعَبْدِي فُلَانٍ قَدْ أَمَنْتُكَ مِنْ نَارِي وَأَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي فَادْخُلْهَا بِلَا اور بیچ طبرانی کے ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار ہوا تین دن نکلا گناہون سے جیسا کہ پیدا ہوا ماکے پیٹہ سے آج ف تپ امام احمد رحمۃ اللہ لکہتے واسطے دفع تپ کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ اشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ

اور بیچ طبقات ابن سبکی کے ہے کہ بیمار ہوا بیٹا امام ابی القاسم قشیری کا سخت کہا والد نے اوسکے
دیکھا مین نے حق سبحانہ تعالی کو خواب مین او عرض کی مین نے اوسکے واسطے شفا بیٹے کے فرمایا
حق سبحانہ وتعالی نے جمع کر اسے آیات شفا کو یا لکھہ کر پلا کس برتن مین پس کیا اوسنے یہہ اللہ نے بیٹے
کو اوسکے شفا بخشی اور آیات شفا کی چھہ ہین ؛ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ؛
وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ فِيهِ
شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ اور ذکر
کیا کتاب العقائق مین کہ آنحضرت نے سوال کیا جبریل سے کہ دکھا دے مجکو صورت بخار کی اتفاقا
اوترے ایک روز نیچے ایک درخت کے ناگاہ دیکھا ایک سوار ساتھہ ایک نیزہ زرد کے جب پاس
آیا اس درخت کے جھاڑنے لگا پتّے اوس درخت کے پوچھا آنحضرت نے یہہ کون سوار ہی کہا جبرئیل نے
بخار ہے کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لہ یہہ کیا معاملہ اسنے ساتھہ درخت کے پس کیا کرتا ہوگا
ساتھہ آدمی کے پس آواز آئی غیب سے یا محمد جیسا کہ برہنہ کردیا درخت کو پتون سے اسیطرح
برہنہ اور پاک کرتا ہے تیری امت کو گناہون سے منقول نزدیک اطبا کے تپ ایکدن کی لیجاتے ہے
قوت ایک سال کی اور ترک کرنا خیر کثیر لوہ واسطے شر قلیل کے شر کبیر ہے پس تکلیفین ہین واسطے
پاک کرنے ارواحون کے علاقون بدنیہ سے اور پیدا کیا گیا شیطان واسطے تمیز اور جدا ہونے مخلصین کے
بندون سے **الغرض** شان محقق کی یہہ ہے کہ بنا کرتا ہے اوپر حقیقت کے **مثال** خضر
علیہ السلام کے بیچ قصہ موسی علیہ السلام کے ساتھہ خضر کے باب کشتی مین کہ پھاڑنا کشتی کا ظاہر
مین صورت غرق ہونے کشتی اور سوارون کشتی کے تھے اور حقیقت مین حکمت اور رحمت تہی واسطے
صاحبان کشتی کے چنانچہ کہا خضر علیہ السلام نے جواب مین موسی علیہ السلام کے أَمَّا السَّفِينَةُ
فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ یعنے کشتی تھی فقیرون کے يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ
وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا محنت کرتے تھے دریا مین پس ارادہ کیا مین نے
کہ ڈالدون اسمین عیب اور تھا پرے اون کے ایک بادشاہ کہ لے لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر

تاکہ عیب

Marfat.com

تاکہ عیب دار دیکھ کر فقیرون سے نہ لیوے اور یہہ مساکین اپنی معاش پیدا کرین اور مثال مار
ڈالنے لڑکے کے بیقصور ظاہر مین بڑا ظلم ہے اور حقیقت مین حکمت اور رحمت تھی کقولہ تعالے
وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا اَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا یعنے
لڑکا پس تھے والدین اسکے ایمان دار پس ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے اون کو سرکشی اور
کفر مین ف یعنے اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا تو ماباپ اوسکے ساتھ اوسکے
خراب ہوتے بعضے آدمی کے بنیاد بری پڑتی ہے اور بعضے کی اچھی جیسے لکڑی اور کہیرا کوئی
بنیج میٹھا پڑا اور کوئی کڑوا اگرچہ اصل مین لکڑی کہیرا میٹھا ہے آدمی کی بنیاد اصل مین بہتر
ہے مگر کوئی پہل کڑوا نکلتا ہے اسکا علم احد کو ہے فرمایا پیغمبر خدا نے ہر آدمی کی بنیاد مسلمانی
پر ہے اور مثال سیدہا کھڑا کرنے خضر کے دیوار کو جو قریب ڈہنے کے تھی ظاہر مین سیدہا
کرنا اوسکا بہتر معلوم ہوتا تھا اسواسطے کہ اگر گر پڑتی تو اوسکی تعمیر پر مزدوری لیتے اور فایدہ
حاصل کرتے جیسا کہ کہا موسی علیہ السلام نے لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا بسبب ظاہر کے اور نظر
خضر علیہ السلام کے اوپر حقیقت کے تھی چنانچہ کہا خضر نے جواب مین حضرت موسی علیہ السلام کے وَاَمَّا
الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ الآیۃ یعنے پس تھی دیوار واسطے دو بچون یتیمون کے بیچ شہر کے
اور تھا نیچے دیوار کے خزانہ اون بچون کا اور تھا باپ اون دونو کا مرد نیک پس ارادہ کیا رب
تیرے نے یہہ کہ پہنچے جوانی اپنی کو اور نکالین اپنے خزانہ کو رحمۃ پروردگار اپنے کی طرف سے اور
نہین کیا مین نے یہہ کام حکم اپنے سے مقصد جس چیز کو مکروہ جانتے ہین طبیعت پس بہجے اوسکے
اسرار پوشیدہ ہین اور حکمتہ پس اگر نہ ہوتی رحمۃ اور نہ سبقت کرتی رحمۃ غضب پر برا ہوتا وجود نہ
جانتا اور تیسری بسبب اسکے کہ مقرر رحمن منعم ہے ساتھ جلائل اور بڑی بڑی نعمتون کی
پس خبر دینا لایا بعد اوسکے اسم رحیم واسطے دفع کرنے توہم کے یہہ کہ طلب کرنا بند کیا چیز تھوڑی
سو وادنی ہے جیسا کہ ایک مقولہ ہے آیا کوئی شخص کسی امیر کے پاس اور مانگے کوئی حاجت سہل

Marfat.com

کہا امیر نے یہہ حاجت حقیر طلب کرا دمی حقیر ہیے پس گویا اللہ کہتا ہے اگر ین حصر کرتا فقط اوپر الرحمن کے
البتہ ڈرتا تو ای بندے پر ہیے واسطے طلب کرنے شی قلیل حقیر ہیے اور لکن مین رحیم بھی ہون پس
طلب کر مجھ سے تسمہ جوتی اپنی کا اور نمک ہنڈیا ک اپنی کا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے ؎

بیت

محالست اگر سر برین نہی ۔ کہ باز آیدت دست حاجت تہی

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یہہ

صفت دوسری صفت کاملہ اور شاملہ ہے اکثر صفات کو معنی یہہ ہے وہ خدا کہ مالک ہے دن قیامت کا کہ دن جزا نیکون اور بدون کا ہے اور وقت ظاہر ہونے ثواب اور طاعت اور عقوبت کا ہے اور یوم عرف مین عبارت ہے زمانہ طلوع آفتاب سے غروب تک اور شرع مین عبارت ہے طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک اور مراد اسجگہ مطلق وقت ہے واسطے نہ ہونے آفتاب کے وہان یعنے مالک سب امور ونکا ہے بیچ دن جزا کے اور دین لغۃ مین بمعنے ملت ہے یعنے توحید اور اسلام اور شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بمعنے خضوع اور ذلۃ کے بھی آتا ہے استعمال وسکا چنانچہ بولا جاتا ہے دَانَ فُلَانٌ دِيْنًا ای ذَلَّ ذِلَّةً وَخَضَعَ خُضُوْعًا اور بمعنی جزا بھی آتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ جیسا کریگا تو جزا پاویگا تو اور اضافت یوم کی طرف دین کے بسبب ادنی ملابست کے ہے مثل اضافت تمام ظروف کی طرف اس چیز کے جو کہ واقع ہوا اسمین حوادثات سیے مثل یوم الاحزاب ویوم الفتح اور تخصیص يَوْمُ الدِّيْنِ کے واسطے بیان کرنے تعزز اور یگانگی اوس ذات مقدس کی ساتھ اجرا امر کے درمیان اوس دن کے اور واسطے منقطع ہونے تمام علاقون کے اسدن جو درمیان بادشاہون اور سردارون کے ہے بالکلیہ پس اسدن نہ ہوگا کوئی مالک اور نہ حاکم اور نہ مجاز سوا احکم الحاکمین کے اور اصل بیچ ملک اور ملک ربط اور شدت اور قوۃ ہے پس واسطے اللہ کے حقیقت مین قوۃ کاملہ اور ولایۃ نافذہ اور حکم جاری اور تصرف ماضی ہے اور واسطے بندون کے مجاز امین اسواسطے ملک اونکی کے ابتدا اور انتہا ہیے اور ملکتہ اونکی اوپر بعض کے نکل کے

اوپر اوپر

Marfat.com

اورا وپر جسم کے ہے نہ عرض کے اورا وپر ظاہر کے نہ باطن کے اورا وپر زندے کے ہے نہ مردے کے بخلاف
معبود حق کے کہ نہین ہے واسطے ملک اوسکی کے زوال اور انتقال اور قراۃ مالک ساتھ الف کے
بہت ہے ازروی ثواب کے ملک سے بسبب زیادہ ہونے ایک حرف کے **حکایت** ابی عبد اللہ [حکایت]
محمد بن شجاع البلخی رحمہ اللہ سے کہ کہا اونے تھی عادت پڑھنے کی مالك يوم الدين پس
سنا مین نے خواب مین کہ مقرر ملک ابلغ ہے پھر ترک کی مین نے عادت اپنی اور پڑھنے لگا
ملک پھر دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی گوینده کہتا ہے کیون کم کی تو نے نیکیان اپنی دس کیا
نہین سنا تو نے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّاٰتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ یعنے جسنے پڑھا قرآن لکھی جاتی ہے
اسکے لئے مقابلہ ہر حرف کے دس دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہے اعمال نامہ اوسکی سے دس
بدیان اور بلند کئے جاتے ہین دس درجے پس جاگا مین اور نہ چھوڑی مین نے عادت اپنی یہان تک
کہ دیکھا مین نے دوسری بار خواب مین کہ کہتا ہے کوئی کیون نہ چھوڑی تو نے یہہ عادت کیا نہین
سنا تو نے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَخْمًا مُفَخَّمًا پڑھو قرآن کو ساتھ
عظمت اور تعظیم کے پس آیا پاس قطرب کے کہ تہا وہ امام علم لغت مین پس سوال کیا مین نے اوس سے
کیا فرق ہے مالک اور ملک مین کہا بہت فرق ہے مگر ہان مالک وہ ہے جو مالک ہو کسی شی کا دنیا سے
اور ملک وہ ہے جو مالک ہوتا ہے ملوک اور بادشاہون کا تفسیر ارشادیہ مین پڑھا اہل حرمین
محترمین نے ملک کہ ماخوذ ہے ملک سے کہ وہ عبارت ہے سلطان قاہر اور استیلا باہر اور غلبہ
تامہ اور قدرت کاملہ سے اوپر تصرفات کلی کے بیچ تمام امورون کے ساتھ امر اور نہی کے اور یہہ
مناسب تر ہے مقام اضافت مین طرف مالک یوم الدین کے انتہی اور کشاف مین ہے کہ قراۃ
مالک یوم الدین کے مختار ہے اسواسطے یہہ قراۃ اہل مکہ اور مدینہ کے ہے اور مکہ مدینہ جائے نزول
قرآن ہے اور جائے ظہور اسلام اور ایمان ہے اور اہل حرمین معرفت قرآن مین اسبق اور مضبوطی احکام
دین مین احق مین اور متابعت انکی اولی ہے اور موافقت انکی مختار ہے اور دایۃ لمن الملک الیوم مین

Marfat.com

بھی لفظ ملک بضم میم کہ مصدر ملک کا ہے مذکور ہوا اور ساتھہ آیات دوسری کے بھی موافق
آیا چنانچہ مَلِكِ النَّاسِ وفتعالی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور یہی ملک کو تصرف عام ہے اور مالک کو تصرف
خاص ہے مقصد ہر وجہ کے واسطے ترجیح ہے مگر ملک پڑھنا افضل ہے اور ابلغ ساتھہ حدیث صحیح مقصود
مذکورہ بالا کے اور موافق آیۃ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ کے اور سبب پے درپے ای صفات
خمسہ کا یہہ ہی گویا کہتا ہے اللہ تعالی پیدا کیا میں نے تجکو اے بندے پس میں اللہ ہوں پھر پرورش
کیا میں نے تجکو ساتھہ نعمتوں کے پس میں رب ہوں پہر نافرمانی کی تونے پس پردہ پوشی
کی میں نے تیری پس میں رحمن ہوں پھر توبہ کی تونے پس بخشا میں نے تجکو پس میں رحیم ہوں پھر
ضرور ہے جزا اور سزا بھی اسے پس میں مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہوں اور تاویلات نجمیہ میں
ہے کہ مالک یوم الدین میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ تحقیق دین حقیقت میں اسلام ہے کقولہ
تعالی اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور اسلام دو قسم ہے اسلام ظاہری اور بحث اقسام اسلام
اسلام باطنی پس اسلام ظاہری اقرار ساتھہ زبان اور عمل ساتھہ ارکان کے ہے پس یہہ اسلام
بدنی اور جسدانی ہے اور جسدانی ظلمانی ہے اور تعبیر کی جاتی ہے رات سے ساتھہ ظلمت کے
اور اسلام باطنی پس وہ ساتھہ انشراح اور کھلنے دل اور سینہ کے ہے ساتھہ نور اللہ تعالی کے
پس یہہ اسلام نورانی ہے اور روحانی ہے اور تعبیر کی جاتی ہے دن سے ساتھہ نور کے
پس اسلام بدنی چاہتا ہے فرمانبرداری بدنکی واسطے اوامر اور نواہی اللہ تعالی کے اور اسلام
روحانی چاہتا ہے فرمانبرداری دل اور روح کی واسطے احکام ازلی اور قضا اور قدر اللہ تعالی کے
پس جو کوئی واقف ہوا اسلام بدنی سے اور نہ پہنچا مرتبہ اسلام روحانی کو پس وہ دور ہوا
سیرات دین کی میں اور متردد اور متحیر ہوا پس نہ دیکھا مالک اور ملوک بہت جیسا کہ تھا حال
خلیل علیہ السلام کا اول کقولہ تعالی فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ الآیۃ یعنی پس جب ذہاب لیا اسکو رات نے

دیکھا

Marfat.com

دیکہا ایک تارے کو کہا یہہ ہے پروردگار میرا پس جب کہ چھپ گیا کہا نہین دوست رکہتا ہون
مین چھپ جانیوالون کو اسی طرح کہا جب دیکہا چاند اور سورج کو اور جسکسی کو نکلے صبح سعادت
کے اور طلوع کیا آفتاب اسلام روحانی نے پیچھے پہاڑ نفس اوسکی کے مشرق قلب سے
پس وہ اوپر نور کے ہے رب اپنی کے طرف سے لطیفہ مخالفت بادشاہ کی باعث ہے
خرابی جہان کی اور فنا اور بربادی خلقت کی پس کیونکر حال اوسکا جو مخالفت کرے مالک
الملوک کی جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ مریم مین تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ
وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا یعنے نزدیک ہین آسمان کہ پھٹ جاوین اس سے
اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑے پہاڑ کانپ کر اور اطاعت سبب ہے نیکی دین اور دنیا مین
جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى مقصد رعیت پر ہے
تابعداری بادشاہون اور ملوک کے اور ملوک پر اطاعت ہے مالک الملوک کی تاکہ تمام جہان
ساتہہ انتظام اور بندوبست کے رہے لطیفہ متفرد مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بیان کنندہ ہے
تحقیق کمال ملک اسکی کو ساتھ عدل اور انصاف کے اسواسطے فرمایا اللہ تعالی نے وَنَضَعُ
الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ترجمہ اور رکہین گے ہم ترازوئین
عدل کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ پس بادشاہ مجازی اگر ہے عادل
ہوگی خیر اور برکتہ کہیتی ور ملک مین اور اگر ہین ظالم پس اٹھہ جاوی گی خیر اور برکت حکایت
ہے کہ ایکروز نوشیروان جدا ہوگیا قوم سپاہ اپنے سے شکارگاہ مین اور پہنچا ایک باغ مین اور
کہا ایک مالی کے لڑکے کو دے مجکو ایک انار اس باغ مین سے پس دیا اسنے ایک انار اور نکالا
بہت عرق انار کے دانون مین سے اور پیا اوسکو بسبب غلبہ پیاس کے اور کچھہ تسکین حاصل ہوئی اور
تعجب مین رہا شیرینی اور کثرت شربت اوسکی سے اور قصد کیا دل مین چھین نے باغ کا صاحب
باغ سے پہر مانگا اسنے لڑکے سے انار اور پس پایا اوسکو بدمزہ اور کم شربت پوچھا لڑکے سے سبب
اسکا کہا اوسنے شاید اس ملک (بادشاہ) نے قصد کیا ظلم اور تعدیکا پس فوراً اسنے اس کلام کے سنے اوسنے

توبہ کی ولیسی نیت بد سے اور پھر بانگا بعد توبہ کے آثار اور پایا اوسکو خوب تر اول سے پھر پوچھا نوشیروان نے لڑکی سے سبب اس انار کے بہتر ہونیکا کہا اوسنے شاید بادشاہ ملک نے توبہ کی ظلم سے پس ہوا ہوشیار نوشیروان اور توبہ کی بالکلیہ ظلم سے اور باقی رہا نام اوسکا دنیا مین بسبب عدل کے یہانتک کہ روایت کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فخر کیا حضرت نے اپنی ولادت کا اسکے زمانہ مین اور فرمایا وُلِدْتُ فِیْ زَمَنِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ یعنے پیدا ہوا مین زمانہ مین بادشاہ عادل کے۔

شعر بیت

زندہست نام فرخ نوشیروان بعدل	گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان غنیمت شمار عمر	زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

وقال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الایۃ کہا علمائے نے اَلْعَدْلُ هُوَالْاِنْصَافُ عدل انصاف ہے اور احسان نیکی کرنے اوسّے جو بدی کرے تجھ سے

بیت

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

اور فحشا وہ برائی ہے قولی یا فعلی اور منکر وہ ہے جو کہ مخالف ہو شریعت اور سنت سے اور بغی وہ ہے زیادتی کرنی ہے غیر پر از راہ ظلم کے اور ظلم ظلمت ہے دن قیامت کے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ موعظہ ایکدفعہ ہندمین سینہ پر سلیمان علیہ السلام کے چیونٹی چڑھی جب کہ معلوم ہوئی اُنکو اوسکو پکڑکر پھینک دیا کہا اوسنے یا نبی اللہ یہہ کیا جوانمردی ہے کیا نہین معلوم تجکو کھڑا ہونا آگے ملک قاہر کے جو کہ پکڑیگا ظالم کو بسبب ظلم کرنے کے مظلوم پر پس یہہ سنتے ہی بیہوش ہو گئے جب آئے ہوش مین کہا مورچہ سے معاف کر مجکو کہا معاف کرونگی مگر ساتھ ان تین شرطون کے اول یہہ کہ نہ رد کریو تو سائل کو دویم نہ خوش ہوجیو ساتھ دنیا کے سویم فریاد اور اغاثت کو

Marfat.com

مظلوم اور مستغیث کے پوچھیو کہا سلیمان علیہ السلام نے قبول کیا مین نے کہا چیونٹی معاف کیا
مین نے **نقل** کسی سپاہی بادشاہی نے ایک مچھلی لی ایک صیاد سے ازراہ ظلم کے جب کہ لگا
کہانے لگا کھولا مونہہ اپنا مچھلی نے اور کاٹا انگلی اوسکی کو پس گیا وہ طبیب کی طرف واسطے معالجہ
پس قطع کیا انگشت اوسکی کو پھر بھی سرایت کیا درد نے طرف کف دست کے پھر قطع کیا یہانتک کہ
پہنچا زخم پونچے تک **الغرض** مارے شدت درد کے بیقرار ہو کر بہاگا اور ایک درخت کے
نیچے سو گیا نیند مین آواز پہنچی ہاتف سے اوسکو کہ جا اور راضی کر صیاد کو اور کچھ دے پس اُٹھا
نیند سے اور گیا پاس صیاد کے اور راضی کیا اوسکو اور توبہ کی ظلم سے پس رد کیا اللہ نے اوسکو
ہاتھ اسکا جیسا کہ تھا اول مین **حکایت** تھا ایک مجوسی قرضدار امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کا پس
گئے امام طرف اوسکے واسطے طلب کرنے حق اپنی کے اتفاقاً لگی جوتی مین آپ کے کچھ نجاست جہاڑا
امام صاحب نے گندگی کو جوتی سے پس پڑی نجاست اوپر دیوار مجوسی مقروض کے پس متحیر ہوئی
امام المسلمین ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور کہا اگر کہرچتا ہون تو کہرچی جاتی ہے مٹی دیوار اسکی سے اور اگر
اسی طرح رہنے دیتا ہون تو بری معلوم ہوتی ہے دیوار اسکی غرض لاچار ہو کر دستک دی
دروازہ پر اور آئی لونڈی اوسکی اور خبر دی مجوسی کو ساتھ آنے امام رحمہ اللہ کے پس آیا وہ
نزدیک امام صاحب کے اور مہلت چاہی آپ سے چند دن کی واسطے ادا قرض اپنی کے فرمایا امام
صاحب نے : پہلے سن قصہ میرا کہ نجس ہوئی دیوار تیری بسبب میرے تو معاف کر مجکو کہا اوسنے
یا ابا حنیفہ تو چاہتا ہے پاکی دیوار میری کی اور مین چاہتا ہون طہارت دل اپنے کی شرک اور کفر سے
اور توبہ دین باطل سے پس مجکو پاک کیجئے ساتھ دین محمدی کے اور داخل فرمائے اپنے مذہب پا
مین پس تعلیم کیا اور تلقین اسکو کلمہ توحید کیا اوسنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ واللہ اعلم
نقل ہے کہ کہا ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے نکلا مین طرف جامع کے دن جمعہ کے موسم سرما مین
اتفاقاً پھسل گیا پاؤن میرا اور لگا مین ساتھ دیوار ایک مکان کے پھر گیا مین طرف صاحب خانہ کے
دیکھا تو وہ مجوسی ہے کہا مین نے اوسکے بچاؤ لگایا اور پکڑا مین نے دیوار تیری کو معاف کر مجکو کہا اوسنے

Marfat.com

تمہارے دین مین ایسی احتیاط ہے کہا من نے ہان کہا مجوسی نے فوراً سننے کے اشہد ان لا الہ
حکایت الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ **حکایت** کہا سعدی رحمہ اللہ نے کہ ایکبار
شکارگاہ مین اتفاق پڑا نوشیروان عادل کو کباب بھون نے لگا اور نمک موجود نہ تھا غلام کو کہا شہ
دہقان سے نمک بقیمت لا تا رسم بغت لینی کی نہ پڑے اور گاؤن خراب نہ ہو کہا غلام نے تھوڑی
نمک ہے کیا خلل ہو کہا بنیاد ظلم کی اول دنیا مین تھوڑی تھی اور جو کوئی آیا زیادتی کی اسپر یہانتک
کہ اس مرتبہ کو پہنچے

قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی	بر آورند غلامان او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد	زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

درمیان حدیث کے وارد ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آوینگے حکام قیامت کو اور گذرینگے
پلصراط پر پس کاٹینگی پلصراط حق کا ٹنے کا یہانتک کہ باقی نہ رہیگی کوئی اعضا مگر ہل جائیگی اور جدا
ہوگی اپنی جگہہ سے پس اگر یہہ فرمان بردار اپنے رب کا گذر جاویگا اسپر سے اور اگر یہہ عاصی اور
ظالم شق ہو جایگا ساتھ اسکے پل پس پڑا رہیگا جہنم مین بمقدار دن پچاس ہزار برس کی نقل کیا اسکو امام
قرطبی نے تذکرۃ الموتی مین کہا سعدی رحمہ اللہ نے :

رباعی

ستمہا زور مندی مکن بر جہان	کہ بر یک نمط می نماند جہان
نماند ستمکار بد روزگار	نماند برو لعنت پایدار

قولہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار پس اور نہ میل اور رغبت کرو طرف
ظالمون کے پس لگے گی تمکو آگ دوزخ کی حدیث مین آیا کہ جسنے دعا کی واسطے ظالم کے ساتھہ
نقل بقا کے پس تحقیق دوست رکھا اسنے نافرمانی اللہ کی زمین مین اسکے **نقل** ہے ایک ظالم نے ارادہ
کیا واسطے زیارت ایک زاہد کے جب کہ پہنچا نزدیک اسکے ڈھانک لیا زاہد نے منہہ اپنا پوچھا ظالم نے
بیٹے زاہد سے سبب منہہ پوشیدہ کرنے باپ اوسکے کا کہا باپ میرا بیمار ہوا بیمار سخت شاید اسلیئے

Marfat.com

وہانکا ہو موہنہ اپنا پس بولا زاہد نہ مجکو بیماری ہے اور نہ درد مگر چاہا مین نے یہہ کہ نہ دیکہون مونہہ
تیرا غرض سنتے ہی یہہ کلام زاہد سے گیا ظالم توبہ اور استغفار کرتا ہوا پس بخشا اللہ تعالی نے دونو
بسبب نظر کرنے زاہد کے طرف موہنہ ظالم کے اور ظالم کو بسبب توبہ کے ظلم سے **مقولہ** ہے فقیہ
ابو اللیث کا یہہ کہ نہین ہے چیز زیادہ تر گناہون سے ظلم سے اسواسطے کہ تحقیق جو گناہ درمیان
تیرے اور اللہ کے ہے پس بیشک اللہ رحیم ہے درگذر کرے تیری گناہ سے اور چاہے سزا
دوے ساتہہ عدل کے اسواسطے کہ مالک یوم الدین ہے ای یوم الجزا جیسا کہ لایا تفسیر زاہدی مین
مجاہد اور ضحاک رحمہما اللہ سے اور جو گناہ کہ درمیان تیرے اور بندون کے ہے پس نہین ہے
کوئی حیلہ تیرے واسطے سوا راضی کرنے خصم کے پس لائق ہے ظالم کے لئے توبہ کرنے ظلم سے اور
معاف کروانا مظلوم سے دنیا مین اور اگر نہین قدرت رکہتا اسپر تو سزاوار ہے استغفار اور دعا
کرنے واسطے مظلوم کے اسواسطے کہ امید ہے کہ معاف کرے مظلوم بسبب ثواب پہنچنے استغفار اور
دعا اور دکے **روایت** ہے میمون بن مہران سے اگر کسی نے ظلم کیا انسان پر اور چاہے بخشوانا
اوسنے اور وہ مر گیا پس استغفار اور دعا فاتحہ مانگے اسکے لئے بعد ہر نماز کے رہائی پاویگا مظلمہ سے
کہا بعض اہل معرفت نے ظلم تین وجہ پر ہے اول ظلم بخشی اللہ اگر چاہے اور عذاب دے
اگر چاہے اور دویم ظلم کہ نبخشیگا اوسکو اللہ تعالی اور سیم ظلم کہ قضا اور حکم کریگا اللہ سبحانہ اوسمین
مگر وہ ظلم کہ بخشے اللہ تعالی اوسکو اگر چاہے ساتہہ رحیمی اپنی کے کہ وہ رحیم ہے اور اگر چاہے جزا
دیوے کہ وہ مالک یوم الدین ہے پس وہ درمیان بندون اور رب کے ہے مانند ترک نماز اور
روزہ اور زکوۃ اور حج کے اور مرتکب ہونا افعال محارم کا ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا یعنی پس قایم مقام ہوئے
پیچہے اونکے برے لوگ کہ ترک کیا انہون نے نماز کو اور پیروی کی خواہش نفس کی پس البتہ ملاقات
کرینگے **غی** کے کہا وہب بن منبہہ نے غی ایک نہر ہے بہت گہری اور گرم بدمزہ جہنم مین کہ اگر ایک
بوند ٹپکے اوسے دنیا مین البتہ ہلاک ہوجاوین اہل دنیا اور کہا ابن عباس نے غی ایک جنگل ہے

فقیہ

روایت

تقسیم ظلم

غی

Marfat.com

جنکو جہنم سے جوش مین آتی ہے ہر روز ہزار بار شدت حرارت سے اور طیار کی گئی ہے یہہ جنگل
واسطے تارک نماز اور جماعت کے اور کہا عطانے غی ایک جنگل ہے جہنم مین کہ جاری ہے اسمین پیپ
اور لہو اور کہا کعب نے غی ایک وادی ہے جہنم مین بہت گہری اور بہت گرم اور اسمین ایک چاہ
ہے کہ نام اوسکا ہبہب ہے جب کہ ذرہ ساکن ہوتے ہین شعلون اونون سے کہولتا ہے اللہ تعالے
اوسکو پس شعلہ زن ہوتی ہے جہنم اور کہا ضحاک نے غی خسران اور بلا کی ہے اسیطرح ذکر کیا لباب
التفاسیر مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے باز رکہا اپنے نفس کو پانچ چیزونسے
باز رکہیگا اللہ تعالی اوسے پانچ چیزونکو **اول** جسنے باز رکہا اپنے کو دعاسے باز رکہیگا اللہ تعالے
اسے اجابتہ کو **اور دوسری** جسنے روکا اپنے نفس کو صدقے سے روکیگا اللہ تعالی اسے عافیت کو
اور تیسری جسنے روکا زکوۃ کو روکیگا اُسے اللہ نگہبانی مال کے کو **اور چوتھا** جسنے نہ
دیا عشر زمین کو روکیگا اللہ اسنے برکت کو کسب اوسکی سے **اور پانچوین** جسنے روکا اپنے کو
حضور جماعت سے روکیگا اللہ اُسے شہادت کو اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شر
بے نماز کا اور نحوست اوسکی پہنچتی ہے طرف ستر آدمیون اہل وعیال اور ہمسایہ سے بلکہ پہنچتا ہے
آج کے دن سے زمانہ آدم علیہ السلام تک اسواسطے کہ بیشک نمازی جبکہ پڑھتا ہے قعدہ میں تشہد
کہتا ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پہنچاتا ہے ثواب اُسکا طرف ارواح
مومنین کے آج کے دن سے زمانہ آدم علیہ السلام تک اور تارک نماز ہوتا ہے مانع اس ثواب کو پس
سو امانند اس شخص کے کہ پہنچا شر اوسکا جمیع اہل اسلام کو مانند معتزلہ کے کہ مانع ہوئے ساتھہ دعا
اور استغفار کے اور ایصال ثواب طرف اموات مومنین کے فاتحہ درود اور تصدقات اور خیرات سے
روایت ہے عقیل بن ابیطالب سے کہ سفر کیا مین نے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکہی مین نے تین
چیزین کہ سبب انکے قرار پایا میرے دل مین اسلام **اول** تو یہہ کہ قصد کیا حضرت نے قضا حاجت کا اور تہے
اُسجا درخت کہا حضرت نے مجکو جا قریب درختون کے اور کہہ میری طرف سے کہ رسول خدا فرماتے
ہین آؤ اسجا اور ہو جاؤ میرے لئے اوٹ تاکہ کرون مین اپنی حاجت روائی پس گیا مین اور پہنچایا پیغام

Marfat.com

حضرت کا درختونکو پس فوراً جدا ہوئے اپنی جا سے اور گرد اگرد قائم ہوئے حضرت کے یہان تک
کہ فارغ ہوئے حضرت حاجت اپنی سے پھر چلی گئے درخت جائے اپنی پر۔ اور دوسری
یہہ ہے کہ مجکو شدت تشنگی کی ہوئی اور بہت تلاش کیا پانی کو مگر نہ پایا پھر فرمایا حضرت نے چڑھ اوپر
پہاڑ پر اور کہہ پیر لطیف سے بعد سلام کے اگر ہو تیرے مین پانی پلا مجکو کہا امنے چڑھا مین پہاڑ پر
اور کہا اسکو جو حضرت نے کہا تھا مقصد ابھی پوری نہین ہوئی تھی بات کے بولا پہاڑ بکلام فصیح
کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جبدن سے نازل ہوئی آیۃ یاایھا الذین امنوا قوا
انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ الایۃ آنسو رویا مین خوف سے
اسبات کے کہ شاید مین ہون اوسی پتھر سے پس نہ باقی رہا پانی مجمین اور خشک ہو گیا اور
تیسری ہم چلے جاتے تھے کہ یکایک آیا پاس ہمارے ایک اونٹھ دوڑتا ہوا اور پکارا
یارسول اللہ الامان الامان بعد اسکے تھوڑی دیر مین آیا ایک اعرابی ہاتھہ مین پکڑے ہوئے
شمشیر برہنہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چاہتا ہی اس مسکین سے کہا یارسول اللہ خرید لیے
مین اسکو ساتھہ قیمت کے اور یہہ فرمان برداری نہین کرتا میری چاہتا ہون کہ اسکو ذبح کر کر
گوشت سے اسکے نفع حاصل کرون پس فرمایا حضرت نے اونٹھ سے کہ کیون نافرمانی کرتا ہی
صاحب اپنے کے کہا یارسول اللہ مین نافرمان برداری نہین کرتا اسکے کام سے اور لکن نافرمانی
کرتا ہون بسبب ایک عمل بد اسکے سے اور عمل بد یہہ ہے کہ قبیلہ اسکا جسمین یہہ ہی ہے سوتا ہے
پہلے پڑھنے نماز عشا کے اگر یہہ توبہ کرے اور اقرار نماز ادا کریگا اول سونے کے تو البتہ نافرمانی نہین
کریگا مین اسواسطے کہ ڈرتا ہون مین کہ کہین نازل ہو ان پر عذاب خدا پس ہو نین انمین سے پھر
لیا حضرت نے عہد اس اعرابی سے اسکا کہ نہ ترک کرین نماز کو اول خواب سے کبھی اور سونپا
اسکو اونٹھ اسکا اور گیا وہ اپنے گھر کو نقل کی گئی یہہ روایت رونق المجالس سے اور تفسیر
زبدۃ الواعظین سے نقل ہی کہ ایک جنازہ آیا زمانہ مین خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جب
کھڑی ہوئی صف واسطے نماز جنازے کے دیکھے تو کفن اسکا ہلتا ہے پس دیکھا تو ایک سانپ

Marfat.com

ہے گردن مین پڑا ہوا گوشت کہاتا ہے اوسکا اور خون پیتا ہے جب مارنے ارادہ کیا پس بولا سانپ فوراً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے واسطے مجکو مارنے ہو تیار کیا۔ فنسور ہے مین مامور ہون اللہ کیطرف سے واسطے عذاب دینے اسکی کے قیامت تک کہا لوگون نے کیا خطا اسکی کہا تین خطا ہین اول تو یہہ ہے سنتا تہا اذان کو نہ آتا واسطے جماعت کے دوسری نہ دیتا تھا زکوۃ اپنے مال کی دوسری نہ سنتا تھا قول علما کا اور حدیث مین آیا ہے پہلے پہیل جس محاسبہ مین گرفتار ہوگا بندہ دن جزا کے وہ نماز ہے کہا علامہ شرف الدین بخاری نے

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود ۔ اولین پرسش از نماز بود

ابیات بزبان پنجاب

جیکو ہکہ نماز نو چہوڑی جان بجہا ۔ رہسی دوزخ وچہ اوہ اسّے حقبہ تاء
ہکو حقبہ ہو سیا ورہیان چار ہزار ۔ چار ہزار ماہ دا ہکو ورہ شمار
چار ہزار دنیہ دا ہوسے ہکو ماہ ۔ ساٹھ ہکہ سحدوزدی ستر ہزار تہیا
کارن ہکہ سجود دے شیطان تہیا خوار ۔ تُین جو غافل سجدیون کی اعتبار
چھہ لکھ ورہیا بندگی آندی بجا ۔ کیتیں ہکہ سجود ناہ دوزخ ہوئیی جا
تنہادی برکت ناہین جنہا ترک صلوٰۃ ۔ تنہا کلمہ ہین زبان تہکسے اندر وات
سبتہ عبادت خلق جو تارک جماعتی ہو ۔ اولتا دوزخ ستی پچہے اوس نکو
جیکو ہکہ نماز نو مسلم کرے قضا ۔ چہہ ہزار ورہیان دوزخ جاء

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانی کی بنا پانچ چیز پر ہے اول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ زبان سے کہنا اور معنی اسکی دل سے باور کرنا ۔

بیت

Marfat.com

جو کہے لا اِلٰہَ اِلّا اللہ ؂		؂ اسکو حاصل ہوئی بہشت کی راہ
ہے اگر رتبہ صداقت مین ؂		؂ ہو کا داخل وہ شخص جنت مین

دوسری بنا اسلام پڑھنا نماز کا تیسری زکوٰۃ مال کی دینی قال اللہ تعالیٰ
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور وجہ نظم و ربط درمیان نماز اور زکوٰۃ کے یہہ ہے کہ
نماز حق اللہ ہے اور زکوٰۃ حق العباد ہے پس واجب ہے رعایت دونون کی ساتھہ امر خدا کے اور
مرجع کل عبادتون کا طرف انہی دو کے ہے اسواسطے نماز عبادت بدنی ہے اور زکوٰۃ عبادت
مالی ہے اور تمام عبادتین منقسم ہوتی ہے طرف ان دو کے اور اسی سبب سے تین آیتین نازل ہوئین
ساتھہ تین کے کہ نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ ایک انمین سے بغیر دوسرے کے اول قول خدا
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ پس جسنے ادا کیا نماز کو اور نہ ادا کی زکوٰۃ نہین قبول ہوتی اوسے
نماز اور دوسری قال اللہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پس جسنے اطاعت
کی اللہ کی اور نہ اطاعت کی رسول کی نہین مقبول اسنے اطاعت خدا اور تیسری فرمایا اللہ نے
اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ پس جسنے شکر ادا کیا اللہ کا اور نہ شکر کیا والدین کا نہین مقبول ہو
اوسے شکر خدا اور فرمایا حضرت نے جو کہ مالک ہو سونے اور چاندیکا اور نہ دیوے زکوٰۃ دن حشر کے
بنایا جاویگا اسکے لئیے یہہ سونا چاندی پتر آگ کا پھر گرم کیا جاویگا اسپر یعنے وہ پتر گرم کیا جاویگا
آتش دوزخ مین پھر داغا جاویگا اسسے اسکا پہلو اور پیشانی اور پیٹھہ جب نکالے جاوین گے وہ
پتری دوبارہ گرم کئے جاوین گے اسکے لئے اسدن مین کہ اندازہ اسکا پچاس ہزار برس کا ہے
یہان تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پھر دیکھی جاوے گی جا اسکی یا بہشت کی طرف
یا دوزخ کی طرف چوتھی بنا روزہ رمضان کا ہے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ فرمایا اللہ تعالیٰ بیچ تمہارے
فرض کیا گیا تمپر روزہ رکھنا جیسے فرض کیا گیا تھا اونپر جو تمسے پہلے تھے فائدہ اس آیتہ سے فرضیت
روزہ کی ثابت ہوئی اور فرضیت اسکی بعد ڈیڑھ برس کے ہجرت سے ہوئی کذا فی الدر المختار ؂ کہا

Marfat.com

سلمان فارسی نے کہ خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخری دن ماہ شعبان کے
پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بزرگ نے **فایدہ** یعنے قریب آیا مہینا رمضانکا
مہینا بابرکت ایسا مہینا کہ اوسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے لیلۃ القدر کئیے اللہ تعالےٰ نے
روزے اسکے فرض اور قیام رات اسکے کا نفل **فایدہ** یعنے کی شب بیداری اسکی واسطے تراویح
پڑہنے اور مانند اسکے کے سنت موکدہ پس جسنے کیا یہہ پایا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم
رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالیٰ کے عتاب مین جو کوئی نزدیکی ڈہونڈے اللہ کے اوسمین ساتہہ
خصلت نیک کے یعنے نفل سے ہوتا ہے مانند اوسکے کہ ادا کیا فرض سوا رمضان کے یعنے نفل کا
ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین ہوتا ہے مانند
اوسکے کہ ادا کئے ستر فرض سوا رمضان کے اور وہ مہینا صبر کا ہے اور صبر کا ثواب بہشت ہے
اور وہ مہینا غمخواری کا ہے یعنے فقیر اور بہوکونکی خبرگیری کرنی چاہیئے اور مہینا ہے کہ زیادہ
کیا جاتا ہے اوسمین رزق مومن کا یعنے رزق جسے اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ
فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو کسب حلال سے ہوتا ہے اسکے لئے سبب
بخشش کا واسطے گناہون اسکی کے اور سبب آزادی ذات اسکیکا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے
مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچہہ کہا اصحاب نے یارسول اللہ نہین ہین
ہم سب کہ پاوین استعداد کہ افطار کراوین ساتہہ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار کراوے روزہ دار کو ساتہہ ایک
گہونٹہہ پانی کے سے یا ایک گہونٹہہ دودہ کے سے یا کہجور سے اور جو شخص پیٹ بہر دیگا روزہ دار کا
پلا دیگا اسکو اللہ میرے حوض سے پلانا ایسا کہ نہ پیاسا ہوگا یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور
وہ مہینا ہے کہ اول مین اسکے رحمت ہین یعنے وقت نزول رحمت عامّہ کا ہے اگر اسکی رحمت
نہ ہو تو کوئی روزہ نہ رکہے اور تراویح وغیرہ نوافل سے نہ پڑہے اور درمیان مین مغفرت ہے
یعنے وہ زمانہ مغفرت کا ہے اور اسکے آخر مین آزادی ہے آگ سے اور جسنے ہلکا کیا بوجہہ

Marfat.com

لونڈی اور غلام سے ماہ رمضان مین یعنے کام کم کردیا اوس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونے اوسکی کے بخشتا ہے اللہ تعالی اوسکو اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور جو روزہ نرکھے ویسا ہی زیادہ تر وعید ہے اسکے لئے اور عذاب

بیت

ہکہ روزہ رمضان دا بیعذر گوائ — نولکھ ورہان ہوسیا دوزخ وچ سزا

اور کتاب الاوراد مین ہے جو کوئی بیعذر ایک روزہ کھاوے نو لاکھ برس دوزخ مین پڑے اور جو عورت بیعذر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور شوہر اوسکا اسکو روا رکھے تو شوہر کو بسبب راضی ہونے کے ساتھ لاکھ سال عذاب ہو اور مقابلہ ہر لقمہ کے کہ رمضان مین بیعذر کھاوے سو برس دوزخ مین رہے

پانچوین بات حج گذارنا اہل استطاعت کو واسطے قول خدا کے **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا** واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگون کے قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتا ہے اوسکے گھر کی طرف راہ چلنے کی اور جامع ترمذی مین حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا** جو مالک ہو توشے اور سواری کا کہ پہنچاوے اوسکو بیت اللہ کو اور وہ حج نکرے پس فرق نہین اسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی اور نصرانی ہونا برابر ہے یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود اور نصاری حج کے قائل نہین ہین اور مسند دارمی مین ابی امامہ سے اسطرح منقول ہے **قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس وہ موا اور حج نہ کیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور فرمایا افضل الاعمال ایمان باللہ ورسولہ ہے پھر جہاد فی سبیل اللہ اور پھر حج مبرور ہے اور بعضون نے کہا مغفرت ذنوب ساتھ حج کے ہے اور دخول جنت ساتھ اسکے

مرتب ہے اوپر حج مبرور کے اور حج مبرور ہوتا ہے ساتھ دو امر کے اول بجالانا حج مین اعمال حق اور
یہہ احسان ہے ساتھہ لوگون کے اور کہانا اور افشا سلام اور دوسری وہ جسنے کامل ہوتا ہے
حج وہ بچنا ہے افعال بد سے اور جسنے حج نہ کیا باوجود قدرت کے پس تحقیق وہ پہنچا قریب کفر کے
اور عمل کیا اوسنے ایسا جیسا کرتا ہے وہ جو کافر ہوسا تہہ حج کے یعنے منکر ہوا مقصد
حج کی فرضیت ان آیتون اور حدیثون سے مثل اور ارکان اربعہ کے ثابت ہے مگر حج تمام عمر مین
ایکبار فرض ہے الغرض جو شخص ان ارکان مین سے کسی رکن کو ادا نکیا باوجود قدرت کے اوسکا
اسلام پورا نہین کیونکہ ہر چیز بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہے اور وعید عذاب اسپر وارد ہے اور
اگر چاہے اللہ بخشے اسکو ساتہہ رحمت اپنی کے کہ نام اسکا الرحمن الرحیم ہے اور اگر چاہے اوپر ترک
ان امور کے سزا اور جزا دوی اسواسطے کہ وہ مالک روز جزا و سزا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ای مالک
روز جزا پس لازم ہے عاقل کو کہ بجالاوے کل احکام اوسکی نماز روزہ اور حج اور زکوۃ سے اور
جمیع حقوق اور عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور بچے تمام محرمات سے مثل زنا کے کقولہ تعالی
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا اور نہ نزدیک ہو زنا کی مقرر وہ ہے
بد اور بری راہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہین کرتا زانی زنا جسوقت زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا چور وقت چوری کے
اور وہ مومن ہے اور نہین پیتا شراب شرابی وقت پینے کے اور وہ مومن ہے نقل کیا اسکو
بخاری نے اور قول علیہ السلام کا اور وہ مومن ہے یعنے حالت شرب مین پینے والا شراب کا
نہین ہے مومن نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے اسواسطے نزدیک انکے عمل جز ہے ایمان کامل سے اور نزدیک
ہمارے عمل جز نہین ہے مطلق ایمان مین اور نہ جز ہین ایمان کامل سے پس واسطے اسکی ہے تارک
عمل کا نزدیک ہمارے مومن اور واسطے پوچھنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم لَا يَشْرَبُ شَارِبُ الْخَمْرِ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ○ سے پس کہنچا انحضرت نے
ایک دائرہ بر زمین پر اور درمیان ایک دائرہ کے دوسرا کہینچا اور فرمایا دائرہ پہلا اسلام کا

دائرہ

Marfat.com

ہے اور دایرہ دوسرا اوسکا ہے پس اگر پیا شراب یا کیا زنا یا چوری نکلا دایرہ ایمان سے طرف دایرہ اسلام کے اور نہین نکلتا دایرہ اسلام سے مگر ساتھہ شرک کے نعوذ باللہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین نہین داخل ہونگے جنت مین دایم الخمر اور قاطع الرحم اور تصدیق کرنیوالا جادوگر کا اور پلاویگا اللہ تعالی دایم الخمر کو اس نہر سے جو جاری ہین شرمگاہ عورتون زانیہ سے اور تفسیر ورۃ الناصحین مین ہین مار ڈالنا کسی کو ناحق اور پینا شرابکا اور زنا اور لواطہ اور نافرمانی والدین اور بہاگنا جہاد سے اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے اور جہوٹی گواہی دینی اور کہانا سود کا اور کہانا رمضان کے دن مین بغیر عذر کے عمداً اور قطع رحم کرنا اور قسم جہوٹی کہانی اور کہانا مال لوگونکا ظلم سے اور کمی کرنی ماپ اور تول مین اور تقدیم نماز کے وقت سے اور جہوٹہ بولنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور چہپانا گواہی کا بلا عذر اور لینا رشوتکا اور جادو کرنا اور نہ دینا زکوۃ کا اور حکم کرنا ساتھہ منکر کے اور منع کرنا معروف سے اور روکنا عورتکا شوہر اوسکے سے بلا سبب اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جہوٹہ بولنا اور تہمت لگانی اور جانور کو آگ مین جلانا اور سعی کرنی ظالم کی یہہ سب گناہ کبیرہ سے ہین اللہم احفظنا وایاکم من المحارم **مطلب** جو کوئی بچا مناہی سے اور اوامر مین قائم ہوا پس وہ مومن محسن ہے کذا فی الکشاف الغرض اگر چاہے اللہ تعالی بمقتضای رحمۃ اپنی کے مرتکب ان امور منہیہ کو بخشے اور اگر چاہے بمقتضای عدل کے روز قیامت کو سزا اور جزا دیوے کہ وہ دن جزا کا ہے اور مالک اسدنکا اللہ ہے سوافق قول مجاہد اور ضحاک رحمہما اللہ کے جو صاحب تفسیر زاہدی نے نقل کیا یہہ ہے معنے ہین جو بیان کئے گئے یعنی قولہ تعالی مالک یوم الدین ای یوم الجزاء اور فرمایا ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری نے کہ دین بمعنے حساب ہے لقولہ تعالی ذلک الدین القیم ای حساب المستقیم یعنے یہہ حساب درست ہے اور کہا محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ نے دین بمعنے توحید ہے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے الا للہ الدین الخالص خبردار ہو واسطے اللہ کے

روایت

تعداد کبیرہ

الکشاف

الغرض

معنے الدین

Marfat.com

ہے دین خالص یعنے توحید خالص اور دین بمعنے پرستش اور عبادت کے بہی قرآن مین آیا ہے
قال اللہ تعالی قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ کہہ کہ مین حکم کیا گیا ہون
یہہ کہ کرون عبادت اللہ کو خالص کر کر واسطے اسکے عبادت کی قولہ تعالی فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا
لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا پس جو کوئی ہے امید
رکہتا ملاقات رب اپنے کی پس چاہئے کہ عمل کرے عمل اچہا اور نہ شریک لاوے
ساتہہ عبادت پروردگار اپنی کے کسی کو **حکایت** ذکر کیا حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمہ
اللہ نے احیاء مین کہ ایک عابد کو پہنچی خبر کہ ایک قوم پوجتی ہے درخت کو پس نکلا عابد واسطے
کاٹنے اس درخت کے پس کہا ابلیس نے عابد کو اگر تو اسکو کاٹے گا یہہ قوم کسی دوسرے
درخت کو پوجے گی تو جا طرف عبادت اپنی کے کہا عابد نے کاٹنا اسکا ضرور ہے تا کہ بچے
لوگ پرستش اسکی سے **القصہ** تکرار اور لڑائی ہوئی اسباب مین درمیان شیطان اور
عابد کے کہا ابلیس علیہ اللعنہ نے تو فقیر عابد ہے جا عبادت کر اپنے اللہ کی اور مین ہر روز تکیہ کے
نیچے سر تیرے کے دو دینار اور رکہہ دونگا تو تو پوجتا نہین اسکو کہا عابد نے اچہا اور گیا طرف عبادت
خانہ اپنی کے اور وقت فجر کے پائے دو دینار سرہانے اپنے سے موافق وعدہ ابلیس کے
اور دن دوسرے مین نہ پائے دینار پہر وعدہ خلافی ابلیس کی دیکہکر چلا واسطے کاٹنے اوس
درخت کے پہر لڑائی ہوئی آپس مین پس غالب آیا شیطان اور مغلوب ہوا عابد انسان کہا عابد نے
کس سبب سے غالب ہوا آج کے دن تو مجہپر کہا شیطان نے کل تہا غصہ تیرا اللہ اور آج ہے دو دینار
کے لیئے پس کیون کر غالب ہوگا تو آج مجہپر **روایت** کی دمیری نے حیات الحیوان مین کہ جب آدم
علیہ السلام اتارے گئے طرف زمین کے آئی ایک جماعت ہرنون سے واسطے زیارت اور غمخواری
آدم علیہ السلام کے پس دعا کی آدم نے انکو اور ہاتہہ پہیرا پشت پر ہر ایک کے پس ظاہر ہوئی ساتہہ
برکت دست آدم علیہ السلام کے ان مین نافے مشک کی پس جبکہ پہونچی گروہ دوسری مین پوچہا سبب
ظاہر ہونے نافہ کا تو کہا گروہ اول نے گئے ہم واسطے زیارت آدم علیہ السلام کے پس دعا کی اپنے

اور ماتہہ

اور ہاتھ پھیرا ہماری پیشون پر پس ہ برکت دعا اور مسح ہاتھ کے دیا ہے اللہ نے نافہ مشک کا
پس جبکہ سنا یہ قصہ دوسری جماعة ھرن کے نے بھاگے طرف آدم علیہ السلام کے پس دعا کی انکو
بھی اور ہاتھ پھیرا انکے پیشون پر پس نہ پایا انہوں نافہ پس کہا اس جماعت نے جماعت نافے والے
سے معزز معاملہ کیا ہمنے مانند تمہارے پھر نہ دیکھا ہمنے کچھ بھی کہا گروہ صاحب نوافح نے زیارت کی
ہمنے آدم علیہ السلام کی بدلہ اور تمنے واسطے طمع مشک کے **ف** کہا ابن الصلاح نے علی طرابلی
سے کہ فارہ مشک کا نکلتا ہے ھرنسے جیسا کہ نکلتا ہے بیضہ مرغی سے **خاصیت** سونگنا
مشک کا نفع بخشتا ہے تمام علتون سر کو مانند شقیقہ وغیرہ کے اور جب کہ ملاوے سرمے
مین اور لگاوے آنکھ مین زیادہ کرتا ہے نور بصر کو اور دور کرتا ہے سفیدی آنکھ کو اور اگر شہد
اور گوشت بھیڑ مین ملکر سر مہ لگاوے نفع دیتا ہے فالج کو اور کہا ابن طرخان نے طب
نبوی مین مشک قوت دیتا ہے اعضائے باطنی کو سونگنے اور پینے سے اور منافع اسکے بہت
ہین لہذا استعمال کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا اکثر اور منقول ہے ذالنون رحمہ اللہ سے
کہ علامت خلوص کی ہے برابری مدح اور ذم مین اور کہا ابو سلیمان دارانی نے سبارکی اور
شاباشی ہے اوسکو جبکا ایک قدم صحیح ہو چلنے مین کہ قصد کرتا ہے اسکے لوجہ اللہ کہا شرح
مہذب مین نماز کسوف افضل ہے صلوٰۃ استسقا سے اسواسطے نماز کسوف لوجہ اللہ ہین اور
اور صلوٰۃ استسقا واسطے طلب رزق کے ہے **لطیفہ** کہا علاقی نے بیچ سورۃ برات کے داخل ہوا
ایک اعرابی مسجد مین اور پڑہی نماز جلدی سے پس کھڑے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ درہ لیکر
طرف اوسکے اور کہا اوسکو پھر پڑہ نماز پس اعادہ کیا اسنے نماز کو ساتھ دل جمعی کے پھر فرمایا
علی نے کہ یہہ نماز ہے بہتر یا اول تھی کہا اعرابی نے اول تھی سواسطے نماز اول پڑھی مین نے واسطے خدا کے
اور دویم واسطے خوف درے کے اور کہا حسن بن الفضل نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ اے يَوْمِ الْخُضُوعِ
وَالْخُشُوعِ یعنے مالک روز عاجزی اور خوف کا اور روز قیامت کو روز خشوع اور خضوع فرمایا
اسواسطے اسدن تمام خلقت خاضع اور خاشع ہوگی آگے اللہ عزوجل کے کقولہ تعالیٰ وَعَنَتِ

Marfat.com

الوُجُوهُ لِلحَیِّ القَیُّومِ اور ذلیل ہوگئے منہہ واسطے زندہ قایم رہنے والیکے اور قول اللہ کا مالک یوم الدین شامل ہے سب ان معنون مذکورہ کو اسواسطے کہ دن قیامت کا دن شمار اور گنتی کا ہے اور بعد اسکے جزا اور سزا ہے اور تمام مخلوق اسدن ساتھہ عاجزی اور انکساری کے ہوگی اور موحد ہوگی یعنے تمام خلقت ساتھہ توحید خالق کے گویا ہوگی اِیَّاکَ نَعبُدُ بنا کیا حق سبحانہ وتعالی نے اول کلام قدسی کو ایسی چیز پر جو کہ مبادی ہے واسطے حال عارف کے ذکر اور فکر سے بیچ غور اسما اسکی کے اور نظر بیچ نعمتون اسکی کے اور استدلال ساتھہ صنعت اسکے کے اوپر عظمت شان اسکی کے اور تاثیر سلطانی اسکی کے پھر بعد لایا اس چیز کو جو کہ منتہی ہے حال عارف کے کو اور وہ یہہ ہے کہ غوطہ مارے بیچ دریا وصول کے اور ہوئے صاحب مشاہدے اور دیکھے اور مناجات کرے اسکی بالمشافہ اَللّٰھُمَّ اجعَلنَا مِنَ الوَاصِلِینَ اِلَی العَینِ دُونَ السَّامِعِینَ لِلاَثَرِ اور اسمین ایک اشارہ ہے طرف اسکے کہ مقرر عابد کو لایق ہے یہہ کہ نظر اسکی اولاً بالذات طرف معبود کے ہو اور ثانیاً طرف عبادت کے نہ اس حیثیت سے کہ وہ عبادت صادر ہوئی ہے ایسے بلکہ اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ عبادت ایک نسبت شریفہ اور وصلہ ہے درمیان بندیکے اور حق کے پس مقرر عارف مستحق ہوتا ہے وصول حق کا جب مستغرق ہوتا ہے بیچ ملاحظہ قدس کے اور غایب ہوتا ہے ماسوا اللہ سے یہانتک کہ نہ ملاحظہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور نہ کسی احوال کو احوالون نفس سے اور جاننا چاہئے کہ تقدیم مفعول کی اسجا پر واسطے قصد اختصاص کے ہے قولہ ایاک نعبد ای نَخُصُّکَ بِالعِبَادَۃِ یعنے خاص کرتے ہین ہم عبادت تجکو اور نہین عبادت کرتے ہین سوا تیرے اور غیر تیرے کے اور عبادت کہتے ہین نہایت تذلل اور عاجزیکو اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جبرئیل علیہ السلام نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ یا محمد اِیَّاکَ نَعبُدُ تجہے خاص امید رکھتے ہین ہم نہ غیر سے تیرے اور ضمیر متکلم بیچ نعبد اور نستعین کے واسطے قاری کے ہے اور جو کہ ہین ساتھہ قاریکے کراماً کاتبین اور جماعت حاضرین سے یا واسطے قاری کے ہے اور واسطے تمام موحدین کے کہ داخل کی عبادت اپنی اسنے بیچ تضاعیف عبادت

انکی کے

انکی کے اور خلط کے حاجت اپنی ساتھہ حاجت انکی کے اس امید پر کہ شاید قبول کے جاوی عبادت میری ببرکہ عبادت انکی کے اور واسطے اسیکی مشروع ہوی جماعت نماز کی **سوال** نون بیچ قول خدا ایاك نعبد وایاك نستعین کے نون جمع کا ہی یا نون تعظیم کا ہی اگر کہو نون جمع کا ہی تو باطل ہی اسواسطے کہ واحد نہین ہوسکتا جمع اور اگر کہو نون تعظیمی ہی تو یہہ بہی باطل ہی اسواسطے سزاوار اور لایق بندیکو عاجزی ہی خصوصاً عبادت بین ۔ کہتا ہون مین جواب اسکا اوپر چار وجہ کے ہی **جواب** اول مراد یہان پر جمع ہی اور اسمین تنبیہہ ہی اوپر فضیلت جماعت کے پس اگر پڑہی نماز تنہا تو ہوگی مراد کہ مین عبادت کرتا ہون تیری ساتھہ ملایکہ وغیرہم کے **جواب** دوسرا جب کہا بندے نے ایاك نعبد پس تحقیق ذکر کیا عبادت اپنی اور عبادت غیر اپنی کے پس گویا کہ اس نمازینی کوشش کی بیچ اصلاح مہمات مومنین کے پس جب کہ کہا یہہ رواکریگا اللہ تعالی حاجتین اسکی کو کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَضَى لِمُسْلِمٍ حَاجَةً قَضَى اللّٰهُ حَوَائِجَهُ جسنے حاجت روائی کی کسی مسلمان کی رواکریگا اللہ حاجتین اسکی **جواب** تیسرا گویا بندے نے عبادت اپنی ناچیز اور حقیر سمجھہ کر ملائے ساتھہ عبادت صالحین کے اور کہا ایاك نعبد اور اسمقام پر ایک **مسئلہ** شرعیہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ جب کہ فروخت کرے کوئی شخص دس غلام اپنے ہاتھہ کسی کے پس نہین صحیح ہی یہہ کہ کرے قبول بعضے کو انمین سے اور رد کرے بعض کو بلکہ قبول کرے سب کو یا رد کرے سب کو پس لایق تر ہی ساتھہ کرم اللہ تعالی کے کہ نہ رد کرے اللہ عبادت عابدون کی وہ عبادت کہ جسمین سے ہی عبادت اس شخص کی اور اگرچہ ہی عبادت اسکی ناقص موافق اس **مسئلہ** شرعیہ کے کہ اگر خریدی کسی نے مثلاً دو غلام پہر معلوم ہوا ایک مین عیب پس نہین جایز ہی مشتری کو یہہ کہ دور کرے عیب دار کو فقط مگر ساتھہ رضامندی بایع کے **جواب** چوتھا ساتھہ **لطیفہ** کے وہ یہہ ہی کہ گویا اللہ سبحانہ فرماتا ہی اپنے کرم سے بندے اپنے کو جب ثنا کی تونے میری ساتھہ قول اپنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ

Marfat.com

یَوْمِ الدِّیْنِ بڑی قدر اور منزلت اور شان ہوئی میری تیرے نزدیک پس تونہ اکتفا کر لفظ
اوپر مہمات اپنی کے تنہا بلکہ ملا ساتہہ مہمات اپنی کے مہمات سب مومنین کے امتہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے اور کہہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سوال کسواسطے مقدم کیا اللہ نے
اسم اپنا اسکا ساتہہ قول اپنے کے ایاك اور موخر کیا اسکو بیچ اول سورہ کے ساتہہ قول اپنے
الحمد للہ اور نہ کہا للہ الحمد جواب حمد جایز ہے یہہ کہ ہووا سطے غیر خدا کے اسواسطے کہ آیا حدیث
مین کہ جسنے حمد نہ کی لوگون کی نہ حمد کی اسنے خدا کی اور عبادت نہین جایز مگر واسطے اللہ کے اور عبادت
خاص کی گئی ساتھ اللہ تعالی کے اسواسطے عبادت نہایت تعظیم ہے پس نہین لائق ہے وہ مگر
ساتھ ایسے منعم برتر کے اور وہ منعم ہے ساتھ خلقت کے ساتہہ بخشنے حیات کے موت سے
کقولہ تعالی وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ یعنے تہے تم مردے یعنے جسم بے حیات عناصر
اور غذا اور نطفہ اور مضغہ مخلقہ اور غیر مخلقہ پہر زندا کیا تمکو ساتھ پیدا کرنے ارواحون کے اور
ساتہہ ہو گئنے ارواحون کے بیچ تمہارے رحمون ماں تمہاری کے پہ بیچ دنیا کے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
پھر مردہ کریگا تمکو اور یہہ نعمت ہے اسواسطے کہ وسیلہ ہے طرف حیات ثانیہ کے جو کہ حیات
ابدیہ ہے اور نعمت عظمی ہے وَخَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اور پیدا کیا واسطے
تمہارے جو کچھ کہ ہے بیچ زمین کے سارا یہہ نعمت ہے دوسری واسطے فایدہ اور نفع حاصل
کرنے تمہارے کے دنیا مین اور خاص کی گئی عبادت ساتھ اللہ تعالی کے اسواسطے کہ احوال
بندون کے تین ہین ماضی اور حاضر اور مستقبل پس ماضی مین نکالا اسکو
عدم سے اور موت سے اور جہل اور عجز سے طرف وجود اور حیات اور قدرت اور
علم کے ساتھ قدرت ازلیہ اپنی کے اور بیچ زمانہ حاضر کے کشادہ کئے بندون پر دروازے
حاجتون کے اور لازم کئے اسکو اسباب ضرورتون کے پس وہ رب الرحمن الرحیم ہے
اور بیچ زمانہ مستقبل کے مالك یوم الدین ہے جزا دیگا بندے کو ساتہہ اعمال اسکے کے
پس صلاحیت بندگی احوال ثلثہ مین نہین پوری ہوتی مگر ساتہہ اللہ کے پس تو نہ ہوا مستحق

بعماد لکا

Marfat.com

عبادتکا کوئی سوا ذات اللہ کے پہر تو قول خدا افضل محتمل ہے کہ ہو ماخوذ عبادت اور عبودت سے اور عبادت عبادیۃ کو کہتے ہین اور عبودۃ عبدیۃ کو کہتے ہین پس عبادت سے نماز بے غفلت اور روزہ بے غیبت اور صدقہ بے منت اور حج بے ریا اور جہاد بے سُمعہ اور بردہ آزادی بے اذیۃ اور ذکر بے ملال اور تمام عبادت بے آفۃ کے ہے اور عبودت سے رضا بے خصومت اور صبر بے شکایت اور یقین بے شبہ اور شہود بے پردے اور اقبال بے مراجعت اور وصل بے فراق کے ہے اور اقسام عبادت جو ذکر کئے امام حجۃ الاسلام نے کتاب اربعین اپنے مین وہ شل ہین مانند اعتقادات عشرہ کے جو کہ اول عبادات کی ہے جیسا کہ معتقدات ذات ازلیۃ ابدیہ اسکی کے جو موصوف ہے ساتھ صفات جلال اور اکرام کے اور وہ بیچ ہین هوالاول والاخر والظاهر والباطن یعنے وہ اول ہے ساتھ وجود اپنے کے اور آخر ہے ساتھ صفات اور افعال اپنے کے اور ظاہر ہے ساتھہ شہادت اپنی کے اور باطن ہے ساتھہ غیب اپنے کے اور معلومات اپنی کے پہر تقدیس یعنے پاکی اور بے عیبی ہے اسکی جیسے کہ نہین ہے لایق ساتھہ کمال اسکے کے نقصان اور رذائل سے پہر قدرت شاملہ ہے واسطے جمیع ممکنات کے پہر علم محیط ہے ساتہہ سب معلومات کے یہانتک کے کہ ساتھ حرکات دلون اور خفیات سرایر کے پہر ارادہ ساتھ جمیع کائنات کے پس نہین جاری ہوتا بیچ ملک اور ملکوت کے تہوڑا اور بہت مگر ساتہہ قضا اور مشیۃ اسکے کے کہ ارادہ کیا ہے اول مین واسطے وجود اشیا کے بیچ وقتون معینہ اور مقررہ کے پس موجود ہون گے چیزین موافق ارادہ اسکے کے بعد ازان سمیع اور بصیر ہے کہ نہ روکتے شنوائی اسکی کو دوری اور نہ دیکھنے اسکے کو تاریکی پس سنتا ہے بغیر کان کے اور دیکھتا ہے بغیر آنکھہ کے بعد ازان کلام ازلی ہے قایم بالذات نہ ساتہہ آواز کے مانند کلام مخلوقات کے اور مقرر قرآن پڑھا گیا اور لکہا گیا اور حفاظت کیا گیا اور باین ہمہ قدیم ہے اور قایم بذات حق جل وعلا اور مقرر موسی علیہ السلام نے سنے کلام اللہ کے بغیر آواز اور حرف کے جیسا کہ دیکھا ابرار اور اولیا اللہ نے ذات اللہ کو

بغیر شکل اور رنگ وروپ کے بعد ازان افعال موصوفہ مین ساتہہ عدل محض کے پس نہین ہی کوئی
موجود مگر وہ حادث ہی ساتہ فعل اسکے کے اور قابض ہی عدل اسکے سے اسواسطے نہین نسبت کی جاتی
طرف غیر خدا کے ملک کے تاکہ ہووے تصرف اسکا اسمین اور ہووے ظلم پس نہین تصور کیا جاتا اسسے ظلم کا اور
نہین اوپر اسکے فعل پس ہر نعمت فضل اسکے سے ہی اور ہر عذاب عدل اسکے سے بعد ازان روز
قیامت ہی اور دسوین نبوۃ ہی مشتملہ اوپر ارسال ملائکہ کے اور انزال کتابون کے اور
عبادات عشرہ یہہ ہی **نماز** اور **زکوۃ** اور **روزہ** اور **حج** اور **قراۃ** قرآن اور
ذکر **اللہ** ہر حال مین اور **طلب** روزی حلال اور **قیام** ساتہ حقوق مسلمانون کے اور
ساتہ حقوق صحبۃ کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ وہ مفتاح سعادت اور نشان محبت خدا ہی **قال اللہ تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ** کہا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم دوست رکہتے اللہ کو پس تابع
داری کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ رب العالمین اور کہا امام زاہد نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہ اسمین
اشارہ ہی اور بیان شرافت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ یہہ ہی کہ مقرر جسنے متابعت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پائی اسنے محبت اللہ کی جو کہ بلند تر خلعت ہی بیچ خزانہ اللہ تعالی کے اور کہا تفسیر
روح البیان مین دلالہ کرتی ہی یہہ آیۃ اوپر شرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ مقرر کی
اللہ تعالی نے متابعت اپنی ساتہ متابعت حبیب اپنے کے اور کی طاعت اپنی ساتہ اطاعت
حبیب اپنے کے **مقصد** جسنے دعوی کیا محبت خدا کا اور مخالفت کی سنت نبی اسکے کی
وہ کذاب ہی ساتہ نص کتاب کے :: **شعر** ::

تعصی الالہ وانت تظہر حبہ	ہذا محال فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ	ان المحب لمن یحب مطیع

جسنے کیا دعوی محبت خدا کا اور مخالفت کی سنت رسول اسکے کی جہوٹا ہی دعوی اسکا اسواسطے
جو محبت رکہتا ہی کسی سے دوست رکہتا ہی خواصون اور ملازمون اور قریبون اسکے کو بعید

اور غلامان

Marfat.com

اور غلمان گھر اور محلہ اور مکان اور دیوار اور گھوڑے اور سواری اور اثر اور نشان اور لباس اور ٹوپی اور بال ناخون حتی کہ پاپوش تک محبوب سے جیسا کہ منقول ہے کہ نزدیک بعضے صحابیون کے موئے ریش مبارک وغیرہ نشانیون حضرت سے تھی اور اسیسے برکات حاصل کرتے تھے اور تھا نزدیک بعض اولیا اللہ کے نقشا پائے حضرت اور نقشا نعلین حضرت اور نقش قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو تعظیم او تکریم سے ساتھ عطریات اور بخور کے رکہتے تھے بلکہ وصیتین تک کی کہ بعد مرنے ہمارے کے قبر پر اور اندر قبر ہمارے کے رکھنا اس نیت سے کہ طفیل آثار حضرت کے اللہ عذاب قبر سے محفوظ رکھے اور مینہہ رحمت کا برساوے پس یہی ہے قانون عشق کا اور قاعدہ محبت کا اور طرف اس معنے کے اشارہ کیا مجنون عامری نے ؛؛ ؛؛

شعر

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی ؛؛	اُقَبِّلُ ذَالْجِدَارِ وَذَالْجِدَارِ
وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ	وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ
آتا تھا دیکھنے کو جو لیلی کو وہ کبھی ؛	؛ تھا چومتا بہانے سے چوکھٹ جو گھر کی تھی

اور کہا قاشانی نے محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتی تھی ساتھ متابعت انکی کے اور پیروی کرنے طریقہ انکی کے ساتھ قول اور عمل اور خلق اور حال اور سیرت اور عقیدت کے اور نہیں درست ہونا دعوی محبت کا مگر ساتھ اسکے **روایت** کی بخاری نے عبداللہ بن ہشام رضی سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکڑے ہوئے ہاتھ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اور کہا عمر نے یا رسول اللہ آپ دوست تر ہین میرے نزدیک ہر شی سے سوا جان میرے کے کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکی ید قدرت مین میری جان ہے نہین مومن ہوتا کوئی تمہین سے جب تک کہ ہون مین محبوب تر طرف اسکے جان اسکی سے پھر کہا عمر رض نے قسم ہے اللہ کی اب آپ دوست ترین نزدیک میرے جان میری سے پس فرمایا حضرت نے اے عمر رض اب ہوا ایمان تیرا کامل

روایت

Marfat.com

اور فرمایا علیہ السلام نے مسلمان کامل جب ہوتا ہے جب دوست تر رکھے مجکو اپنی جان سے اور اولاد میرے کو اپنی اولاد سے الغرض متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل جب ہوتی ہے کہ جب چلے طریقہ حضرت پر اسواسطے سچی دوستی وہ ہے کہ دوست دوست کا پیرو ہو اور جو چیز کہ منسوب ہو طرف محبوب کے ہو محب کو محبوب کیا مولانا جامی نے

یا نبی اللہ السلام علیک   انما الفوز والفلاح لدیک

بیت

گر نرفتم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو
ماندہ ام زیر عصیان پست	افتم از پای اگر نگیری دست

روایت کی عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایاک نعبد ای خاص تیری وحدانیت بیان کرتے ہیں ہم اور جو کچھ کہ قرآن میں ذکر عبادت ہے مراد اوس سے توحید ہے اور جو کچھ کہ قرآن میں ذکر تسبیح کا مراد اوس سے نماز ہے اور جو کہ قرآن میں ذکر قنوت ہے مراد اس سے طاعت ہے اور رابطہ اس آیۃ کا ساتھ ماقبل کے سات اسی معنے کے یہ ہے کہ اول میں بیان توحید ہے اور رد کفر ہے اور اس آیۃ میں اثبات بیان سنت کا ہے اور رد بدعۃ ہے اسواسطے مخالفت سنت کی ساتھ اکثر انواع اوسی کے دو قسم ہے ایک قسم منکران عبودیۃ ہیں اور وہ یہ فرقے ہیں **جبریہ** اور **مرجیہ** اور **اباحیہ** کہ کہتے ہیں ہم مجبور قضا و قدر کے ہیں بیچ ہاتھ ہمارے کوئی چیز نہیں ہے مثال ہمارے مثال درخت کے ہے اور منکر ثواب اور عقاب کے ہوئے اور قسم دوسری منکران ربوبیت ہیں اور وہ یہ ہیں **قدریہ** اور **معتزلہ** اور **خوارج** کہ خیر و شر سب اپنی طرف سے جانتے ہیں اور بندیکو خالق افعال کہتے ہیں اور خدا کو بیچ پیدا کرنے کے شریک کہتے ہیں اور اعمال کو ساتھ خواہش بندے کے جانتے ہیں ساتھ ارادہ رب العالمین کے اور یہی مذہب شیعہ کا ہے اور ایاک نستعین رد انکا ہے اور مذاہب اہل سنت اور جماعت کا وہ ہے کہ سب مقر ہیں ساتھ عبودیۃ کے بخلاف جبریہ کے اور سب مقر ہیں ساتھ ربوبیت کے بخلاف قدریہ کے کہ تمام کاموں کو نسبت طرف اپنے

Marfat.com

ذکر نفس
ذکر قلب
ذکر روح
ذکر سر

کرتے ہین کہ ثواب اور عقاب کئے اپنے کا پاتے ہین اور توفیق ہر کام کے خداوند عزوجل سے جانتے ہین اور جاننا چاہیے کہ نفس دنیوی ہے پوجتا ہے خواہش اور ہوا دنیوکو کقولہ تعالی افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ یا پس دیکھا تونے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے اپنے معبود اپنا خواہش اپنے کو اور قلب اخروی ہے عبادت کرتا ہے جنت کی کقولہ تعالی ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور روکا جی اپنے کو خواہش سے پس تحقیق بہشت وہی ہے جگہ اسکی اور روح قربی ہے پوجتے اور پرستش کرتے ہین قربت کو لقولہ تعالی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یالبتہ متقی ہونگی بیچ مجلس راستگی کے پاس بادشاہ توانا کی اور سر حضرتی ہی عبادات کرتا ہے حق کیواسطے قول خدا کے جاری کیا اور بزبان نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاص ایک بھید ہے درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے نہین گنجایش اوسین فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو مطلب جب کہ انعام کیا اللہ برتر نے بندے پر ساتھ نعمت عطا کرنے سورہ فاتحہ کے تقسیم کیا اسکو درمیان اپنے اور بندے اپنے کے نصفا نصف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اور بزبان نبی علیہ السلام کے تقسیم کیے گئے صلوۃ یعنی سورہ فاتحہ درمیان میرے اور بندے میرے کے دو دو حصہ پس آدہی سورت واسطے میرے اور آدہی سورت واسطے بندے میرے کے اور بندے کے لئے جایز ہے جو سوال کرے پس جبکہ کہتا ہے بندہ والحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ حمدنی عبدی حمد کی میرے بندے میرے نے اور پھر کہتا ہے الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ جل شانہ اثنی علی عبدی ثنا کی اوپر میرے بندے میرے نے اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین کہتا ہے اللہ تعالی مجدنی عبدی بزرگی بیان کی میرے بندے میرے نے اور جبکہ کہتا ہے بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے رب العزت ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ماسأل یہہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو کچھ مانگے اور جب کہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم آخر سورۃ تک کہتا ہے رب العلی یہہ واسطے بندے میرے کے ہے

Marfat.com

اور واسطے بندے کے ہی جو طلب کرے میرے لیے کذا فی المدارک پس قریب ہوتا ہی بندہ ساتھ
آدہے حصے اسکی کے طرف حضور اسکی کے ساتہہ حمد اور ثناو شکر کے اوپر صفات جمالی اور
جلالی اسکی کے اور قریب ہوتا ہی رب ساتھ مقتضی کرم اور انعام اپنی کے طرف بندے اپنے کے
جیسا کہ ارشاد فرمایا جو کہ نزدیک ہوتا ہی طرف میرے ایک بالشت مین نزدیک ہوتا ہون
طرف اسکے ایک گز ساتھ آدہے حصے اسکی کے طرف خلاصی دینے بندے اپنے کے
بندگی اور غلامی غیر کیسے ساتہہ باہر لانے اسکی کے ظلمات خواہش نفس اور مراد دل اور تعلق
روحکا غیر حق کیسے طرف نور وحدانیت اور شہود فردانیت اپنی کے پس روشن ہوئے زمین نفس کی
اور آسمان قلب کا اور عرش روحکا اور کرسی سرکی ساتہہ نور رب اپنے کے پس ایمان لائے
سب ساتہہ اللہ کے جسنے پیدا کیا انکو اور وہ مالک انکا ہی اور ہلک اور انکار کیا ان بتونکا کہ تھے
پوجتے انکو ہوا اور حرص اور دوزخ اور جنت سے اور چنگل مارا ساتھ عروۃ الوثقی کے اور کیا
سب نے ایک کو معبود اور کہا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کذا فی تفسیر روح البیان
اور کہا مدارک مین ایا نزدیک خلیل کے اور سیبویہ کے اسم مضمر ہی اور کاف حرف خطاب
ہی نزدیک سیبویہ کے اور نہین ہی واسطے اسکے محل اعراب سے اور نزدیک خلیل کے کاف اسم
مضمر ہی اور مضاف الیہ ہی ایا کا اسواسطے کہ وہ مشابہ ہی مظہر کے بسبب مقدم ہونے
اسکے کے اوپر فعل اور فاعل کے اور کہا تفسیر زاہدی مین ایاك اصل مین اویاك تھا واو دور
ہوئی اور بجای تخفیف کے تشدید عیوض محذوف کیا ہوئی ایاك ہوا اب معنی ایاك
نعبد کے یون ہوئے خاص تیری پرستش کرتے ہین ہم اور خاص تیری وحدانیت بیان کرتے
ہین ہم اور غیر تیرے کو نہین اور جاننا چاہئے اسی ایاك نعبد کہا اور ایاك اعبد نہ کہا
اسواسطے اگر کہتا اعبد معنی یون ہوتے کہ مین عبادت کرتا ہون تیری تو گویا بندے نے دعوا
کیا اپنی عبادتکا اور بڑا سمجھا اپنے عبادتکو اور دلایق بندیکو تذلل اور عاجزی ہی عبادت مین
نہ کہ بڑائی اور جب کہ کہا نعبد گویا بندے نے حقیر اور ناچیز سمجھا اپنی عبادت کو اور ملا یا اپنے

عبادتکو

Marfat.com

عباداتکو ساتھ عبادت صالحین کے اور جو ساتھ اسکے ہین کراماً کاتبین ہیں اور حاضرین جماعت
سے اور داخل کی عبادت اپنی بیچ عبادت اُنکی کے اور خلط کی حاجت اپنی ساتھ حاجت
اُنکی کے تاکہ مقبول ہووی عبادت اس نمازکی ساتھ برکت اُنکی کے اور اسی سبب سے مشروع
ہووی جماعت اور اسمین تنبیہ ہے اوپر فضیلت جماعت کے چنانچہ وارد ہووی صحیحین مین حدیث
ابن عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت افضل ہے نماز تنہا سے ستائیس
درجہ **ف** کہا ایک شخص نے یارسول اللہ دیکھا مین نے خواب مین کہ ایک ہاتھ مین میرے بیس دینار فائدہ
ہین اور دوسرے ہاتھ مین چار ہین پس گر پڑے بیس دینار ہاتھ میرے سے پس کہا حضرت نے
آیا پڑہی تونے عشا ساتھ جماعت کے کہا نہین کہا حضرت نے وہ جو گرے میرے ہاتھ سے وہ
فضیلت جماعت کی تہی کہ فوت ہوئی تجھسے اور چار وہ نمازین جو تونے گھر مین پڑہی نہ مقبول
ہوئی تیرے سے ذکر کیا اُسکو نسفی نے اپنی کتاب مین کہ نام اسکا زہرۃ الریاض ہے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ نے ایک شہر جنت مین کہا جاتا ہے اسکو مدینۃ الجلال اور اسمین
ایک قصر ہے کہ کہا جاتا اسکو قصر العظمہ اور اسمین ایک گھر ہے کہتے ہین اسکو بیت الرحمۃ اور
اور اس گھر مین چار ہزار تخت ہین اور اوپر ہر تخت کے چار ہزار حورین ہین اور اسمین وہ ظہور قدرت
ہے کہ نہ کبھی کسی نے آنکھ سے دیکھا اور نہ کان سے سنا اور نہ دل پر کسی بشر کے خیال گذرا کہا یا
رسول اللہ لِمَن هٰذا اے رسول ہمارے کسکے واسطے ہے یہہ فرمایا لِمَن صَلّی صَلَواتِ الخَمسِ
مَعَ الجَماعَةِ واسطے اسکے ہے جسنے پڑہی نماز پنجگانہ باجماعت اور وارد ہوا حدیث مین جسنے پڑھی
عشا باجماعت گویا قیام کیا اوسنے نصف شب اور جسنے پڑہی نماز فجر کی باجماعت گویا کہ قیام کیا اُسنے
تمام شب اور ذکر کیا امام غزالی رحمہ اللہ نے جسنے پڑہی عصر باجماعت ہوتا ہے اسکے لئے ثواب ایک
حج کا اور جسنے پڑہی نماز مغرب کی باجماعت واسطے اسکے ہے ثواب عمرہ کا **حکایت** اتفاقاً گئے حکایت
چور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے چار سو اونٹ ۴۰۰ اور چالیس غلام ۴۰ اور تشریف لائے نزدیک
صدیق رضہ کے حضرت عم اور دیکھا انکو غمگین پوچھا حضرت نے ابوبکر رضہ سے سبب غم کا عرض کیا صدیق

Marfat.com

اکبر رضہ نے احوال چوری کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے جانا شاید فوت ہوئی تیری پہلے
تکبیر تحریمہ کہا یا رسول اللہ فوت ہونا اسکا سخت تر ہے تمام زمین بھر کر اونٹون سے اور آیا جبرئیل کہ فرمایا
حضرت نے جسکی فوت ہوگئی تکبیر اولی تحقیق فوت ہوگئی اسکے نو سو ننانوین ۹۹ اونٹنیان کہ سینگ
انکے سونے سے ہے جنت مین ذکر کیا اسکو نیشاپوری مین **حکمت** بیچ تخصیص اس عدد کے یہ ہے
کہ حروف نام اللہ کے چار ہین اور لفظ اکبر کے بھی چار حروف ہین اور نقطہ نیچے با اکبر کے قایم مقام ایک
حرف کے ہی بسبب اسکے اسمین ہین اسرار پوشیدہ سے اسواسطے کہ جو کہ تمام کتابون مین ہے پس وہ
قرآن مین ہے اور جو کچھ کہ قرآن مین ہے وہ سورہ فاتحہ مین ہے اور جو فاتحہ مین ہے وہ بسملہ مین ہے
اور جو بسملہ مین ہے وہ سب با بسملہ مین ہے اور جو کچھ کہ با مین ہے وہ نقطہ با مین ہے پس ہوئے
سب نو ۹ حرف پس ہوئے مقابلہ ہر ایک حرف اللہ اکبر کے ایک ۱ سو گیارہ اونٹنیا نقل کیا محمد بن الحسن نے
ابی حنیفہ سے اسنے حماد سے اور اسنے ابراہیم نخعی سے اونے علقمہ سے اور اسنے ابن مسعود سے اور
اسنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ نہین ہے کوئی کہ فوت ہوئی اسکی تکبیر اولی نماز جماعت
سے مگر شرمندہ ہوگا قیامت کے دن ساتھ ندامت کے کہ ہوگی وہ اشد موت سے چالیس ہزار حصہ
اور ہوگی سخت تر ہول قیامت سے چالیس ہزار بار بسبب اسکے کہ دیکھیگا کرامت اور مرتبہ اسدن
واسطے محافظ جماعت کے **مسئلہ** منعقد ہوتی ہے نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے ساتھ
ہر اسم کے جو دلالت کرتا ہے اوپر عظمت اللہ تعالی کے جیسا کہ اللہ العظیم یا اللہ الاعظم یا اللہ الاجل
فائدہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے مقرر اللہ تعالی اور فرشتے اسکے
درود بھیجتے ہین اوپر طرف راست صفون کے نقل کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ بیشک اللہ
اور فرشتے اسکے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر صف اول کے کہا لوگون نے یا رسول اللہ وَعَلَى الثَّانِيْ اور
اوپر صف دوسرے کے فرمایا اللہ اور اللہ کے ملائکہ درود بھیجتے ہین اوپر صف اول کے پھر کہا یا رسول اللہ
وَعَلَى الثَّانِيْ فرمایا وَعَلَى الثَّانِيْ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قوم موخر

ہوتی

Marfat.com

ہوتی ہی صف اول سے یہانتک کے موخر کریگا اللہ انکو بیچ نار کے نقل کیا اسکو ابو داود نے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا
قَطَعَهُ اللّٰهُ جو کہ ملا صف مین جماعت کی برابر اسطرح کہ درمیان صف کے فرجہ نہ ہو ملاوے اللہ بیچ
اور رحمت اسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو یعنے جدا ہو پیچھے صف کے یا صف مین فرق سے کھڑا ہو جدا
ہووے وہ اللہ سے

نقل

نقل ہی گیا کوئی عابد بازار بصرہ مین واسطے خریدنے لکڑیون کے پس ملی اسکو
ایک تھیلی کہ اوسپر لکھا تھا کہ اسمین سو دینار ہین پس سنی اوسنے تکبیر نماز کی اور دوڑا طرف جماعت کے
اور چھوڑ دیا اسنے اس صرہ کو پھر آیا بازار مین بعد ادای نماز کے اور خرید اخر مہ لکڑیکا جب گھر مین لاکر کھولا
اسکو پایا صرہ اوسمین پس کہا یا اللہ جیسا کہ نہ بھولا تو بندے اپنے کو رزق سے بس نکر اسکو کہ بھلاوے
تجکو و قنوت نماز مین ذکر کیا اسکو یافعی نے ریاض الریاحین مین یا اللہ نصیب کر تمام مسلمانونکو امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے بجا لانا نماز کا جماعت سے اور توفیق ساتہہ مددگاری اپنی کے ہمیشہ ساتھ ادا کرنے
نماز کے ساتہہ جماعت کے جیسا کہ کہتا ہی بندہ نماز مین اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنے طلب کرتے ہین ہم
یا اللہ خاص تیرے سے مدد اوپر عبادت تیری کے یا اوپر اوس چیز کے کہ نہین طاقت ہی ہمکو ساتھ بجا لانے
اسکی کے مگر ساتہہ مدد تیری کے یا مدد طلب کرتے ہین ہم تیرے سے اوپر محاربہ شیطان کے جو کہ مانع ہی
عبادت تیری سے یا مدد طلب کرتے ہین ہم بیچ تمام امورون کے ساتھ اس چیز کے کہ درست کرے
اور سوانرے کام دین کے اور دنیا کے ہمارے اور یہہ معنی جامع ہی تمام اقوالون کو یعنے سوال کرتے
ہین ہم تجہہ سے یہہ کہ مدد کرے تو ہمکو اوپر ادا کرنے حق اور قایم کرنے تمام فرایض کے اور اوپر اٹھانے
تمام تکلیفون کے اور بجا لانے تمام نیکیون کے اور تکرار کلمہ اِيَّاكَ کی بنا بر اس معنی کے ہی کہ اگر اکتفا
کرتا اللہ اوپر ایک کے تو وہم ہوتا ہم کہ نہ ممکن ہو خدا کو فرق کرنا درمیان ان دونونکے اور بعضون نے
کہا جمع کیا گیا درمیان ان دو کے واسطے تاکید کے اور بعضون نے کہا دوبار لانا لفظ اِيَّاكَ کا واسطے
تعلیم ہماری کے ہی بیچ تجدید ذکر کرنے اللہ تعالی کے وقت ہر حاجت کے سوال استعانت اور استمداد
واقع ہوتی ہی اوپر عبادت آیندہ کے اور اوپر عبادت واقع کے اور یہان تو عبادت واقع ہی استعانت

سوال

جواب

اور استمداد سے کیا فائدہ **جواب** یہہ استعانت اور استمداد چاہئے خدا سے یہہ ہے کہ بندہ سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق اور قدرتکا اور ہمیشگی اداکرنے عبادت خداکے کو آیندہ اور اگرچہ سو اقفت بہی حاصل ہے لکن خوف ہے انقطاع کا بسبب وسوسہ شیطان کے اور طلب کرتا ہے باقی رہنے اپنی کا قادر اوپر طاعت آیندہ کے ساتہہ توبہ نودینی قدرت کے ہربار اور ہرحال مین اللہ سے اور تقدیم عبادت کی اوپر استعانت کے اسواسطے ہوئی کہ معلوم ہوکہ تقدیم وسیلہ کے اوپر طلب حاجت کے نزدیک ترہے طرف اجابت کے اور جب اسنے کہا اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہوا اسکو خیال اپنی عبادتکا اور پیچھے اسکے کہا وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ واسطے زائل اور فنا کرنے اس خیال کے پس درمیان جمع کرنے ان دو کے افتخار اور افتقار ہے اور افتخار بسبب ہونے اسکی کے بندا عابد اور افتقار بسبب محتاج ہونے بندے کے طرف مدد اور توفیق اور عصمت اسکی کے اور بہی اسمین اثبات ہے مذہب اہلسنت اور جماعت کا اسواسطے اسمین اثبات فعل کا ہے بندیسے اور توفیق اللہ کیطرف سے اور پھر اسمین ثبوت ان دونون کا ہے بندے سے یہہ کہ نہ عبادت کرتا ہے سوا اللہ کے اور نہ سوال کرتا ہے سوا اللہ کے **حکایت** ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے امامت کی ایک قوم کو نماز مغرب مین جب کہ کہا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ گر پڑے بیہوش ہوکر پھر جب ہوش مین آئے پوچھا لوگون نے سبب بیہوشی کا کہا ڈرا مین اسے کہ کہا جاوین تجکو کسواسطے گیا تو طرف دروازہ اطبا کے اور سلاطین کے انتہی اور بیچ تخصیص استعانت کے ساتہہ تقدیم کے اقتدا اور پیروی ہے ساتھ خلیل علیہ السلام کے بیچ قید نمرود کے جسوقت کہ کہا اسکو جبرئیل علیہ السلام نے طلب کر اللہ سے کہا کفایت کرتا ہے مجکو سوال کرنی اپنے سے علم اسکا ساتھ حال میرے کے اور ہان بلکہ زیادتی کیا گیا نماز مین اسیر بھی اسواسطے کہ مقید تھے خلیل اللہ کے فقط دو نو پیر اور ہاتھ اور مین تو ہون مقید دونو پیرونکا کہ نہین چل سکتا مین اور ہاتونکا کہ نہین ہل سکتا مین اور آنکہونکا کہ نہین دیکھ سکتا مین ساتھ انکے اور کانونکا کہ نہین سن سکتا مین ساتہہ انکے اور زبانکا کہ نہین کلام کرسکتا مین ساتھ اسکے اور مین ہون کنارہ جہنم پر پس جیساکہ نہیں راضی ہوا خلیل ساتھ مدد طلب کرنے غیر سے تیرے مین بہی نہین مانگتا مدد کسیکی مگر مدد تیری اور کہتا ہون مین وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن

حکایت

۱۲
باہی تجکو
تجہہ حاجت
کہا طرف تیری
حاجت نہین
تجکو پھر کہا
جبرئیل نے

خاص

خاص تجھسے مدد چاہتے ہین ہم اور گویا کہتا ہے اللہ جل شانہ پس ہم ہی زیادہ کرتے ہین مدد تیری اسواسطے کہ کہا ہمنے حق خلیل مین یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور تجکو تحقیق نجات دوینگے ہم آتش دوزخ سے اور پہنچاوینگے ہم طرف جنت کے اور بلکہ اُسسے بڑہ کرنیکا تو کلام قدیم اور حکم کرینگے ہم دوزخ کو کہ کہویگے تجکو جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَقَدْ اَطْفَاءَ نُوْرُكَ لَهَبِیْ گذر جا اے مومن پس تحقیق بجھایا نور تیرے نے شعلے میرےکو کہا مولانا جلال قدس سرہٗ

رباعی

زآتش عاشق ازین روای صفی	میشود دوزخ ضعیف ومنطفی
گویدش بگذر سبک ای محتشم	ورنہ ازآتشہای تو مرد آتشم

کہتے ہین اس سورہ مین دو مقام ہین ایک مقام معرفت ربوبیت دوسرا مقام عبودیت اور جسوقت یہہ دونو مقام جمع ہوجاوین معاملہ بندیکا ساتھ رب اپنے کے پورا پورا ہوجاوے اور معنی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ کی جلوہ گر ہون مطلب شروع سورہ سے مالك یوم الدین تک بیان مقام ربوبیت ہے حمد ہی سے سعادتک اور ایاك نعبد بیان شروع مقام عبودیت ہی اور ایاك نستعین بیان کمال عبودیت کا ہے اور جسوقت ایفاء دونو طرف کی عہد وکا ثابت ہوا تو ثمرہ اوپر اسکے مرتب ہوا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا اور معلوم کرنا چاہئے کہ اکثر علمانے بیچ وجہ التفات کے غیب سے طرف حضور کے کہ ایاك نعبد وایاك نستعین مین موجود ہے ایسا فرمایا ہے کہ جب مصلی نے وقت شروع نماز کے مثل اجنبی کے کھڑے ہوکر حمد ثنا اللہ تعالی کے ساتھ لفظ غائب کے شروع کی یعنے الحمد للہ رب العالمین الآیہ کہ لفظ غایب ہے اسواسطے کہ ہم ظاہر بیچ حکم غائب کے ہوتا ہے اور جب کہ ثنا کو ساتھ کمال کے پہنچایا تو وہ حجاب کہ درمیان مین تھا اٹھ گیا اور دوری ساتھ نزدیکی کے بدل گئی اور اجنبیت ساتھ یگانگی کے ملی پس یہہ مصلی قابل اور لایق اسکے ہوا کہ ساتھ

Marfat.com

لفظ خطاب کے تکلم کرے اور یہہ بھی کہا ہے کہ دعا اور سوال کیواسطے حضور بہتر ہے اور سوال غائبانہ چندا مفید نہین ہوتا اور ثنا اور تعریف پس پشت کرنی بہتر ہوتی ہے تاکہ گمان خوشامد کا نکیا جاوے اور اسجگہ جاننا چاہیے کہ مشرکین ساتھ اہل اسلام کے برخلاف ہین بیچ خاص کرنے عبادت اور استعانت کے سوا خدا کے اور ونکی عبادت کرتے ہین اور استعانت بذات انسے چاہتے ہین بعضے مشرک اجسام معدنیہ کو جیسے بڑے بڑے پہاڑون اور چاندی اور سونے کی عبادت کرتے ہین اور بعضے بعضون درختون کو پوجتے ہین جیسے کہ درخت پیپل اور تلسی وغیرہ کو اور بعضون نے روحانیت غیبیہ مربی اپنا قرار دیا ہے بلکہ ایک جماعت نے ان مین سے ہر اقلیم کیواسطے ایک روح ارواح فلکیہ سے مقرر کر رکھا ہے کہ اس روح کو اس اقلیم کا مدبر اور مربی سمجھتے ہین اور جتنے انواع عالم کے ہین ہر نوع کیواسطے ایک روح کو مربی اور مدبر اعتقاد کرتے ہین اور واسطے دور کرنے ہر مرض کے اور واسطے حصول ہر کیفیت کے بدن مین کہ **حرارت** اور **برودت** اور **رطوبت** اور **یبوست** ہے ہر ایک روح مقرر کی ہے کہ اس روح سے استعانت چاہتے ہین اور چونکہ وہ ارواح نظرون سے غائب ہین صورتین اور شکلین اونکی بناکر نہایت تعظیم اور عاجزی سے پیش آتے ہین اور بعضے ان مشرکین سے ایسے ہین کہ جو انسان کامل ہین اونہین کی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی عبادت کرتے ہین خواہ سفلیہ ہون مثل آگ کے کہ معبود مجوس کے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور باوجود اسکے بیچ ہر صنعت آدمی کے دخل رکھتی ہے پس ظہور ربوبیت الہی کا اسمین کامل ہے اور کسی شی کو انواع حیوانات سے طرف اس عنصر کے بیچ معاش اپنے کے احتیاج نہین مگر آدمی کو پس یہہ عنصر کہ خاص ساتھ نوع انسان کے اور ربوبیت خاص انسان کے لئے اس عنصر مین ظہور پایا ہے قابل اسکے ہے کہ نہایت تذلل بہ نسبت اسکے کیا جاوے اور ایک جماعت اجسام علویہ مثل ماہتاب اور آفتاب اور ستارونکی پرستش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر بدلنے رہنے فصول اور اختلاف ہوا اور زیادتی رطوبت کی بیچ بعضے وقت کے اور قوت یبوست کی دوسرے وقت مین اور یہہ چیزین آثار انہین جسمون کی ہین پس نسبت ان اجسام کے نہایت تعظیم رعایت

Marfat.com

کرنی چاہئے اور باوجود اسکے ان جسمون کے واسطے ارواح بھی ہین کہ انہون نے کمال مناسبت اسماء الہی کے ساتھ بہم پہنچائے ہے پس بالاولی قابل عبادت کے ہوئی اور تمام ان مذہبونکو مرد مسلمان ساتھ ان دو کلمون کے رد کرتا ہے اور حقیقت ملۃ حنفی کی کہ مقرر کی ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ہے تفصیل ان دو کلمون کی ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن اور اب باقی رہی تفصیل عبادت کی اور استعانت چاہنی غیر سے اور وہ یہہ ہے کہ عبادت یعنی غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے مطلقاً اسی ملت مین خاص واسطے خدا تعالی اکے ہے اور کسی ذی حق کیواسطے جیسا کہ والدین یا اسناد یا پیر یا آقا اور خاوند اور سوا انکے جو منظاہر انعام حق ہین مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح علیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب نہایت تعظیم کی اون مین پائی نہین جاتی اور جسوقت اسباب نہایت تعظیم کے متحقق نہ ہووے نہایت تذلل بیموقع اور بیحیائی ہے اور تلف کرنا حق مالک الملک علی الاطلاق کا ہے اور ظلم عظیم ہے اعاذنا اللہ منہ اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اوس چیز کا بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد ہو نہین گذرتا جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے بیچ دور کرنے بھوک کے اور استعانت ساتھ پانی اور شربتون کے بیچ دور کرنے پیاس کے اور استعانت واسطے راحت کے بیچ سایہ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤن اور بوٹیون کے بیچ دور کرنے بیمارئون کے اور استعانت ساتھ امرا اور بادشاہون کے بیچ تعین وجہ معاش کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا مال کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہین ہے اور ایسی ہے استعانت ساتھ طبیبون اور علاج کرنیوالون کے بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے اون سے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہین کیا جاتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جایز ہے اسواسطے کہ حقیقت مین استعانت نہین اور اگر استعانت ہے تو بھی استعانت بخدا ہے اور ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ دعا صلحا کے بسبب قرب انکی کے ساتھ اللہ کے اور ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ توسل انبیا اور اولیا کے حیات مین انکے یا بعد موت کے جیسا کہ آیا حصن حصین مین مَنْ کَانَتْ لَہٗ ضَرُوْرَۃٌ

فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
وَاَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتَقْضِيَ لِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ یعنے
جسکو ہو کوئی حاجت پس چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑھے دو رکعت نماز پھر دعا کرے اسطرح
ای بار خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون ساتھ تیرے یا محمد طرف رب اپنے کے
بیچ اس حاجت اپنی کے تاکہ حاجت روا کرے میری یا اللہ قبول کر شفاعت اسکی میرے حق مین اور ملا
علی قاری نے بیچ شرح یا محمد کے لکھا ہے یہہ التفات ہے طرف انکے اور تضرع ہے تاکہ متوجہ ہو
روح انکی طرف اللہ کے اور بیچ شرح اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ کے لکھا ہے اَلْبَاءُ لِلْاِسْتِعَانَةِ یعنے
با واسطے استعانت کے ہے اور عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ راوی حدیث ہے بعد وفات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حاجتمند کے اجازت دی دعا کی موافق طریقہ مذکورہ کے
اور اس شخص نے موافق اجازت کے کیا اور مطلب اوسکا برآیا اور طبرانی نے بیچ معجم کے عثمان بن حنیف رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ ایک مرد کوئی حاجت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے رکھتا تھا اور
کوئی صورت برآنی اسکے کی بنتی نہی لاچار ہو کر خدمت مین عثمان بن حنیف کے گیا اور صورت علاج
اسکے کی پوچھے کہا عثمان بن حنیف نے وضو کر اور سجدہ بجا لا اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہو اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا
مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ حَاجَتِيْ بعد ازان حاجت اپنی عرض کر اوسنے موافق
فرمانے انکے کے ویسا ہی کیا بعد اسکے دروازہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوا دربان ہاتھ اسکا
پکڑکر خدمت حضرت عثمان رض مین لایا عثمان بن عفان نے اسکو نہایت تعظیم اور خاطرداری سے
فرش پر بٹھایا اور حاجت اسکی پوچھکر حاجت روائی کی اور نہایت لطف سے فرمایا بعد اسکے
جو حاجت تجکو پڑے ہے کہیو تاکہ روا کرون مین پس وہ آدمی خوشحال ہو کر روبروی عثمان بن عفان رض کے
سے باہر آیا اور پاس ابن حنیف کے گیا اور کہا جزاک اللہ تعالی خیراً شاید تمنے میرے باب مین عثمان
بن عفان سے سفارش کچھہ کی کہ اسطرح مجکو محبت اور خاطرداری سے بٹھایا اور نوازش فرمائی اور اوسنے

لکھی

کبھی ایسی نظر آئی تھی کہا عثمان بن حنیف نے واللہ میں نے اسنے کچھ نہیں کہا مگر ہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا میں نے کہ نابینا نزدیک حضرت کے آیا اور دعا چاہی آپ سے واسطے روشنی آنکھ اپنی کے
حضرت عم نے اسی طرح اسکو دعا کرنے کو فرمایا اور اللہ قاضی الحاجات نے اسکو ذلت کور چشمی سے
نکالکر خلعت بصارت عنایت کیا پس میں نے بھی اسی پر قیاس کرکر کہ توسل ساتھ اسکے موجب حصول
حاجات دینی اور دنیوی کا ہی تجکو تعلیم کیا اور تونے حاجت اپنی پائی اور ابن شیبہ بسند صحیح لایا ہی
کہ زمانے خلافت عمر رضی اللہ تعالی عنہ میں قحط شدید ہوا اور ایک مرد نے قبر نبوی پر آکر کہا یا رسول
اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا آنحضرت خواب میں آئے اور بشارت بارش کی دی
اور مینہہ برسا اور امام ابو بکر مقری کہتا ہی کہ میں اور طبرانی اور ابو الشیخ تینون بیچ حرم محترم محمد
مصطفی صلعم کے تھے بھوکے اور ایسا ہو گئے غلبا کیا ہمارے پر کہ بے طاقت ہو گئے اور دو دن اسی
حالت پر گذری جب کہ وقت عشا کا پہنچا قبر شریف پر حاضر ہوئے ہم اور کہا ہمنے یا رسول اللہ الجوع
الجوع یہہ کلمہ عرض کرکر آئے وہاں سے اور میں اور ابو الشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک
مرد علوی آیا ہمراہ اوسکے دو غلام تھے اور ہر ایک طباق پر طعام اور تمر سے ہاتھہ میں لئے ہوئے تھے
بیٹھا ہمارے پاس آکر اور کھلایا ہمکو اور آپ بھی کھایا اور جو باقی بچا تھا وہ بھی ہمکو دیا اور کہا ای قوم شاید
تمنے شکایت کی آگے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ ابھی میں نے خواب میں دیکھا آنحضرت عم کو کہ خطاب
کیا مجکو کہ دو مہمان میرے بھوکے ہیں جلد پہنچ کہانا لیکر میرے حرم میں اور میں یہہ ماحضر تمہارے پاس لایا
اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے اور روایت کیا طبرانی نے زید ابن علی سے اور شیخ
عتبہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جبکہ گم ہو جاوے کوئی چیز تمہاری اور روایت
کی حصن حصین میں جب کہ گم ہو جاوے دابہ یا ارادہ کرے مدد چاہنے کا ندا کرے یون اَعِینُونِی یَا عِبَا
دَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تین بار اور ملا علی قاری نے بیچ شرح اس حدیث کے لکھا ہی اعینونی یا عباد اللہ
المُرَادُ بِهَا المَلَائِکَۃُ اَوِ المُسْلِمُونَ مِنَ الجِنِّ اَوْ رِجَالُ الغَیْبِ المُسَمَّوْنَ بِالاَبْدَالِ رواہ
البزاز عن ابن عباس و روی ابن سنی عن ابن مسعود مرفوعا کہ مراد عباد اللہ سے ملائکہ ہیں

Marfat.com

یا مسلمان جن یا رجال الغیب کے نام رکھے گئے ساتھ ابدال کے چنانچہ اسباب مین اس الحدیثین مخبتہ
العاشقین صاحب کشف وکرامات حاجی بیت الامان حافظ قرآن مولانا وجدنا محمد قاسم دہلوی قادری
حنفی نے بیچ تصانیف اور تالیفات اپنی کے خصوص در مایۃ المسایل مین بخوبی لکھا ہے اور بعد ازان
مولوی فضل رسول سلمہ اللہ نے تصحیح المسایل مین کہ جہان غلطیان اور دہوکے صاحب مایۃ المسائل کے
پکڑے ہین اور تفصیل اسکی بہت درازی رکہتی ہے مگر ان البتہ جو مطالعہ کریگا تصحیح المسائل کو معلوم ہو جاویگا
اور جدا ہوگا دودہ پانی سے اور مولوی سید شجاعت علی صاحب کہ زمرہ شاگردون مولوی محمد حاجی قاسم
مین سے ہین ترجمہ اس حدیث مذکورہ کا رسالہ منظومہ اپنی مین یون لکھا ہے ؎

نظم

دیکھو فرماتے ہین کیا خیر البشر — ہو ارادہ استعانت کا اگر
تو یہہ کہوین تین بارے بالیقین — تم مدد میری کرو اے صالحین
تو گواہی جسکی دے حصن حصین — پس روا ہے استعانت بالیقین
یون مدد مانگنا پہر ہے گناہ — یعنے تم دو یہہ رکہو منہہ سے نگاہ
یہ عرض کیجئے ولی اللہ سے — تم میری حاجت کہو اللہ سے

اور بیچ عقود الجمان فی مناقب النعمان کے لکھا ہے کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین قبر
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور وسیلہ پکڑتے ہین طرف قاضی الحاجات کے بیچ حاجتون اپنی کے اور دیکھتے
تھے حصول مقاصد اور حاجت روائی اسے انہین سے ہین ایک حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کہ
فرماتے ہین جب کہ مجکو کوئی حاجت عارض ہوتی ہے تو مین پڑہتا ہون دو رکعت اور آتا ہون طرف
قبر امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور سوال کرتا ہون اللہ سے حاجت اپنی پس جلد تر حاجت روا ہوتی
ہے میری اور فرمایا امام شافعی رحمہ اللہ نے قبر حضرت امام موسی کاظم کے تریاق مجرب ہے واسطے
قبول ہونے دعا کے اور کہا سید احمد بن وراق شارح کتاب الحکم نے اور یہہ اعاظم فقہا اور علما
صوفیہ سے ہین دیار مغرب مین کہ کہا شیخ ابو العباس حضرمی نے ایکدن کیا امداد حی کے قوی تر ہے یا امداد

میت کی

Marfat.com

میت کی کہا مین نے کہتے ہین امداد حی کی اقوی ہے اور مین کہتا ہون امداد میت کی اقوی ہے
بس اسطرح کی استعانت اور استمداد جایز ہے اسواسطے دعا کرنیوالا پکارتا ہے اللہ کو اور طلب
کرتا ہے حاجت اپنی کو فضل خدا سے اور وسیلہ پکڑتا ہے ساتھ روح اس بندے مقرب
خدا کے نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے یا اللہ یا رب یا رحمٰن یا رحیم ساتھ برکت اس بندے مقرب
کے دے حاجت میری کہ تو دینے والا سخی ہے یا پکارے اس بندہ مقرب کو اور کہوے یَا عَبْدَ
اللّٰهِ وَيَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِشْفَعْ لِي وَادْعُ رَبَّكَ وَسَلْهُ اَنْ يُعْطِيَ سُؤَالِي وَيَقْضِيَ حَاجَتِي
ای بندے مقرب اللہ کے اور ای ولی خدا کے شفاعت کر میری اور دعا کر رب اپنے سے اور مانگ
اسسے یہہ کہ دیوے سوال میرا اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور سوال کیا گیا جسسے
اور حاجت طلب کی گئی جسسے وہ رب ہے اور نہین ہے وہ بندا اور ولی مگر محض وسیلہ درمیان مین اور
نہین ہے قادر اور فاعل مگر اللہ اور یا استعانت ایسی چیز کے ساتھ ہو کہ توہم استقلال اس چیز کا تمکین
کے ذہنون مین بیٹھا ہوا ہو مانند استعانت ساتھ ارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ یا ارواح
سایرہ کے مثل بھوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور جو مانند انکے ہوا اور اس قسم کی استعانت
شرک ہے اور منافی ہے ملت حنفی کے اور کوئی دلیل اسکی طلب کرے کہ حصر عبادت اور استعانت
کا اللہ کی ذات پر کیون ہے جواب دینگے ہم کہ تین آیتین پہلی دلیل اس حصر کی ہین اسواسطے کہ عبادت
اور استعانت یا تو اسواسطے ہے کہ وہ کمال ذاتی رکھتا ہے اور یا اسواسطے ہے کہ انعامات اسکی ہمیشہ
خلق کے اوپر مبذول ہے تاکہ انکے مقابلے مین شکر اسکا ادا کرتے رہین اور طلب زیادتی کے ہمیشہ ہوتی
رہے اور اعانت اسکی مستمر ہے یعنے ابد الآباد تک موجود ہے اور کسی دم موقوف نہین یا بسبب اسکے
ہے کہ ربوبیت اسکی شامل اور گھیرنے والی ہے تمام خلقت کو اور اعانت بھی تتمہ حق ربوبیت کا یا واسطے
خوف تلف ہونے کسی نعمت یا کسی کمال کے یا باعث لاحق ہونے کسی آفت کے اور نقصان کے ہے اور
یہہ چیزین ساتھہ وصف عموم اور احاطہ کے اور باعتبار خلقت اور ایجاد کے اور اقتدار اور تمکین کے خاص
ذات اللہ ہی کے ساتھ ہے اور اسجگہ جاننا چاہیے کہ اس مقام مین کئی عبارتین اس مطلب کی ادا کرنیکے واسطے

Marfat.com

ذہن میں آتی ہیں اور سب کو چھوڑ کر یہہ عبارت خاص کیوں اختیار فرمائے اور نکتہ اسمین کیا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَنَسْتَعِیْنُ کہا بلکہ دو بار اِیَّاکَ ذکر کیا تاکہ کوئی
وہم نکرے کہ استعانت ساتھ عبادت کے ہے بلکہ بمجرد فضل الہی کے ہے اور لَكَ نَعْبُدُ بھی نکہا تاکہ کوئی
وہم نکرے کہ بیچ بندگی بندے کے اللہ تعالی کو نفع ہے اسواسطے کہ لام لغت عرب میں واسطے نفع کے آتا ہے
جیسا کہ مَا لَہٗ اور مَا عَلَیْہِ کی مشہور ہے اور ایسی ہے بِكَ نَسْتَعِیْنُ نکہا تاکوئی وہم نکرے
کہ حق تعالی کو واسطہ اور آلہ مقرر کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان مطلوب اپنے کے اور لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِیَّاکَ بھی نکہا اور باوجودیکہ اس عبارت میں تصریح ساتھ نفی کے تھی اسواسطے کہ خبردار کیا اوپر کم
التفاتی کے طرف منفیات کی یعنی نمازی کو بیچ مقام مناجات کی التفات ساتھ نفی کے نہیں ہے اصلا
بلکہ غرض ثابت کرنے مقصد اپنی سے ہے اور عبادتی لكَ بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو اوپر اسکے کہ عبادت
اسکی ارام لے کر ہر وقت ہوتی رہتی ہے کہ محصل استمرار اور تجدید کا ہے یعنے لحظہ بلحظہ ہونا اور اس
عبادت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ برابر عبادت ہمیشہ چلی جاوے اور منقطع نہ ہو اور یہہ طاقت بشر سے
خارج ہے اور اِیَّاکَ عَبَدْتُ اور عَبَدْنَا بھی نکہا تاکہ کوئی وہم نکرے کہ عبادت سے فراغت ہو گئی
اور اسکو چھوڑ دیا اور اِیَّاکَ اَعْبُدُ اَنَا بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو ساتھ ضعف اس عبادت کے گویا بسبب
کمال ضعف کے قابل تاکید کے نہیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ نَحْنُ بھی نکہا تاکہ آگاہی ہو ساتھ قصور
عبادت تمام خلقت کے حق اسکے کے سے گویا ساتھ اس عبادت ناقصہ کے نہیں کہہ سکتا کہ یہہ سب
عابد ہیں حاصل کلام یہہ ترکیب کہ اختیار کی گئی سب ترکیبوں سے کہ تصور اور خیال میں آتی ہیں بہتر ہے
اور اَعِنَّا بھی نکہا جیسا کہ اِھْدِنَا کہا تاکہ اطلاع کرے اوپر اسباب کے کہ حاجت بندگی حقیقت میں
طلب کرنا عبادت کا ہے اور ذکر استعانت کا محض واسطے درخواست اجازت طلب کرنے حاجت
کے ہے اور جو چیز کہ متعلق ساتھ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے ہے یہہ ہی کہ معنے ہدایت کی
نشان دینا مطلب کا ہے یا ساتھ الہام کے یعنی خود بخود اللہ تعالی اوسکے دلمین ڈالدے جیسے کہ
چوسنا پستان کا بغیر سکہلانے اور سوچنے لڑکے کے دل میں آجاتا ہے اور جیسا کہ ظاہر کرنا سکا

ساتھ

ساتھ رونے کے کہ ابتدا پیدا ہونے کے ماکے پیٹ سے بچہ کو تعلیم ہوتا ہے اور یا نشان دینا مطلب کا ہے ساتھ حواس ظاہری اور باطنی کے یا ساتھ ہدایت عقل کے یا ساتھ دلائل نظریہ کے یا ساتھ بھیجنے رسولون کے پس مرتبے ہدایت کے علی الترتیب ہین یعنی بعضے پہلے اور بعضے پیچھے **اول** ہدایت الہامی ہے کہ لڑکا پن کے حالت مین حاصل ہے **دوسری** ہدایت احساسی کہ جسوقت آدمی کے حواس ظاہر اور باطن مین قوت پکڑتے ہین نیک اور بد چیزونکو پہچانتا ہے اور جس چیز کیطرف حواس نہین پہنچتا ہے اوسکی دریافت کرنیکو ہدایت عقل عنایت کی تاکہ مدرکات ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات انکی نکال کر کام مین لاوے اور جو چیز ہدایت عقل سے بھی حاصل نہین ہوتی واسطے دریافت کرنے اوسکی کے دلایل نظریہ عطا فرمائے کہ اون دلیلون سے نتیجہ نکال کر مطلب حاصل کرے اور جو چیزین کہ نظر عقل سے بھی خارج ہین اور حسن اور قبح اونکا قوت عقلیہ سے معلوم نہین ہوتا ہو یا اوسکی دراک کرنے مین وہم اور خیال اوسے معارضہ کرتے ہین واسطے دریافت کرنے اون چیزون کے پیغمبرون کو بھیجا ہے اور جو ہدایت کے ساتھ بھیجنے رسولون کے اور اُتارنے کتابون کے پائی جاتی ہے دو قسم ہے **عام** اور **خاص** عام وہ ہے کہ راہ خیر اور شر کے ظاہر کرین اور یہہ دو قسم ابتلائی اور ترغیبی ابتلائے کہولدینا اوس چیز کا کہ رسول اوسکو لایا ہے اسطرح پر کہ کسی وجہ کا احتمال اور شک اور شبہہ بیچ بھیجنے مراد اسکی راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب چنگل مارنے کے ساتھ ہدایت انبیا علیہم السلام کے بیچ حق کسی شخص کے جمع کرین اور اوپر اسکے بطریق آسان فرماوین تاکہ ساتھ سعادت ہمیشگی کے پہنچی اور بیچ مقام اصطفائی کے مشرف ہوجاوے اور غایت اس توفیق کی یا بہشت ہے آخرت مین یا دریافت کرنا حق کا ہے دنیا مین اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت یا عالم ولایت سے اوپر قوۃ مدرکہ کے روشن ہو اور حقیقتین چیزے کہ نفس الامر مین ہین اوسپر کہلجاوین اور یہہ تین درجے رکہتے ہین یا من اللہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى یا الی اللہ ہی جیسا کہ فرمایا ہے

اول
دوسری

ہدایت عام
ابتلائی
ہدایت توفیقی

ہدایت خاص
من اللہ
الی اللہ
فی اللہ

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یا بااللہ جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہے لَوْلَا اللّٰہُ مَا اهْتَدَیْنَا اور اسی ہدایت خاص مین داخل ہے یہہ بات کہ آدمی کو درمیان سیر سلوک کے انتقال ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور ایک مقام سے طرف دوسری مقام کے کسی بندے کی امداد سے مثل مرشد کے حاصل ہوتا ہے اسجگہ جاننا چاہئے کہ اگر ہدایت سے نشان دینا راہ مراد ہوتا ہے اوسکو ساتھ الی کے متعدی کرتے ہین اور اگر پہونچنا راہ کا منظور ہوتا ہے تو ساتھ لام کے متعدی کرتے ہین اور قطع کروانا راستہ کا اور پہونچانا طرف مقصد کے مراد ہوتا ہے تو متعدی بنفسہا ہوتی ہے پس بیچ لفظ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے کہ متعدی بنفسہا ہے ظاہر کرنا کمال عاجزی اور ناتوانی بندیکا ہے کہ کفایت اوپر نشان دینے اور راہ و پر پہنچنے راستہ کے سری پر نہین کرتا اور کہتا ہے کہ راہ مطلب کی طرف نہین لیجاتا ہے جبتک کہ مدد ہدایت اللہ تعالیٰ کی دلیل راہ کی اور رفیق سفر کے اور ہاتھہ پکڑنیوالا نہو اور نا صیغہ جمع کا بیچ اہدنا کے واسطے اوسی نکتہ کے ہے کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص بیچ اسجگہ کے کہ مقام دعا کا ہے اور دعا جماعت مسلمانون کے قریب تر طرف قبولیت کے ہے اور بہی حمد مین شامل تمام حمد کرنیوالونکو کیا ہے اور ایاک نعبد مین بہی سب کی عبادت شامل ہے اور استعانت بہی سب کیطرف سے بیان ہوئی لاچار طلب ہدایت کی بہی سب کیطرف سے چاہیے اور بہی اگر تمام گھر والون مین یا ایک محلہ والون مین یا ایک شہر والون مین یا ایک ملک والون سے ایک شخص کو ہدایت حاصل ہو اور دوسری گمراہی مین گرفتار ہون پس اس شخص کو نہایت مشکل پڑجاوے اگر انکی موافقت کرے تو دیدہ دانستہ ہلاکت مین پڑتا ہے اور اگر مخالفت انکی کرتا ہے تو مسخرہ اُن لوگونکا بنتا ہے اور صحبت بری لوگون کے اختیار کرنے پڑتی ہے اور اوقات بیچ قیل و قال اور لڑائی اور جھگڑے کے بے مزگی سے گذرتی ہے اور علاقے قرابت اور صداقت اور عون اور نصرت کے تمام برہم ہوجاتے ہین ناچار اپنے تئین اور ہمجنسون اپنے کو ہدایت کے دعا مین شامل کرنا چاہئے تاکہ کشاکش ان لڑائیو کے سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا ہم معنی طریق اور سبیل کا ہے اور ان سب کے معنی راہ کے ہین اور

الی جلو

اس جگہہ اس لفظ کو اسواسطے اختیار فرمایا ہی کہ مسلمان کو ذکر کرنے اس لفظ کیسے گذرنا پلصراط کا
یاد آوے کہ اوسمین صراط کا لفظ ہی اور یہ جانے کہ مجکو اس راہ سے گذرنا ہی اور گذرنا اس سے
سوائے چلنے طریق مستقیم کے ممکن نہین اور مشہور یہہ ہی کہ طریق مستقیم پر چلنا اختیار کرنا میانہ روی کا
یعنے نہ افراط اور نہ تفریط اوسمین ہو کہ یہہ دونو مذموم ہین مثلا عبادت مین افراط یہہ ہی کہ جس جگہہ
ظہور کسی صفت کا صفات الہیہ سے دیکہا جاوے بے اختیار پرستش اسکی کرنے لگے جیسا کہ مذہب
ہنود کا ہی اور تفریط یہہ ہی کہ کسی وقت شغل دنیا اور طلب معاش سے اپنے تئین فراغت
نکرے اور عالم غیب کیطرف متوجہ نہ ہو جیسا کہ معمول فرقہ انگریز اور دوسری بیدینونکا ہی اور
افراط استعانت مین وہ ہی کہ ہر چیز کیواسطے بباعث وہم کے سب درخواست کرین اور ہیچ کامون
مطلوبہ کے اوسکے طرف رجوع کرین اور تاثیرین ستارون کی اور سعادت اور نحوست دنون کی
اور خواص پوشیدہ معادن اور نباتات اور حیوانات کا رعایت کرین اور شوم اور یمن کو بیبیون
اور اولاد اور غلامون اور لونڈیون اور گھوڑون اور حویلی اور تلوار اور اور چیزون مین خیال مین
لاوین اور اوقات زندگی کی اپنے اوپر تنگ کرین اور مثل سوداییون کے ہر چیز سے ڈرین اور ہر چیز
سے توقع نفع بڑی کے رکھے اور تفریط یہہ ہی کہ اسباب اعتبار کئے ہوئونکو بھی مثل دوا اور غذا کے
اور پرہیز کے اور مثل صحبت نیکون کے اور صحبت بدون کی اور مثل دعا اور التجا کرنے جناب الہی
مین سبکو ساقط الاعتبار جانین اور اسی قیاس پر میانہ روی تمام کامون مین بہتر ہی اور ہر شی
اور کمی مذموم ہی جیسا کہ بالتفصیل کتابون علم اخلاق وغیرہ مین مذکور ہی کذا فی فتح العزیز اور کہا
صاحب تفسیر روح البیان نے کہ اہدنا الصراط المستقیم بیان ہے معونۃ مطلوبہ کا گویا کہ
کہتا ہی اللہ تعالی کیونکر مدد کرون مین تیری پس کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم اور
تعقیب سائلہ دعا کے بعد تمام ہونے عبادت کے قاعدہ شرعیہ ہی اور بیچ تیسیر کے ہی کہ ایاک
نعبد مین اظہار ہی واسطے توحید کے اور ایاک نستعین طلب مدد کے ہی اوپر اسکے اور اہدنا
سوال ہی ثابت اور قائم رہنیکا دین پر اسواسطے ثابت رہنا ہدایت پر اہم الحاجات ہی اسواسطے یہہ ہی کہ سوال اسکا اپنے

Marfat.com

اور اولیا نے کیا جیسا کہ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا اور جادوگرون فرعون نے تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اور صحابہ نے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور یہہ دعا مانگی ثبوت کی اوپر ہدایت کے ضرور ہے اسواسطے کہ نہین لایق ہے بندے کو اعتماد کرنا اوپر ظاہر حال کے اسواسطے کہ کبھی متغیر ہوجاتا ہے انجام مین جیسا کہ اخیر مین متغیر حال ہوا ابلیس اور برصیصا اور بلعم ابن باعور کا کہا مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ نے

ابیات

صد ہزاران ابلیس و بلعم در جہان	ہمچنین بود ست و پیدا و نہان
این دو را مشہور گردانید اللہ	تا کہ باشد این دو بر باقی گواہ
این دو دزد آویخت بر دار بلند	ورنہ اندر قہر بس دزدان بدند

حکایت

تفسیر درۃ الناصحین مین ہے کہ برصیصا نے عبادت کی خدا کی دو سو بیس ۲۲۰ برس ایسی کہ نہ کی نافرمانی اسمین ذرہ برابر یہانتک کہ تعجب کیا ملائکہ نے عبادت اسکی سے کہا اللہ تعالی نے کیا تعجب کرتے ہو اسکی عبادت سے مین خوب جانتا ہون اس چیز کو کہ نہین جانتے تم اسکو برصیصا میرے علم مین کافر ہے اور داخل ہوگا نار مین بسبب پینے شراب کے جب سنا ابلیس نے یہ کلام اور جانا کہ ہلاکت اسکی میرے ہاتھہ مین ہے آیا طرف قبہ عبادت اسکی کے صورت عابدانہ بنا کر پکارا اسکو کہا برصیصا نے مَنْ اَنْتَ کون ہے تو اور کیا چاہتا ہے تو کہا مین عابد ہون آیا ہون طرف تیرے تا کہ ہوؤن مددگار اوپر عبادت تیری کے واسطے اللہ کے کہا برصیصا نے جو کہ ارادہ کرتا ہے عبادت خدا کا پس اللہ اسکو کافی ہے پس سنکر کھڑا ہو رہا ابلیس واسطے عبادت خدا کے تین روز تک اسطرح کہ نہ سویا اور نہ کھایا اور نہ پیا کہا برصیصا نے مین تو کھاتا بھی ہون اور پیتا بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور تو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ سوتا ہے اور حالانکہ عبادت کی مین نے دو سو بیس برس اور نہ قادر ہوا مین اوپر ترک کرنے کھانے اور پینے کے کہا ابلیس نے کیا مین نے ایک گناہ جبکہ مین یاد کرتا ہون اس گناہ کو دور ہو جاتی ہے مجھسے نیند اور کھانا اور پینا کہا برصیصا نے کیا حیلہ ہو میرا تا کہ مین بھی ہون

تیرے جیسا کہا جا اور کر کوئی نافرمانی اللہ کی اور پھر توبہ کر اللہ کیطرف اپنی گناہ سے پس مغفرت کرنے والا رحیم ہے تا کہ پاوے حلاوت عبادت کی کہا کیا چیز کروں کہا زنا کر کہا یہ نکرونگا میں کہا قتل کر کسی مومن کو کہا یہ بہی نکرونگا کہا تو پی شراب کو کہ یہہ تو آسان بہت ہے کہا کونسی جگہہ پاونگا میں شراب کو کہا کہ جا تو فلانے گانوین ملیگا تجکو شراب پس گیا اس گانوین اور دیکہا کہ ایک عورت آراستہ پیراستہ خوبصورت بیچتی ہے شراب کو عوض خریدا اوسنے شراب کو اور پیا اور ہوا نشا اور کرا عورت سے اور کیا اوسنے زنا اور آگیا اس مکان مین خاوند اسکا پس حالت مستی مین قتل کیا اسکو پہر ابلیس علیہ اللعنۃ بشکل انسان گیا طرف سلطان کے اور خبر دی ذرہ ذرہ اس معاملے کی پس فورًا گرفتار کیا اور مارے اسکو اسّی دُرّے واسطے حد شراب کے اور سو کوڑے واسطے حد زنا کے اور حکم دیا پہانسی کا واسطے خون قصاص کے پس جب کہ چڑہایا اسکو پہانسی پر آیا ابلیس طرف برصیصا کے اوسی صورت پہلی پر اور کہا **کیف حالك** کہا جسنے فرمان برداری کی بری ہمسایہ کے جزا اوسکی یہہ ہے کہا ابلیس نے تہا مین تیری بلا مین دو سو بیس برس سے یہانتک کے سولی چڑہایا تجکو مین نے اور اب بہی اگر مرضی ہو تیری تو بچاؤن مین تجکو اور اُتارون سولی سے کہا اگر ایسا ہے تو تو بچا مجکو کہا ابلیس نے سجدہ کر مجکو ایک سجدہ کہا کیونکر کرسکون سجدہ اوپر لکڑی کے کہا سجدہ کر مجکو ساتھ اشارہ کے پس سجدہ کیا اور کافر ہوا ساتہ اللہ کے اور گیا دنیا سے بی ایمان اعاذنا اللہ منہا اور اسجگہہ جاننا چاہیے اگر کوئی شبہ کرے کہ جسوقت مرد مسلمان کو یہ دعا تعلیم ہوئی کہ نماز مین روبرو پروردگار اپنے کے اسطرح عرض کر کہ اھدنا الصراط المستقیم پہر سوال کرنا ہدایت کا کیا موقع ہے اسواسطے کہ مومن نمازی کو جب اسقدر ہدایت حاصل ہوئی کہ حضور مین پہونچ گیا پہر طلب کرنا ہدایت کا تحصیل حاصل ہے اور اسکا کیا فائدہ ہے **جواب** اس شبہ کا ساتھ کئی وجہ کے ہے اول یہہ کہ بندیکو ضرور ہے بعد معرفت الٰہی اور ہدایت کے معرفت خط مستقیم کے درمیان افراط اور تفریط کے بیچ اعمال شہوانیہ اور غضبیہ کے اور بیچ خرچ کرنے مال کے اور مقصد اور مطلب ہدایت پانا طرف راہ کے ہے وہ راہ میانہ ہے اور دوسری مقرر بندے اگرچہ پہچانا اللہ کو ساتھ دلیل اور اسجگہہ دلیلین اور بہی ہین پس معنی اِهْدِنَا عَرِّفْنَا مَا فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ كَيْفِيَّةِ دَلَالَتِهٖ عَلٰى

علیٰ ذَاتِكَ وَصِفَاتِكَ وَاَفْعَالِكَ یعنی معلوم کروا ہمکو وہ چیز جو کہ ہر شی مین ہی کیفیت دلالة اوسکی سے اوپر ذات تیری کے اور صفات اور افعال تیری کے اور تیسری بیشک معنی اوسکی بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا طلب اعراض اور روگردانی کا ہے ماسوی اللہ سے اور اگرچہ ہو جان اسکی یہان تک کہ اگر حکم کیا جاوے ساتھ ذبح کرنے بیٹے کے مانند ابراہیمؑ کے یا ساتھ فرمان برداری کرینکے واسطے ذبح ہونے کے مانند اسمٰعیل علیہ السلام کے یا ساتھ ڈالنے جان اپنی کے دریا مین مانند یونس علیہ السلام کے یا ساتھ شاگردی کرنے کے باوجود پوچھنے اوسکی کے نہایت درجہ بلند کو مانند موسیٰ علیہ السلام کے یا بیچ جبر کرنے کے ساتھ امر بالمعروف کے اوپر قتل اور چیرے جانے کے دو ٹکڑے مانند یحیی اور ذکریا علیہما السلام کے اور جانا چاہیے اسمقام پر صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فرمایا اور صراط الذین ضربوا اور قتلوا نہ فرمایا واسطے رغبت دلانے کے طرف مقام انبیا اور اولیا کے بسبب انعام انکے کے اوپر پھر استقامت اعتدالیہ او ثابت رہنا اسپر ایک امر مشکل ہی اور اسیواسطے فرمایا نبی علیہ السلام نے بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ھود اور اخوات اسکے نے اس سبب سے کہ فرمایا اسمین فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ پس انسان باعتبار قوی ظاہری اور باطنی اپنی کے مشتمل ہی اوپر صفات اور اخلاق طبیعیہ اور روحانیہ کے اور ہر ایک کے واسطے ان مین سے دو طرفین ہین افراط اور تفریط کے اور واجب ہی معرفت راہ درمیانی کی افراط اور تفریط سے اور باقی رہنا اوپر اوسکے اور ساتھ اسکے وارد ہوئی ہین اوامر اور ناطق ہوئی آیتین کقولہ تعالیٰ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً الخ دلالة کرتا ہے اوپر درمیانی چال چلنے کے درمیان بخل اور اسراف کے اور مانند قول علیہ السلام کے واسطے اس شخص کے کہ جسنے مشورہ کیا حضرت سے اور سوال کیا بیچ گوشہ اختیار کرنے کے اور صیام دھر اور قیام لیل سے بعد جھڑک نے حضرت کے اسکو کہ مقرر واسطے نفس تیرے کے اوپر تیرے حق ہے اور واسطے بی بی تیری کے اوپر تیرے حق ہی اور واسطے اولاد تیری کے تیرے پر حق ہی پس روزہ رکھ اور افطار کر اور قیام کر اور سو اور اسی طرح سب احوال مین میانہ روی ہی مانند قول اللہ رب

الھوت کے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا یعنے
نہ بہت بلند پڑھہ ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت پست پڑہ ساتھہ اُسکے اور ڈھونڈ درمیان
اسکے راہ **ف** یعنے نماز مین بہت چلانا بھی نہین اور بہت دبی آواز بھی نہین بیچ کی چال
پسند ہے وَلَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا یعنے نہین بیجا
خرچ کرتے اور نہین تنگی کرتے اور ہوتا ہے درمیان اسکے معتدل یعنے میانہ روی وَمَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى اور نہ کجی کی نظر کی اور نہ زیادہ بڑھ گئی اور مانند فرمانے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت عمر کے تئین وقت پڑھنے کے پکار کر اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ قَلِيلًا یعنے
پست کر اے عمر آواز اپنی کو تہوڑا اور تشریف لائے ابو بکر رضہ پس پایا عمر رضہ کو دبی آواز سے
پڑھتے ہوئے پس پوچھا ابو بکر رضہ نے سبب اسکا کہا سناتا ہون اسکو جسکی مناجات کرتا ہون
مین پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ قَلِيلًا بلند کر آواز اپنی سے تھوڑا
اور اسی طرح امر بیچ باقی اخلاق کے اور شریعت ہماری تحقیق مقرر کی گئی ہے ساتھہ بیان میزان
اعتدال کے بیچ ہر ترغیب اور ترہیب کے اور حال اور حکم اور صفت اور خلق کے اور مستقیم کئی قسم
ہے ایک ان مین سے مستقیم ساتھہ قول اور فعل اور قلب کے ہین اور دوسری مستقیم ساتھہ
قلب اور فعل کے ہین نہ ساتھہ قول کے یعنے نہین تعلیم کرتے دوسرون کو اور اول اعلی مراتب
سے ہے اور تیسرے مستقیم ساتھہ قول کے اور ساتھہ فعل کے اور نہ قلب کے اور اسّے امید نفع کی
ساتھہ غیر کے ہے اور چوتھے مستقیم ساتھہ قول اور قلب کے نہ ساتھہ فعل کے پانچوین مستقیم
ساتھہ قول کے نہ ساتھہ فعل اور قلب کے اور چھٹی مستقیم ساتھہ قلب کے نہ ساتھہ قول اور فعل کے
اور ساتوین مستقیم ساتھہ فعل کے اور نہ ساتھہ قول اور قلب کے اور یہہ استقامت ان چارون
کی انہین کے واسطے ہے نہ واسطے اورون کے اور اگرچہ ہون بعضی نمین سے افضل بعض سے اور
نہین ہے مراد ساتھہ استقامت قولی کے ترک کرنا غیبت کا اور غیرہ وغیرہ کا اسواسطے فعل شامل
ہے اسکو مگر مراد ساتھہ استقامت قولی کے ارشاد کرنا غیر کو طرف صراط مستقیم کے مثال اجتماع استقامت

قاعدہ

اقسام مستقیم

Marfat.com

قلب اور فعل اور قول کے یہہ ہے کہ ایک شخص نے سیکھے مسایل نماز کے اور پھر سکھانے اور دکھ
پس یہہ مستقیم ساتھ قول کے ہے پھر جبکہ آیا وقت نماز کا ادا کیا نماز کو اُسنے موافق جانی مسایل
نماز کے ساتہہ نگاہ رکھنے ارکان نماز کے پس یہہ مستقیم ساتھ فعل کے ہے پھر جانا کہ مراد اللہ کے
ساتہہ پڑہنی نماز کے حضور قلب ہے پس حاضر کیا اُسنے قلب اپنے کو پس یہہ مستقیم ساتھ
قلب کے ہے اور قیاس کر اوپر اسکے بقیہ اقسام استقامت کو اور تاویلات نجمیہ مین ہے
کہ اقسام ہدایت کے تین ہین اول ہدایت عامہ ای عامہ حیوانات کے طرف واسطے حاصل
کرنے منافع اور دفع کرنے ضررون کے اور طرف اسکی اشارہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ
قول اپنی کے اعطی کل شیٔ خلقه ثم هدی جسنے دی ہر چیز کو پیدایش اسکی یعنے
صورت خاص اسکی پھر راہ دکھائی اسکو ساتھ طلب معاش کے **ف** یعنے کہانے اور پینے کو
ہوش دے بچے کو دودہ پینا وہ نہ سکھا وے تو کوئی نہ سکھا سکے اور فرمایا اللہ نے
وهدينٰه النجدين اور راہ دکہائی ہمنے اسکو دو راہین **ف** یعنے کفر اور ایمان کے
یا دودہ کے دونو پستان اور دوسری ہدایت خاصہ یعنے واسطے مومنین کے طرف جنت کے
اور طرف اسی کے اشارہ ہے ساتھ قول خدا کے يهديهم ربهم بايمانهم الایة
راہ دکھاویگا اونکو رب اونکا بسبب ایمان انکی کے ساتھ مقامات نجات کے چلین گے
نیچے انکے نہرین بیچ باغون نعمت کے اور پکارنا اونکا اسجگہ مین سبحانك اللهم ہے
یعنے پاکی اور بے عیبی ہے تجکو یا اللہ اور تحفہ انکا جنت مین وقت ملاقات ایکدوسرے کے سلام
اور آخری پکارنا انکا یہہ ہے الحمد لله رب العالمين **ف** عجایب نعمتین دیکھہ کر کہینگے
پاک ذات یعنے سبحان اللہ پھر اسکی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات بھی
یہی ہے السلام علیک کا جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین اور تیسری ہدایت اخص ہے اور
یہہ ہدایت حقیقت ہے طرف اللہ کے ساتھ اللہ کے اور طرف اسکی اشارہ ہے ساتہہ قول
خدا کے قل ان هدى الله هو الهدى کہہ بیشک ہدایت اللہ کی وہ ہی ہے ہدایت

اور فرمایا

Marfat.com

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکایت ابراہیم سے اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ
کہا ابراہیم علیہ السلام نے یا اللہ مین جانیوالا ہون طرف رب اپنے کے البتہ راہ دکھلاوے گا
مجکو اور فرمایا اللہ سبحانہ نے اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ
اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنے جسکو رجوع کرتا ہے
اور قول اللہ تعالیٰ کا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی یعنے تھا تو گمراہ بیچ میدان وجود اپنی کے
پس طلب کیا مین نے تجکو ساتھ جود اپنی کے اور پایا تجکو ساتھ فضل اور لطف اپنی کے اور
راہ دکہائی مین نے تجکو ساتھ جذبون عنایت اپنی کے اور نور ہدایت اپنی کے طرف اپنے
اور کیا مین نے تجکو نور اور راہ دکہاتا ہون مین ساتھ تیرے وسیلہ کے طرف اپنے جسکو چاہتا ہون
مین اپنے بندون مین سے پس جسنے تابعداری کی تیری اور ڈہونڈی رضامندی تیری پس نکالینگے
ہم اون کو ظلمات وجود بشر سے طرف نور وجود روحانی کے اور راہ دکہاوینگے ہم طرف صراط
مستقیم کے کما قال اللہ تعالیٰ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ
بِهِ اللّٰهُ تحقیق آیا تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن روشن
راہ دکہاتا ہے ساتھ اسکے اللہ اور صراط مستقیم وہ دین ہے قویم اور وہ ہے کہ جس پر دال
ہے قرآن عظیم اور وہ خلق سید المرسلین کا ہے بیچ اس چیز کے کہ کہا اللہ تعالیٰ نے وَاِنَّكَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ پہر وہ صراط مستقیم طریق جنت کے ہے اور یہہ واسطے اصحاب یمین کے ہے
کقولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
اور اللہ بلاتا ہے طرف دار السلام کے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی
کے اور یہہ ہدایت واسطے شائقین کے ہے کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ
الْاُمُوْرُ اور البتہ تو ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے راہ اللہ کی وہ ہے کہ واسطے اسکے
جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے خبردار ہو طرف اللہ کے پہیرے جاتے ہین

Marfat.com

سب کام اور جو کچھ کے ہے واسطے اصحاب یمین کے وہ حاصل ہے سابقین کو اور وہ سابقین کو اور
وہ سابقین اوپر اصحاب یمین کے سبقت کرنے والی ہیں ساتھ اچیز کے جو انکے لئے ہے شہود جمال سے
اور کشف جلال سے اور یہہ خاص ہے واسطے سید المرسلین رسول رب العالمین کے اور تابعین کے
کما قال اللہ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہہ کہ یہہ ہے راہ
میری بلاتا ہون طرف اللہ کے اوپر بینائی کے مین ہون اور جسنے متابعت کی میری کہا شیخ قدس سرہ نے

بیت

اگر جز بہ حق میرود جادہ ات	برآتش فشانند سجادہ ات

یہہ منقول ہوئی تفسیر روح البیان سے اور تفسیر زاہدی میں بیچ تفسیر اهدنا الصراط المستقیم کے
یون لکھا ہے وقوله اِهْدِنَا الصِّرَاطَ وَلَمْ يَقُلْ اِهْدِنِيْ اسواسطے اگر اہدنی کہتا تو تنہا
ساتھہ حاجت اپنی کے حاجت چاہی ہوتی اہدنا کہا تاکہ ہم ساتھہ حق اپنی کے حاجت چاہی ہے
اور ساتھہ حق تمام مومنین کے شفاعت چاہی ہوا اور یہ رد ہے اوپر منکرون شفاعت کے کہ اللہ
تعالی نے عامہ مومنین کو دنیا میں بیچ بزرگترین حاجت کے شفاعت دی اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم کو شفاعت دی بیچ گناہ کبیرہ مومنون کے کیا عجب ہے اور یہی اسجگہ جانا چاہیے کہ عقیدہ
اہل سنت وجماعت مین شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کے حق ہے اور ثبوت شفاعت
جناب رسول ع کی قرآن اور احادیث سے ثابت ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الثَّوَابِ وَمَقَامِ الشَّفَاعَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَتَرْضٰى یعنے
البتہ جلدی دیگا تجکو رب تیرا آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت سے اور سوا اسکے کرامات سے
پس خوش اور راضی ہوگا تو اور یہی اسمین ہے قول خدا عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ یعنے مقام محمود اور وہ مقام شفاعت کا ہے نزدیک
جمہور علما کے اور اسپر احادیث اور اخبارات دالہ ہین اور یہہ وہ مقام ہے جسمین حضرت کو
لواء الحمد عنایت ہوگا اور تفسیر بیضاوی میں ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

بو انکار

اَنَّهٗ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ یعنے تحقیق مقام محمود وہ مقام شفاعۃ ہے اسواسطے کہ روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام محمود وہ مقام ہے کہ جسمین شفاعت کرونگا مین اپنی امت کی اور جامع صغیر مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ الحدیث شفاعت میری دن قیامت کے حق ہے پس جو یقین نلایا ساتھ اسکے نہ ہوگا اہل شفاعت سے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی اور طبرانی اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے واسطے اہل کبائر کے امت میری سے اور روایت کیا بزاز اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شفاعۃ کرونگا اپنی امت کی اتنی کہ پکاریگا رب میرا کہ راضی ہوا تو یا محمد پس کہونگا مین ای رب مین راضی ہوا اور کہا امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ نے فقہ اکبر مین شفاعت نبی ہمارے کی واسطے مومنین گناہ گارون کے اور واسطے گناہ کبیرہ کرنیوالون کے جو کہ ہین لایق عذاب حق ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیچ رسالہ وصیت کے شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ صَاحِبُ كَبِيْرَةٍ شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ہے واسطے ہر کسی کے جنتیون سے اور اگرچہ ہو صاحب کبیرہ اور کہا ملا علی قاری نے مسح الازہر مین اِنَّ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَاِنَّهٗ بِالنِّسْبَةِ اِلَى جَمِيْعِ الْاُمَّةِ مقرر یہہ شفاعت نہین ہے خاص ساتھہ اہل کبایر کے اس امت سے پس تحقیق وہ ہے بہ نسبت تمام امت کے اور کہا امام سبکی نے بیچ شفاء السقام کے بیشک شفاعت سب شفیعون کے تحت شفاعت نبی ہمارے کے ہے اور ہر نبی ساتھہ تبلیغ احکام شریعت کے نائب ہین نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ فتح الباری کے ہے کہ وارد ہوئے حدیثین بیچ باب شفاعت محمدیہ کے متواتر اور بیچ فتاوی عالمگیریہ ہے وَلَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ مَنْ يُّنْكِرُ شَفَاعَةَ النَّبِيِّ اور نہین درست اور جائز ہے نماز پیچھے منکر شفاعۃ کے كَمَا حَقَّقْتُهٗ فِيْ هَدِيَّةِ الْحَرَمَيْنِ

ابیات

دیکھ تو قرآن مین ای بھائی جان   رب نے کیا کئی جا ایسا بیان
جائے بلت محشر مین هی محمود نام   هی محمد کے شفاعت کا مقام
بھی کھا قرآن مین یون ذالمنن   هم نے شفاعت کا دیا اسکو اذن
هی ازل سے یہ اجازت اسکے تئین   اسکے غیر ازنبی اجازت کسکو نئین
آیتین آئی کئی اس شان مین   هی اگر شک دیکھ جا قرآن مین
هی حدیثون اور کتابون مین بیان   یون کھے مین خدا تم پیغمبران
رب نے عطا دو مرتبے مجکو کئے   نا کسی پیغمبرون کو رب دئے
ایك تو معراج هی ای نیك نام   دوسرا هی سو شفاعت کا مقام
هی محمد کے علم کا حمد نام   دیکھ کر محشر مین اسکو خاص و عام
یون کھینگے جائے یہ محمود هی   یہ محمد کے لئے مقصود هی
انبیا سایہ مین اسکے آئین گے   سب شفاعت مصطفی سے پائین گے
حشر کا دن هوئیگا جب آشکار   انبیا رونے لگین گے زار زار
اولیا کی آہ و زاری کا بیان   نئین لکھا جاتا هی سن ای بھائی جان
آئیگا خورشید نیزے خاص مین   ناکریگا کسکے اوپر کوئی نظر
یون چلی گی تن سے جوئی چوکدن   اسمین غوطہ کھائینگے سب مرد و زن
چوطرف سے سب فرشتہ گھیر کر   اگھیرینگے سب کو کر زیر و زبر
تخت رب کا بھائی جان اس آن مین   لارکھینگے حشر کے میدان مین
حق تعالی آئے گا انصاف پر   هووے گا هر ایك کا ظاهر خیر و شر
یکطرف میزان کا هووے ہجوم   یکطرف سے هو عملنامہ کی دھوم
یکطرف سے هو جهنم کا خروش   یکطرف سے پل کا هووے بسکہ جوش
هر طرف سے آہ و زاری کی هو دھوم   چوطرف سے واویلا کا هو هجوم

یون کہینگے مل کے سب با دردِ غم ہائے ہائے کس کنے اب جائے ہم
رنج وغم سے ہونگے سب خاطر اداس آئینگے روتے ہوئے آدم کے پاس
دل جلے روتے ہوئے مل مل کے ہاتھ یون کہینگے دردِ غم سے دے نجات
آہ کیسے آج مین ہم غمزدہ غمزدہ آفت زدہ ماتم زدہ
دیکھ آدم سب کا رونا پیٹنا سب کو چھاتی سے لگا سمجھاونا
یون کہینگے آج کا دن ہی کبل سب کے آنکھون سے چلا پانی ابل
مین پریشان حال ہون اب کیا کنا بولتا ہون ربنا یا ربنا
ای بچارے جاؤ تم سب نوح کن ہوویگی تمکو شفاعت اور امن
دل جلے سب غمزدے ہوکر اداس آئینگے روتے ہوئے سب نوح پاس
روتے روتے یون کہینگے اس کے تئین ہائے ہائے کوئی تجھ بن ہمکو نین
چوطرف ہی آہ وماتم کا ہجوم مچ گئی ہی چوطرف زاری کی دھوم
آہ وزاری اب مچی ہی چوکدن تجھ بغیر از کہین نہین ہمکو امن
نوح سنکر انکی خواری ابتری سب کے تئین دیکھ دلاسا دہی
یون کہین گے آج کا دن سخت ہی کیا کہون مین ہائے کیا اب وقت ہی
خوف سے روتا ہون مین ہو بے حواس جاؤ روتے اب خلیل اللہ پاس
سب پریشان ہاتھ ملتے بے حواس آئینگے روتے خلیل اللہ پاس
یون کہین گے اسکے تئین کر یک نظر اب ہماری آنکھ کے برسات پر
ہم غریب ہین بچارے بے امن غمزدے ہین بیوسیلے بیوطن
آج کے دن کوئی نہین دلسوز ہی ہائے کیا اب سخت تر یہ روز ہی
ہوگئے ہم بیکس خوار و ذلیل نئین وسیلہ کوئی تجھ بن ای خلیل
آہ روکے یون کہین گے کیا کرون تم سے کیا مین پریشان حال ہون

Marfat.com

ہائے کیا آج مین ہون بیحواس
واہ ویلا آہ کرتے سب جنے
آہ وزاری سے کہین گے اسکے تین
آہ کہتے کا پنتے ہین ہم تمام
ہم یتیمان دل جلے ہین اور جگر
آہ موسیٰؑ یون کہین گے سب کے تین
کسطرح مانگو شفاعت رب کنے
آہ وزاری سے پھرین گے سب جنے
آہ وزاری سے کہین گے اسکے تین
سب دکھیارے اور بیچارے مین غریب
ہم یتیمان بی امن ہین بیوطن
یون کہین گے سب کو دلداری کے سات
اب محمدؐ پاس جاؤ مل تمام
ہی وسیلہ آج وہ ہم سب کے تین
ہی محمد فخر تاج مرسلان
سب خوشی سے یاد کہتے یا غفور
سب دکھیارے اور بچارے ہانک مار
ہم غریبون غمزدین بیچارگان
ہین ہم ماتم زدے آفت زدے
بیکس و بی یار بے سامان ہین
ای محمدؐ ہمکو اب سایہ مین لے

جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰؑ کے پاس
آئین گے روتے ہوئے موسیٰؑ کنے
بیکسان مین بے سروسامان ہین
آہ زاری کی مچی ہی دھوم دھام
آج کے دن تو کرم کی کر نظر
حال اپنا دیکھ کر روتا ہون مین
جاؤ عیسیٰؑ پاس مل کر سب جنے
آئین گے روتے ہوئے عیسیٰؑ کنے
آج تجھ بن کوئی وسیلہ ہمکو نین
ہوگیا ہی رنج و غم ان کے نصیب
رنج و غم سے دیے ہمارے تین امن
ناامید ایسے ہوگی تم کو نجات
ہی محمد کو شفاعت کا مقام
اسکے غیراز کوئی وسیلہ ہمکو نین
ہی محمد خاتم پیغمبران
ہووین گے حاضر محمدؐ کے حضور
یون کہین گے ای رسول کردگار
بے وسیلہ بے امن مین بیکسان
ہم ضعیف و ناتوان زحمت زدے
ہم دکھیارے بیوطن حیران ہین
ہم دکھیارے ہین پناہ تو ہمکو دے

Marfat.com

نین ہی تجھ بن کوئی والی ای رسول
اس چمن کا تو ہی مالی ای رسول

ہم عدم مین تھے نہ تھا ہم کو نمود
پائے تیرے فضل سے ہم سب وجود

انبیا پر تجھ کو لائق سروری
مرسلان پر تجھ کو لایق مہتری

نین ہی کوئی تجھ بن رحمۃ للعالمین
کہ شفاعت یا شفیع المذنبین

امتون کے پاس روتے آئین گے
مان کے جیسا سب کے تئین سمجھائین گے

سب کو چھاتی سے لگا کہ بار بار
روئین گے بھی مصطفی بی اختیار

سب کو سمجھا کر منا کہ رحمتی
یون کہین گے امتی ای امتی

امتی تم اب دکھیارے ہو نکو
مین تمہارا ہون وسیلا اور نکو

مصطفی رب کو سرا کہ بیشمار
جب کہ ہنگے چار سجدے چار چار

سب گنہگاروں کے تئین بخشائین گے
سب کے تئین کوثر کے او پر لائین گے

اپنے ہاتون سے پلاوین گے رسول
اپنے ہاتون سے پلاوین گے رسول

امتون کو ساتھ لیکہ با صفا
آئین گے جنت کے اندر مصطفا

جسقدر ہی علم اور جیسا ہی کام
اسقدر جنت مین ہی اسکو مقام

نعمتین جسکو جو درکار ہی
سب سے بہتر نعمت دیدار ہی

کب تلگ یہ رکھتکو بس کہ حیات
مانگ رب سے یہ دعا اب دل کے ساتھ

رکھ مجھے امت مین اسکے ای رحیم
موت دے ملت مین اسکے ای کریم

الله الله ہی تو رحمان اور رحیم
تو عطا کر ہمکو راہ مستقیم

اور بیچ تفسیر بحر المواج کے ہی کہ صراط مستقیم عبارت ہی دین اسلام سے یا شریعت پیغمبر علیہ السلام سے یا سنت اور جماعت سے کہ او پر اوسکے پیغمبر اور یار اوسکے تھے اور تفسیر زاہدی مین ہی کہ مراد صراط مستقیم سے کتاب الله ہی موافق روایت حضرت علی رضی الله تعالی عنہ کے اور ابن مسعود سے بہی اسی طرح روایت کی اور کہا ابو العالیہ نے صراط المستقیم وہ طریق رسول الله صلی الله

Marfat.com

علیہ وسلم اور طریق ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ہے پس سنا اسی قول کو حضرت حسن بصری رضہ نے اور فرمایا سچا ہے ابو العالیہ اور روایت ہے جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ صراط المستقیم اسلام اور روایت محمد بن حنیفہ سے کہ صراط مستقیم دین اللہ کا ہے کہ وہ نہین قبول کرتا اللہ بندون سے سواے اس دین کے اور کہا تفسیر غریب مین صراط مستقیم نبی علیہ السلام ہین اور ایمۂ اربعہ جو کہ قایم ہین مقام انکے اور اولی یہہ ہے کہ حمل کی جاوے یہہ آیۃ اوپر عموم کے تاکہ داخل ہون سب بیچ اسکے اسواسطے صراط مستقیم وہ دین ہے کہ حکم فرمایا اللہ جل شانہ نے ساتھ اسکے توحید اور عدل سے اور دوستی اور تابع داری اس چیز کی جو کہ واجب کی اللہ تعالی نے اطاعت اسکی اور منقول ہے حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے کہ اهدنا بمعنی ثَبِّتْنَا عَلَى الْهِدَايَةِ یعنی ثابت رکھ ہمکو اوپر ہدایت کے اور قرآن شریف مین گویا اسی کلمہ کے شرح کیواسطے جائے دوسری مین ارشاد فرمایا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ای رب ہمارے نہ پھیر تو دلون ہمارون کو بعد ہدایت عطا کرنے اپنی کے ہمکو اور یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہے یہہ کہ سوال کرنا مطلب کا بجز سے دو وجہ سے خالی نہین ہوتا یا تو یاد دلانا اس مطلب کا ہوتا ہے کہ وہ شخص بھول گیا ہو یا برانگیختہ کرنا بخیل کا اوپر سخاوت کے ہوتا ہے اور یہہ دونو وجہین حکیم مطلق اور جواد برحق کے شان مین متصور نہین ہو سکتی پس فایدہ اس مانگنے کا اور اس دعا کا کیا ہوا علی الخصوص کہ دعا رضا بقضا کو بھی منافی ہے ہم کہتے ہین بھی حکمت حکیم کی تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا سوا تضرع اور زاری کی نہ دیوے تاکہ نفس اوسکا ٹوٹے اور تکبر اسکا پست ہوئے پس شاید مانگنا اور ذلیل ہونا ہمارا اسکا اگر پڑ جاوے اور جو شرط کہ اللہ تعالی کی حکمت مین مرعی ہے صورت پکڑے

فرد

تا نگرید طفل کی جوشد لبن — تا نگرید ابر کی خندد چمن

اور دعا منافی رضا بقضا کو بھی نہین اسواسطے کہ جایز ہے رضاء الہی اسیمین ہو کہ بندہ خواری اور زاری اپنی ظاہر کرے اور عطا بعد طلب بندہ کے واقع ہو اب سمجھنا چاہیے کہ سوال ہدایت کا اوپر

استعانت کے متفرع کیا ہے اسواسطے کہ ہدایت ایک قسم استعانت کا ہے اور خاص کا متفرع
کرنا عام پر ظاہر ہے اور عبادت پر بھی بواسطے استعانت کے متفرع ہے اسواسطے کہ عبادت سبب
مجاہدے کے سبب سے کمال کو پہونچتی ہے مفید اعلی درجہ ہدایت کو ہوتی ہے قال اللہ تعالے
والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے جنہوں نے مجاہدہ اور محنت اور کوشش
ہمارے لئے کی ہم سجھادینگے انکو اپنی راہ اور مجاہد محتاج طرف استعانت کی ہے اور جسوقت
عبادت اور استعانت ملحوظ ہوئی تفرع ہدایت کا ہونا مالک یوم الدین پر ظاہر ہوا اسواسطے
کمال نفع ہدایت کا اوس دن مین بسبب عبادت کاملہ کے بغیر اعانت اسکی کے میسر نہین ظاہر
ہوگا اور تفرع ان تینونکا اوپر رحمت عامہ اور خاصہ بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہتر سب تربیتون
مین سے ہے ہدایت خوب ظاہر ہے اور جو چیز کہ متعلق ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے ہے
یہہ ہے کہ حقیقت نعمت کی کیا ہے ایک منفعت ہے کہ بطریق احسان غیر کو پہنچاوے اور نفع اپنا
اسمین منظور نہو اور اسیواسطے منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام
کرنیمین منافع اپنے بہی خیال مین ہوتی ہین جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا اور کافرون اور فاسقون
جو نعمتین دی گئی حقیقت مین وہ نعمتین نہین ہے اسواسطے کہ انعام انکے ساتھ منظور نہین اور
جو چیزین کہ جنس منافع سے انکو عطا ہوتی ہین ظاہر مین وہ نعمت ہے اور باطن مین بلا اور آفت
ہے پس مثال اسکی یہہ ہے کہ زہر قاتل حلوے مین ملا کردین یا حلوا لذیذ اگرچہ زہر اسمین ہو
ایک شخص مزاج بگڑے ہوئے کو کہلاوین کہ اسکے معدہ مین اخلاط سمیہ کیطرف مستحیل ہوکر حکم زہر
قاتل کا پیدا کرے یا ایسے مثال ہے کہ ایکشخص کو حلوا لذیذ دین اور وہ شخص اوسکو بیوقت یا
بھوک سے زیادہ نوش کرے اور باعث بدہضمی اور ہیضہ کا ہووے اور اسی واسطے قرآن
مجید مین فرمایا حق سبحانہ وتعالی نے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر
لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما یعنے نہ سمجھے منکر کہ ہم فرصت دیتے ہین انکو
کچھ بہتر ہے اون کے حق مین ہم فقط اسواسطے اونکو فرصت دیتے ہین تاکہ بڑہی جاوین گناہ مین اور

Marfat.com

اسی واسطے الہی کو دوسری آیت مین خاص فرمایا ہے ساتھہ چار گروہ کے کہ عبارت انبیا اور صدیقون اور شہیدا ور صالحین سے ہے پس لفظ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کا اگرچہ ظاہر مین شامل سبکو ہے لیکن حقیقت مین خاص نہین چار گروہ کے ساتھہ ہے کذا فی العزیزی اور کہا تفسیر زاہدی مین قولہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یہ صراط مستقیم صراط ان بندون کی ہے جو کہ منعم علیہن اور وہ انبیا علیہم السلام ہین کما قال اللہ تعالی یا ذکریا انا نبشرک اور یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور واذکر فی الکتاب ابراہیم واذکر فی الکتاب موسی اور واذکر فی الکتاب اسمعیل اور واذکر فی الکتاب ادریس ان انبیا ؤنکو یاد فرمایا اور پہر کہا اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللہُ عَلَیۡہِمۡ خبر دی کہ انبیا منعم علیہ ہوئے ہین سب مامون ہین زوال ایمان سے اور کہا حسین بن الفضل نے صراط الذین انعمت علیہم ای اتممت علیہم النعمت یعنے نگاہ رکہہ ہمکو اوپر راہ اون لوگون کے کہ پہہ نعمت تمام کی تونے انہون پر اور بہت صاحب نعمت آخر انجام مین نعمتو حاصلہ سے محروم رہے ہین مثل ابلیس اور قابیل اور قارون اور بلعم اور برصیصا کے یعنے خاتمہ بیرا اوپر مسلمانی کے کر اور تفسیر روح البیان مین ہے کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ بدل ہے اول سے بدل کل اور انعام ایصال نعمت کو کہتے ہین اور نعمت اصل مین ایک حالت ہے ایسی کہ لذت حاصل کرتا ہے اسسے انسان پس اطلاق کی گئی نعمت اس چیز پر کہ محظوظ ہوتا ہے بندہ نعمت وین حق سے اور کہا ابو العباس بن عطا نے وہ لوگ جو کہ منعم علیہ ہین کئی طبقے ہین اول عارف ہین کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھہ معرفت کے

بیت

اس تمامی علم و فن پر خاک ہو　　معرفت کا جسمین نا ادراک ہو

حکایت

ایک دن جناب سیدۃ النسا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے

Marfat.com

کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت کسکو کہتے ہین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا حضرت نے شریعت وہ ہے جو کہ مین نے پیغام پہنچایا اللہ کی طرف سے اپنی امت کو
اور طریقت وہ ہے جو کہ مین نے کیا ہو اور حقیقت وہ ہے جو مین نے دیکھا ہے چوتھا درجہ
معرفت کا جو کہ اس سے حاصل ہو **نقل** ہے کسی شخص نے کسی شیخ کامل سے پوچھا کہ کیا چیز ہے
معرفت شیخ بولا وہ عقل ناقص ہے جسپر احکام ظاہری تمام ہوا ور عقل کے حکم مین وسے حواس
ہین پانچ ظاہری اور پانچ باطنی جامعیت اگر اسکو حاصل نہین تو معرفت مین بے نصیب ہے
اسواسطے کہ جب تک جامعیت مین کامل نہ ہوگا مقام معرفت کو نہ پہنچے گا

بیت

دل کو حاصل معرفت کا ہے مقام — دل کے تئین ہے جامعیت والسلام

اور دوسرا طبقہ اولیاء اللہ کا ہے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر ساتھ صدق اور رضا اور یقین کے اور
تیسرا طبقہ ابرار کا ہے کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ حلم اور رافت کے اور چوتھا طبقہ مریدونکا
ہے یعنے جو اللہ کے چاہنے والے ہین انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ حلاوت طاعت کے اور
پانچوان طبقہ مومنونکا کہ انعام کیا اللہ نے اون پر ساتھ استقامت کے اوپر دین حنفی کے اور
چھٹا طبقہ ائمہ کا کہ انعام کیا اللہ نے ان پر ساتھ قایم مقام کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ارشاد اور ہدایت کرنے کی طرف صراط مستقیم کے اور ساتوان طبقہ مقلدین کا جو انعام کیا
اللہ نے اون پر ساتھ تقلید اور پیروی کرنے ائمہ دین کے مثل شافعی اور حنفی اور مالکی اور
حنبلی کے اور نسبت کے ہدایت کی یہان پر طرف بندون کے اور بیچ قول اللہ تعالی کے وَاَنَّ
هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا طرف ذات مقدس اپنی کے مانند نسبت کرنے دین اور ہدایت
کا ہے طرف ذات اپنی کے بیچ کلام مجید اپنے کے مثل اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ اور وَاِنَّ
الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اور کبھی نسبت کرتا ہے طرف بندون کے مثل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ اور وَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ اور بہید اور سر اسکا دو وجہ سے ہے اول یہ ہے

Marfat.com

کہ نسبت کرنی طرف اپنی ذات کے واسطے قطع کرنے اور دور کرنے خودی اور عجب بندیکہ اور
نسبت کرنی طرف بندے کے واسطے تسلی خاطر اس بندیکے دوسرے نسبت ہدایت کے
طرف بندے کے واسطے بزرگی اور شرافت اسکی کے اور نسبت طرف ذات اپنی کے واسطے قطع
کرنے اور دور کرنے طمع ابلیس کے اس بندیسے جیساکہ کہا شیطان نے وقت نازل ہونے قول
اللہ تعالی کے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اگرچہ مین نہین قدرت رکہتا مین
اوپر سلب کرنے عزت اللہ کے اور رسول اسکے کے لکن سلب کرونگا عزت مومنین کی پھر کہا
اللہ تعالی نے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا پس قطع ہوئی طمع اسکی کذا فی التیسیر اور دوبار
ذکر کرنا صراط کا اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ مقرر صراط حقیقی وہ صراط ہے ایک جوکہ بندیسے
طرف اللہ کے ہو اور دوسری اللہ سے طرف بندیکے ہو پس جوکہ صراط ہے بندیسے طرف
اللہ کے وہ طریق خوفناک ہین بہت قطع کریگا اس راہ مین قافلون کو اور طی کریگا منزلون کو اور
پکاریگا پکارنیوالا واسطے اہل عزت کے طلب رو ہے اور راہ بند اور راہ زن کاشتے ہین اس
راہ کو اوپر اس فریق کے کقولہ تعالی حکایت ابلیس سے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ
البتہ بیٹھین کے ہم واسطے لوگون کے اوپر راہ راست تیرے کے تاکہ اسے روکے یعنے مین لوگ گمراہ ہوں
اب انکی ہی راہ ماروںگا اور جوکہ راہ اللہ سے ہے طرف بندے کے وہ راہ امن اور امان کی
ہے اور سلامت گذرتے ہین آمین قافلے اور ساتہہ نعمتون کے طی ہوتی ہین آمین منزلین
اور راہ نمائی کرنا ہے ساتہہ دلائل کے راہ نمائی کرنیوالا اسکا ساتہہ ان لوگون کے کہ انعام کیا
اللہ نے اوپر اون کے نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین سے یعنے انعام کیا
اللہ نے اوپر اسرار انکی یکے ساتہہ انوار عنایت کے اور اوپر ارواحون انکی کے ساتہہ اسرار
ہدایت کے اوپر دلون انکی کے ساتھ آثار ولایت یکے اور اوپر نفوس انکی کے بیچ قلع اور قمع
کرنے خواہشون نفس کے اور نگاہ رکہنی شرع کے ساتہہ توفیق کے اور بیچ دفع کرنے مکر
شیطان کے ساتھ مراقبہ کے اور جاننا چاہیے کہ نعمتین دو قسم ہے ایک ظاہری اور ایک

باطنی ظاہری مانند بھیجنے رسولون کے اور نازل کرنے کتابون کی اور توفیق دینے قبول کرنے دعوت رسولون کی اور اتباع سنت کی اور اجماع کی مانند تقلید ایمہ اربعہ کی اور احتساب بدعت مثل مذاہب جدید کے اور نافرمان برداری نفس کی واسطے اوامر اور نواہی کے اور ثابت رہنا قدم صدق کے اور لزوم عبودیت کے اور باطنی وہ ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر ارواحون انکی کے بیچ ہدایت فطرت کے ساتھ چھڑکنے نور اپنے کے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ ذٰلِکَ النُّوْرُ فَقَدِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاہُ فَقَدْ ضَلَّ یعنے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر اللہ نے پیدا کیا خلقت کو بیچ تاریکی کے پھر چھڑکا اون پر نور اپنا پس جو پہنچا اس نور کو اور حاصل کی روشنی اسکی پس تحقیق پہ ہدایت پائی اور جو نہ پہنچا اوسکو اور خطا کیا پس تحقیق وہ گمراہ ہوا پس تو ہوئی کشادگی دروازہ صراط اللہ کی طرف بندے کے چھڑکنے اس نور سے اور اول اور شروع مینہہ کا ترشح یعنے چھپا ہوتا ہے اور پھر برسنا پس مومن منتظر ہوتے ہین ساتھ اس نور رشح ترشش یعنے چھڑکے ہوئے کی طرف مشاہدہ برسانی والی کے اور انتظاری کرتے ہین بارش کی اور دعا کرتے ہین یون اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنے کہتے ہین یا اللہ دکھا ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی جنپر انعام کیا تونے ساتھ جذبون الطاف اپنی کے اور کھولے تونے اون پر دروازے فضل اپنی کے تاکہ راہ پائی انہون نے ساتھ مدد تیری کے طرف تیرے اور پہنچے وہ کل شی کو کہ پہنچے اور حاصل ہوئی انکو ساتھ امداد تیری کے تیری طرف سے کذا فی التاویلات النجمیہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنے نگاہ رکھ ہمکو اوپر راہ راست پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین اور ایمہ دین کے اور نگاہ رکھ ہمکو غیر اس راہ سے کہ وہ راہ مغضوب علیہم اور ضالین کے ہی اور جاننا چاہیے کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین بدل ہی الذین سے اوپر اسمعنی کے کہ مقرر منعم علیہم وہ لوگ ہین جو سلامت رہے غضب اور ضلال سے اور کلمہ غیر کا تین وجہ پر ہی اول ساتھ معنے مغایرۃ کے اور فارسی مین معنی جز کے اور اندر

Marfat.com

مین معنے سوا کے ہوتے ہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ تو کہ باندہ لیوے تو
اوپر ہمارے سوا اسکے اور دوسرے معنی کے کہ زبان فارسی مین معنی اسکے نا اور اردو مین
نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ الخ پس جو کہ بے بس ہو
نہ تعدی کرنیوالا اور نہ حد سے نکلنے والا پس نہین گناہ پر اسکے اور تیسرے ساتھ معنے الا کہ زبان
فارسی مین معنی اسکی مگر ہین اور اردو مین بھی ساتھ اسی معنی کے مستعمل ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
فَمَا وَجَدْنَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ پس نہ پایا ہمنے اسمین مگر ایک گھر مسلمانون سے
اور اسجگہ احتمال تینون معنون کا رکھتا ہے سوا معنے استثنا کے اسواسطے کہ معنے استثنا کے مخصوص
ہین ساتھ قراۃ نصب کے اور غضب ایک حالت نفسانیہ ہے حاصل ہوتی ہے وقت جوش نفس کے
اور جوش خون دل کے واسطے خواہش انتقام کے اور یہان پر ضد رضا کی ہے یا ارادہ انتقام
یا ثبوت وعید یا پکڑ دردناک یا البطش شدید یا تعذیب نار ہے اور ضلال عدول ہے راہ ہدایت
سے عمداً یا خطاءً اور مراد مغضوب علیہم سے عصات ہین اور ضالین سے جاہل ساتھ اللہ
مراد ہے اسواسطے کہ منعم علیہم جامع ہین درمیان علم اور عمل کے پس ہوئی مقابل اون کے وہ لوگ
جو بگڑے ہین ایکدو قوتین انکی عاقلہ اور عاملہ سے اور مخل بالعمل فاسق ہے اور مغضوب علیہ واسطے
قول خدا کے جو کہ بیچ حق قاتل عمداً کے وارد ہے وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ اور مخل بالعلم
وجاہل ضال ہے کقولہٖ تعالیٰ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ یا مغضوب علیہم یہود ہین واسطے
فرمانے اللہ تعالیٰ کے بیچ حق انکی کے لَعَنَهُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ اور ضالون نصاریٰ ہین واسطے
قول خدا کے بیچ شان انکی کے قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مغضوب علیہم یہود اور ضالین نصاریٰ ہین اور ساتھ اسی کے قائل ہوئے ابن عباس
اور سدی اور ربیع رضی اللہ عنہم کذا فی تفسیر روح البیان اور حدیث صحیح مین آیا کہ روایت کی ابن
حاتم طائی نے کہ عدی نام ہے اسکا حاضر ہوا بیچ خدمت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا حضرت سے
معنی ان دو لفظون کے فرمایا کہ مغضوب علیہم یہود ہین اور ضالین نصاریٰ اور تصدیق اسکی قرآن

مجید

Marfat.com

مجید میں موجود ہے یہود کے حق میں ہے وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ اور نصاریٰ کے حق میں وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ اور تفسیر عزیزی میں ہے کہ مغضوب علیہ دو فرقے ہیں ایک کافر عناد کرنیوالی کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہیں اور دویم گناہ گار کہ قصداً گناہ کرتے ہیں اور ضال بھی دو فرقے ہیں ایک کافر کہ ساتھ تقلید کے کافر ہوئے یا بسبب قصور فکر کے کہ حقیقت دین کی اون پر ظاہر اور کھلے نہیں اور دویم گنہ گار کہ اللہ کے کرم اور بخشش پر اعتماد اور تکیہ کر کر گنہ کرتے ہیں یا بسبب نہ سوچنے اور نہ دریافت کرنیکے اہل فکر سے نادانستہ منہیات کو اختیار کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا مغضوب علیہ وہ شخص ہے کہ یقیناً قیامت کے دن انتقام اوس سے لے گی اور سزا دیں گے اور ضال عام ہے احتمال عفو کا بھی کہتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اعتقاد حق اور خلق نیک اور عمل صالح میں طرف تفریط کے گیا ہو یعنے جو چیز چاہیئے تھی اوس کو نا ہی کے وہ مغضوب علیہ ہے اور جو طرف افراط کے گیا ہو وہ ضال ہے اور اسجگہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ظاہر میں حاجت اس لفظ کے معلوم نہیں ہوتے اگر ایسا فرماتا اہدنا الصراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہدا والصالحین کافی اور شافی ہو جاتا اور ذکر ضلال اور غضب کا اثنا درکار نہ ہوتا لیکن ایمان کے دو بازو ہیں کہ مومن کو ان دو بازو کے زور سے سیر اور سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے اور وہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہے اور دونوں ایسے چاہیئے کہ اعتدال پر رہیں اور اسواسطے قرآن مجید میں جابجا وعدہ کو ساتھ وعید کے ملا کر ذکر فرمایا ہے اور صراحۃً ارشاد فرمایا ہے ؂ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ یعنے خبردار کر دے بندوں میرونکو کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں اور تحقیق عذاب میرا عذاب دردناک ہے اور حدیث شریف میں آیا لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا یعنی اگر تولے جاویں خوف اور رجا مومن کے البتہ برابر اوتریں پس ہرگاہ کہ ذکر انعام نے دلالت کے اوپر رجا کی لازم آیا کہ ذکر غضب کا اور ضلال کا بھی کیا جاویں تاکہ دلالۃ خوف پر کرے اور دونوں رکن ایمان کے برابر رہیں اور بھی جاننا چاہیے کہ غضب کو ذات حق کیطرف نسبت نہ فرمائے اور ایسے ہی گمراہی کو بخلاف انعام کے

Marfat.com

کہ اسکی نسبت ذات باری کی طرف کے اسواسطے کہ انعام محض فضل اسکا ہے بغیر سابق ہونے استحقاق
کے اور غضب بسبب شامت اعمال بندون کے اور گمراہی بسبب کوتاہی فہم انکی کے ہے پس گویا
حق تعالے فاعل حقیقی نہین مگر انعام کا اور غضب اور ضلال ساتھہ شرکۃ بندون کے اور استحقاق انکے
کے اوسے صادر ہوتے ہین اور یہان پر غَيْرِ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِمْ نفرمایا اسواسطے کہ اسصورت
مین اشخاص خاص اندر اسکے داخل ہوتی اور یہہ مطلوب نہین کہ جو شخص غضب اور ضلال کے ساتھہ
مشہور ہے اونہین سے احتراز ہو بلکہ جس مین غضب اور ضلال پایا جاتا ہے کوئی ہو سب سے
احتراز ہوا اور یہی معلوم ہو کہ منعم علیہ کا ایک مقابل ذکر ہو گیا کہ وہ مغضوب علیہ ہے اور ضالین کہ
مقابلہ مہتدین کے ہے منعم علیہ کے مقابلے مین اسکا ذکر کرنا مناسب نہین لیکن ہرگاہ یکہ منعم علیہ
یقینا مہتدی یعنے راہ پائی ہوئی بلکہ ہادی ہین یعنے راہ بتلانے والے اسواسطے کہ راہ انہین کی
طلب کرتا ہے اور ہدایت ساتھہ اوسی راہ کے چاہتا ہے ناچار ضالین بھی مقابلہ منعم علیہ کے مذکور
ہوا اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ مقدم کرنا مغضوب علیہم کا اوپر ضالین کے اشارہ اس امر کے طرف
ہے کہ مغضوب علیہم زیادہ تر تباہ ہین اور آخرت مین رسوائی انکی بہت ہے بہ نسبت ضالین کے
پس ان دونو لفظون کے تفسیرون مین مغضوب علیہم کی برائی حال کی زیادہ تر بہ نسبت برائی حال ضالین
کے رعایت کرنی چاہیے تاکہ خلاف نظم قرآنی کا لازم نہ آوے آمِیْنَ اسم فعل ہے ساتھہ معنی
استجب کے معنی اسکے یا اللہ اسْتَجِبْ دُعَاءَنَا یا بمعنے اِفْعَلْ یَا رَبِّ کی ہے اور مبنی علی الفتح ہے
مانند اَیْنَ کے اور کَیْفَ کے بسبب التقاء ساکنین کے اور نہین ہے آمین قرآن سے اتفاقا اسواسطے
نہ لکھی گئی اور نہ منقول ہے کسی صحابہ اور تابعین سے اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے یہہ کہ آمین قرآن سے
لکن مسنون ہے قراۃ آمین کی بعد فاتحہ کے جدا اوسے واسطے فرمانے علیہ السلام کے کہ البتہ سکہائی
مجکو جبرئیل نے آمین وقت فراغت پانے میرے کے قراۃ فاتحہ سے اور فرمایا مقرر آمین مانند مہر کے ہے
اوپر کتاب کے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے آمین مہر ہے رب العالمین کیطرف سے ختم کے ساتھہ
اسکے دعا بندگی اور کہا وہب نے آمین کے مقابلہ ہر حرف کے پیدا کرتا ہے اللہ تعالی ایک فرشتہ

Marfat.com

کہ کہتا ہے وہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ اٰمِیْنَ اور بیچ حدیث کے ہے دعا مانگنے والا اور آمین کہنے
والا شریک ہے اور طرف اسکی اشارہ ہے قول خدا بین کہ فرمایا قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہوے امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ ہ پس کہہ تم آمین پس
تحقیق ملائکہ کہتے ہین امین جسنے موافق کی امین اپنی ساتھ آمین ملائکہ کے بخشی گیی اسکی لئے
تمام گناہ اگلے اور اختلاف ہے مفسرین کا بیچ تعین ملائکہ کے جو آمین کہتے ہین بعضون نے کہا
وہ حفظہ ہین اور بعضون نے کہا سوا انکے اور ملائکہ ہین اور بیچ لغت امین کے اختلاف ہے بعضون نے
کہا مخفف پڑہے ساتھ مد کے اور یہہ مختار فقہا ہے اور بعضون نے کہا مقصور اور مخفف
پڑہے اور یہہ مختار ادبا ہے اور ہان ممدود اور مشدد و پڑھنا خطا ہے یہان تک کہ اگر کوئی نماز
مین پڑہے تو نماز فاسد ہوگی اور بعضون نے فرق کیا ہے درمیان عالم اور جاہل کے اور کہا ہے
اگر ہے عالم تو فاسد ہوگی نماز اسکی اور بعضون نے حمل کیا اسکو اوپر اختلاف کے جو نزدیک ابی
حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے ہے اور نزدیک امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نہین فاسد ہوتی نماز اور
آمین ساتھ امالی کے فاسد کرتی ہے نماز کو بالاتفاق اور جو لوگ ممدود اور مخفف پڑہتے ہین
نزدیک ان کے مد بمعنے ندا ہے اور نزدیک انکے معنے یون ہونگے یا آمین استجب دعائی اسواسطے
کہ امین کو انہون نے اسم اللہ تعالیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ کہا مجاہد نے اور جو لوگ مقصور اور مخفف
پڑہتے ہین وہی ساتھ معنی ندا کے رکہتے ہین اور عرب مجرد اسم کہتے ہین اور اسسے ندا چاہتے ہین
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ یعنے یا یوسف اور کعب احبار کہتے ہین کہ
کہ آمین خاتمہ رب العالمین کے ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکی دعا مومنین کی بنا بر روایت ابو زہیر
شقعی رحمہ اللہ کے کہا اوسنے ایک رات نکلا مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خیمہ کے
اور اس خیمہ سے آواز دعا کی آتی تہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو رہے اور جب داعی
دعا سے فارغ ہوا فرمایا حضرت نے ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور بشارت ہو تجکو ساتھ اجابت
دعا کے اور ابن عباس رضی کہتے ہین تفسیر آمین کی یہہ ہے فَلْیَکُنْ کَذَالِکَ یعنے ایسا ہی ہوجیو

Marfat.com

یعنے سورہ فاتحہ آدہی اول کے بین حمد اور ثنا تیری ہے اور آدہی اخیر مین سوال اور حاجت میری
ہے تو لایق اور سزاوار اسی کے ہے جو مین نے حمد اور ثنا تیری کی اور نیمہ اخیر کے بہی ایسے ہی ہے جیسے
جو مین نے تجہسے سوال کیا اور حاجت چاہی اور بعضون نے کہا آمین ایک کلمہ ہے لغت سریانی
مین اسواسطے کہ یہودی لوگ اس امتہ مرحومہ پر حسد کرتے تہے اوپر آمین کے اسلئے کہ تفسیر آمین کے توراتہ
مین لکہ چکے تہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا اسکی تفسیر کا توراتہ مین اور نہ دی انکو اور دی اسکا
امتہ کو آمین اور ثواب اسکا اور نہ بیان کی تفسیر اسکی یہودیون کو اور ہرگاہ کہ جانا انہون نے
تفسیر اسکی اور ثواب حسد کیا انہون نے اس امت پر جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین حسد کیا تمہپر یہودیون نے مانند حسد کرنے انکی کے خاص تمسے بیچ آمین کے اور اسی جاسے کہا ہے
کہ خداوند تعالی نے اس امتہ کو تین چیزین ایسی دی ہین کہ کسی امت کو نہین دی ایک نماز باجماعت
دوسری تحیت سلام تیسری آمین کذا فی الذاہدی اور جاننا چاہیے کہ جو چیز کہ تعلق ساتھہ تمام
تفسیر سورہ کے رہتی ہے یعنی ہیئتہ اجتماعیہ وہ یہہ ہے کہ اس سورۃ کو نماز مین واجب القراۃ مقرر
کیا ہے اور اعمال محسوسہ نماز کے سات رکن ہین اور آیتین اس سورہ کی بہی سات ہین ارکان
سات تو نماز کے قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ پہلا اور جلسہ درمیان دو سجدون کے
اور سجدہ دوسرا اور قعدہ اخیرہ ہین پس یہہ سات فصل اس سورۃ کے مثل ہفت اندام جسم
انسانی کی ہے کہ بغیر روح کے ہو اور یہہ سورۃ بمنزلہ روح کے ہے اور جسوقت روح بدن کے ساتہہ
متصل ہووے تو حیات اور زندگی حاصل ہو ایسی ہے یہہ سورت کہ سات آیتین ہین جسوقت
نماز مین پڑہی جاوے سات ارکان نماز کے کمال قبول کرینگے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابلہ
قیام کے تصور کیا چاہیے اسواسطے کہ قیام وجود ہر چیز کا ساتہہ ظہور اسم اللہ کے ہے اور سب چیز مین
اور بہی اسم اللہ واسطے ابتداء ہر امر کے مقرر ہے اور قیام ابتدا اعمال نماز کا ہی اور الحمد للہ رب
العالمین بمقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ بیچ حمد کرنیکے ساتہہ اس صیغہ کے نظر حق کیطرف ہی ہے
اور خلق کیطرف بہی اور بہی ملاحظہ منعم کا ہے اور نعمت کا ہے اسواسطے کہ حمد اسکو کہتے ہین کہ

ثنا کہا سا

ثنا کی جاوے بسبب انعام کے کہ وہ مبذول ہے اوپر بندے کے اور بندہ اسحالت میں منعم کے طرف متوجہ ہے اور نعمت کے طرف بھی پس حمد ایک حالۂ ہے متوسطہ درمیان غفلت اور استغراق کے جیسا کہ رکوع بھی ایک حالۂ متوسطہ ہے درمیان قیام اور سجود کے یا یہہ سبب ہے کہ جسوقت حامد میں اوصاف بیشمار اللہ تعالی کے ملاحظہ کئے پشت مارے بوجہہ کے جھک گئی اور خم ہوئی اور صورت رکوع کی نمودار ہوئی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ کے ہے اسواسطے کہ جو بندہ بڑائی اور بلندی اپنی کو خدا کیواسطے ساتھ عاجزی اور پستی کے بدل کرے رحمت الٰہی اسکو بیچ طرف درجہ بلند کے لیجاتی ہے لقولہ علیہ السلام مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَفَعَهُ اللّٰهُ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ پہلے کو ہے اسواسطے کہ یہہ لفظ دلالہ کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ پیدا کرنیوالے ہے خوف شدید کے اور ثمرہ دینے والی کمال خواری اور عاجزی کے ہے اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا اسکے آثار سے ہے اور بھی ابتدا یوم الدین کا بعد مرنے کے ہے اور موت رجوع ہونا طینت انسانی کا طرف اصل اپنے کے ہے کہ وہ خاک ہے اور ایاک نعبد مناسب ہے اس قعدہ کو جو کہ درمیان میں دو سجدون کے ہے اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت کا ہے پہلے سجدہ سے کہ کمال ذلیل اسمین ہوتا ہے اور ایاک نستعین طلب کرنے مدد کے دوسرے سجدہ کیواسطے ہے اور لفظ اہدنا الصراط المستقیم سوال تری مطلوب کا ہے پس مناسب سجدہ دوسرے کے ہے کہ محل اجابت کا ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہے حاصل ہونے مطلب کے اور پہنچنے انعام الٰہی کے پس مناسب قعدہ کے ہے اسواسطے کہ عادت پادشاہون اور سلاطین کے اوپر اسکے جاری ہے کہ جسوقت لونڈی اور غلام انکے ساتھ کمال تواضع کے مجرے اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو واسطے بیٹھنے کے اونکو حکم کرتے ہین اور اکرام اور انعام انکے اوپر ہوتا ہے اور بیٹھنا روبرو خاوند اپنے کے کمال مرتبہ کا انعام ہے اور اسی واسطے بعد حاصل ہونے اس رتبہ کے تحیات کہ اوسمین ذکر اور شکر اور ثنا منعم حقیقی کے ہے اور درود اور سلام اوپر وکیلون اس راہ کے اور رفیق اس طریق کے مقرر ہوئی اور بعضون نے ایسا کہا ہے کہ لفظ بسم اللہ کا مناسب طہارت کے ہے اسواسطے کہ نور اسم الٰہی کا تاریکی حدث کو دور کرتا ہے اور لفظ رحمن کو بسم اللہ مین ہے مناسب استقبال قبلہ کے ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد کی اور حاصل

Marfat.com

اسکا متوجہ ہونا حق کا طرف اشیا کے اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی بدن متوجہ ہوتا ہے طرف اصل اپنی کے کہ وہ مٹی کعبہ کی ہے اور جوہر مٹی کا زیادہ تر سب عناصر سے بدن مین ہے اور مٹی سب کے کعبہ کے نقطے سے پہلے ہوئی ہے کذا فی الاحادیث اور یہہ حالت باعث ہے توجہ روح کی طرف خالق اپنے کے اسواسطے کہ بعد بنا ہونے کعبہ کے اوس جگہہ ہمایون اور مبارک مین وہ متجلی ہے اور روشن پس لانا دو لفظون کا یعنے رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف استقبال بدنی اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام کے ہے اسواسطے کہ اشارہ کرتا ہے ساتھہ قایم ہونے خلق کے ساتھہ حق کے یہان تک کہ تمام تعریفین مخلوقات کی رجوع ذات باری کیطرف سے ہوئی اور رب العالمین مناسب ہے رکوع کی اسواسطے کہ شامل ہے پرورش کرنیوالی اور پرورش یافتہ کو جیسا کہ رکوع شامل ہے قیام اور قعود کے معنے کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال کے ہے اسواسطے کہ بعد فنا ہونے کے بقا لازم ہے اور بقا کو اعتدال لازم ہے اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ کے ہے اسواسطے کہ تمام مخلوقات اوس دن نہایت فروتنی مین ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسہ کے ہے جو کہ درمیان دو سجدون کے ہے اسواسطے کہ بسبب سجدہ کرنے کے کمال نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور مقرب حضور کا مستحق بیٹھنے کا ہوتا ہے اور ایاک نستعین مناسب سجدہ دویم کے ہے اسواسطے کہ استعانت سبب کمال عاجزی کا اور تذلل کا کہ تکرار سجدہ کے سے لازم آتا ہے اور اہدنا الصراط المستقیم مناسب قعدہ تشہد کے ہے اسواسطے کہ آگاہی کرتا ہے اوپر بزرگی صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم اخیر تک مناسب قراۃ تشہد اور درود اور دعا کی ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین عاقل پر اور اسجگہ ایک شبہہ عوام کے ذہن مین گذرتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ اور ارکان ایک ایک مرتبہ کئے جاتے ہین اور سجدہ دو دفعہ کیواسطے مقرر ہوا **جواب** اسکا یہہ ہے کہ پہلا سجدہ مناسب ازل کے ہے اور سجدہ دوسرا مناسب ابد کے اور جلسہ کہ درمیان دونون سجدون کے ہے صورت دنیا ہے پس ساتھہ ازلیت اوسکی کے اسبات کو پہچانتے ہین کہ اول ہے اور اسسے اول کوئی نہین اس صفت کو خیال کر کر سجدہ کرنا چاہیئے اور ساتھہ ابدیت اسکی کے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر ہے اور اسکے واسطے

Marfat.com

دوسرا آخر نہین اس صفت کا لحاظ کر کے دوسرا کیا گیا اور یہہ بھی اشارہ ہے کہ پہلے سجدہ سے فناء دنیا کی سمجھی جاوے کہ آخرت مین ہوگی اور سجدہ دوسرے سے فناء آخرت کی کہ بیچ جلال الہی کے ہوگی معلوم کی جاوے اور یہی سجدہ پہلا اشارہ طرف فناء کل مخلوقات کے ہے باعتبار ذات اونکی کے اور سجدہ دوسرا اشارہ ہے طرف بقاء کائنات کے ساتھ بقاء اللہ تعالی کے اور سجدہ دوسرا دلالۃ کرتا ہے اوپر فرمان برداری عالم ارواح کے بیچ ملاحظہ ہیبت عزت کے اور یہی سجدہ پہلا سجدہ شکر کا ہے اوپر النعمت معرفت ذات اور صفات کے اور سجدہ دوسرا سجدہ خوف کا ہے اوپر تقصیر اداء حقوق کبریائی مین اور یہہ ہے مشہور ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھنا آدھا ثواب رکھتی ہے بہ نسبت کھڑے ہوکر کے پڑھنے سے پس سجدہ ہرگاہ کہ بیٹھ کر ادا ہوتا ہے اسواسطے دو سجدون کو قایم مقام ایک رکوع کے کیا ہے اور یہی ہر شی کیواسطے دو گواہ درکار ہین یہہ دونو سجدہ ہی قیامت کے دن گواہ عادل ہین واسطے بندگی بندیکے اور یہی ابتدا وجود کا وحدت سے طرف کثرت کے ہے اور فردیت سے طرف زوجیت کے پس مناسب وجود کی ابتدا اور انتہا کو یہی ہے کہ دو سجدہ مقرر ہون اور یہی سیدھا ہونا قد کا صفت انسان کی ہے اور خمار پشت ہونی صفت چہار پایون کی ہے اور زمین کے اوپر سر رہنا صفت حشرات اور ہوام کی ہے پس رکوع مین شکستگی نفس کی بیچ ایک مرتبہ کے ہے اور سجدہ مین دو مرتبہ کی عاجزی ہے لاچار سجدہ کو مکرر کیا تاکہ ٹوٹنا نفس کا زیادہ تر حاصل ہو **فایدہ** سورہ فاتحہ مین دس چیزین ہین پانچ چیزین ربوبیت کی ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک اور پانچ چیزین صفت بندے کی ہین عبادت استعانت طلب ہدایت طلب استعانت طلب نعمت کی اور پناہ غضب سے اللہ کے عبادت کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے اور استعانت رب کے ساتھہ اور طلب ہدایت رحمن کی ساتھ اور طلب استعانت کی رحیم کے ساتھ اور طلب نعمت کی اور پناہ غضب سے ساتھ مالک کے تعلق رکھتی ہے اور یہی آدمی مرکب پانچ چیز سے ہے بدن اور نفس شیطانی اور نفس سبعی اور نفس بہیمی اور جوہر ملکی کہ عقل ہے اور ذات پاک باری کے نے اوپر ان پانچون کے تجلی فرمائی اور ثمرات انکے ان چیزون پر ظاہر ہوئی پس اطمینان جوہر ملکی کا [illegible] کے ہے قال اللہ تعالی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور نرمی اور فرمان برداری ہونا نفس شیطانی کا [illegible] ہے

۴ اور یہی سجدہ پہلا دلالت کرتا ہے اوپر فرمان برداری عالم ارواح کے شہادت کے واسطے قدرت اللہ تعالی کے

اسواسطے کہ جب اللہ تعالیٰ اوسکے طرف ساتھہ انعام اور احسان کے متوجہ ہوا تو وہ اپنی شرارت سے باز آیا اور فرمان برداری اختیار کی رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ اور باصلاح نفس سبعی کی بسبب تجلی اسم رحمٰن کے ہے اسواسطے کہ یہہ اسم مرکب قہر اور لطف سے ہے جیسے کہ فرمایا ہے اَلْمُلْكُ یَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ اور اصلاح نفس بہیمی کے بسبب تجلی اسم رحیم کے ہے اسواسطے کہ جب اوسکی واسطے پاک چیزین اور طرح طرح کی نعمتین عطا فرمائی تو نا فرمانی سے بچا جیسا کہ فرمایا ہے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ اور دور کرنا غلظت اور کسافت بدن کا ساتھہ تجلّی صفت مالکیۃ کے ہے اسواسطے کہ بدن غلیظ اور کثیف ہے اسکے لئے قہر بہی شدید چاہیئے اور وہ قہر یہہ ہے کہ خوف قیامت کے سے حاصل ہو جیسے کہ فرمایا ہے لمن الملك الیوم لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ اور ہرگاہ کہ بسبب ان تجلیات خمسہ کے آدمی ساتھہ تمام اجزا کے اپنے درست اور آراستہ ہو چکلے پاؤن پہرا اور راہ اطاعت کیطرف متوجہ ہوا پس واسطے اطاعت بدن کے ایاك نعبد کہا واسطے اطاعت نفس بہیمی کے تاکہ ترک کرنا لذتون کا اور گناہ کی باتونکا آسان ہوا ایاك نستعین ذکر کیا اور واسطے خلاصی پانے غلبہ نفس سبعی کے سے اهدنا کہا اور واسطے دور کرنے مکر ون نفس شیطانی کے طلب استقامت کے کی اور واسطے جوہر ملکی کے رفاقت ارواح مقدسہ کے درخواست کی اور دور ہونا الارواح خبیثہ سے ساتھہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ کے چاہا اور بہی ہرگاہ کہ بندہ بیچ مقام مناجات کے کھڑا ہوا اور صفات کمال ذات باری تعالیٰ کی الحمد للہ سے شروع کرکے مالك یوم الدین تک ملاحظہ کی بے اختیار اسکو شوق سیر الی اللہ کا دامن گیر ہوا اناچار قصداً اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر کے واسطے توشہ درکار ہے اور توشہ اس سفر کا عبادت ہے ایاك نعبد کہا اور جبوقت جانا کہ سفر نہایت دور دراز ہے اور توشہ نہایت تھوڑا اور طاقت بہی اسقدر نہیں کہ [illegible] وہ اتنی مسافت کو قطع کرے پس تو سواری بہی چاہیئے ناچار ایاك ن[illegible] [illegible] برکت توشہ اور سواری ہین واسطے قطع کرنے مسافت کے

جناب الٰہی سے عنایت ہو

نقل

ہی حضرت ابراہیم ادہم رحمہ اللہ کے حال مین کہ ایک وقت بے سواری حج کو راستہ مین جاتے تھے کہ ایک اعرابی نے انسے کہا کہ ای شیخ تیرا کیا حال ہی کہ یہہ سفر بڑا ہی اور تو نے بغیر سواری کے ارادہ اسکا کیا اونہون نے فرمایا کہ پاس میرے سواریان بہت ہین اگر بلا میرے پر آتی ہی تو مین سواری صبر کی رکھتا ہون اور اگر نعمت مجکو پہنچتی تو سواری شکر کی کرتا ہون اور اگر قضا منعقد رہوتی ہی تو اوپر سواری رضا کے سوار ہوتا ہون ہین اور اگر شیطان اور نفس خلل انداز ہوتا ہی اوپر سواری قناعت اور زہد کے سوار ہوتا ہون مین اور اگر وسوسہ شیطان ڈالتا ہی ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ مین رہتا ہون مین اعرابی نے یہہ سنکر جواب دیا کہ تجکو یہہ سفر مبارک ہی اور حقیقت مین تو سوار ہی اور مین پیادہ ہون اور جب بندہ نے توشہ اور سواری سے خاطر جمع اپنی کی راستی مختلف اوسکی نظر مین نمودار ہوئی ناچار طلب کرنا راہ مستقیم کا شروع کیا اور جسوقت راہ مستقیم بہی ظاہر ہوئی راہ مین رہنما اور رفیق بہی چاہئے تو اپنے نبی کو رہنما اپنا کیا اور اماموں اور اولیاؤن اور مرشدون کو رفیق اپنا ٹھرایا اور حجاب اور پتھر اور کوڑا کرکٹ اور خار و خاشاک کہ اوس راہ مین درپیش آتے ہین ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اون سے بچا اور اسجگہ جاننا چاہئے کہ اعمال مجربہ مشایخ مین مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے پڑہا کرین اور اسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ درمیان سنت فجر اور نماز فرض فجر کے ساتھ ملانے میم بسم اللہ کے ساتھ لام الحمد کے اکتالیس مرتبہ چالیس روز تک پڑہے جو مطلب کہ ہو حاصل ہو اور اگر شفا مریض کے یا تندرست ہونا مسحور کا منظور ہو تو پانی پر دم کرکر اوس مریض کو اور مسحور کو پلاوے اور دوسرے یہہ کہ نوچندی یکشنبہ کو درمیان سنت فجر اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم بسم کے ساتھ لام الحمد کے ستر مرتبہ پڑہے بعد اسکے ہر روز اوسی وقت دس دس بار کم کرکے پڑہے تاکہ ہفتہ کے دن ختم ہوا اور اگر پہلے مہینے مین مطلب حاصل ہو نہ ہوا والا دوسری اور تیسری مہینے بہی ایسا ہی کرے اور لکہنا اسکا نسور تکا اوپر پیالہ چینی کے گلاب اور مشک اور زعفران سے اور دہو کر پلانا اسکو واسطے شفا بیماریوں کے چالیس روز تک مجرب ہی اور اوپر درد دانتوں اور درد سر اور درد شکم کے اور سوا انکے دردوں سے پڑہ کر دم کرنا ہی مجرب ہی

Marfat.com

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنہ کہ درین ایام میمنت انجام و زمان سعید و اوان حمید تفسیر جلیل الشان عظیم البرہان ام القرآن اعنی فاتحۃ الحکیم شفا ولکل سقیم مشتمل بر فوائد غریبہ و لطائف عجیبہ و محتوی بر مسائل شرعیہ و نکات کریمہ و اشارات شریفہ من تالیفات ابی الرشید مولانا محمد عبد الحکیم الملقب بشاہ نجم الحق قادری بتاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۶ ہجری نبوی علی صاحبہا الف الف صلوۃ مطبع مخدومی مین باہتمام حضرت قاضی ابراہیم صاحب بن الحاج قاضی نور محمد پل بندری کے بسبب درخواست شائقین کے واسطے فوائد عوائد عامہ کے چھاپی گئی

ابن کتاب ملا عبد الرحمان اخند سرپس [illegible]

اشتہار واجب الاظہار

امید کہ صاحبان بلند ہمت و عالیشان اہل عزت و نعماء مان قدین اسلام کثیر المواہبت و فیاضان ذی دیانت اپنے اپنے حوصلہ و مقدور کے موافق خرید کر کر عزیزون و محتاجون شائقون کو للہ تعالی تقسیم کرین تا فائدہ عام و اجراء تام عند اللہ حاصل ہووے

امین یا خیر الناصرین

الحمد للہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنه که درین ایام میمنت انجام و زمان سعید و اوان حمید تفسیر جلیل الشان عظیم البرهان ام القرآن اعنی فاتحة الحکیم شفا و لکل سقیم مشتمل بر فوائد غریبه و لطائف عجیبه و محتوی بر مسائل شرعیه و نکات کریمه و اشارات شریفه من تالیفات ابی الرشید مولانا محمد عبد الحکیم الملقب بشاه نجم الحق قادری بتاریخ ماه ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری نبوی علی صاحبہا الف الف صلوۃ مطبع مخدومی میں باہتمام حضرت قاضی ابراہیم صاحب بن الحاج قاضی نور محمد پل بندری کے بسبب درخواست شائقین کے واسطے فوائد عامہ کے چھاپی گئی

ایں کتاب ملا عبد الرحمان اخند ... کسر ... ودبا ...

اشتہار واجب الاظہار

امید که صاحبان بلند ہمت و عالیشان اہل عزت و نعماو مان دین اسلام کثیر المواہب و فیاضان ذی دیانت اپنے اپنے حوصلہ و مقدور کے موافق خرید کر کر غریبون و محتاجون شائقون کو لله تعالے تقسیم کرین تا فائدہ عام و اجراء تام عند الله حاصل ہووے

امین یا خیر الناصرین

الحمد لله ...

ایں کتاب ملا عبد الودود

دعو ... عوام ... بند ...

Marfat.com